الرسول النبی ﷺ الامی

محمد مقصود الحسن محمودی قادری

Marfat.com

Marfat.com

اَلرَّسُوۡلِ النَّبِیِّ ﷺ الۡاُمِّیِّ

مؤلف

محمد مقصود الحسن محمودی قادری

DATA ENTERED

علم و عرفان پبلشرز

الحمد مارکیٹ، 40- اردو بازار، لاہور

فون: 37352332-37232336

اَللّٰھُمَّ ارۡزُقۡنِیۡ شَهَادَةً فِیۡ سَبِیۡلِکَ وَاجۡعَلۡ مَوۡتِیۡ فِیۡ بَلَدِ رَسُوۡلِکَ

Marfat.com

بفیضانِ نظر: پیر طریقیت رہبر شریعت نقیب عشق مصطفیٰ ﷺ

مرشد کریم کوکب المحبین حضرت قبلہ سائیں حافظ غلام محمد دامت برکاتہم العالیہ

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ

نام کتاب	....	اَلرَّسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
مؤلف	....	محمد مقصود الحسن محمودی قادری
ناشر	....	علم وعرفان پبلشرز، لاہور
مطبع	....	زاہدہ نوید پرنٹرز، لاہور
کمپوزنگ	....	محمد عامر صدیق
سن اشاعت	....	2011ء نومبر (ذوالحج ۱۴۳۲ھ)
قیمت	....	-/200 روپے

......ملنے کے پتے......

ویلکم بک پورٹ اُردو بازار کراچی	خزینہ علم وادب الکریم مارکیٹ اُردو بازار لاہور
اشرف بک ایجنسی اقبال روڈ کمیٹی چوک، راولپنڈی	کتاب گھر اقبال روڈ کمیٹی چوک، راولپنڈی

ادارہ کا مقصد ایسی کتب کی اشاعت کرنا ہے جو تحقیق کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہوں۔ اس ادارے کے تحت جو کتب شائع ہوں گی اس کا مقصد کسی کی دل آزاری یا کسی کو نقصان پہنچانا نہیں بلکہ اشاعتی دنیا میں ایک نئی جدت پیدا کرنا ہے۔ جب کوئی مصنف کتاب لکھتا ہے تو اس میں اس کی اپنی تحقیق اور اپنے خیالات شامل ہوتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ آپ اور ہمارا ادارہ مصنف کے خیالات اور تحقیق سے متفق ہوں۔ اللہ کے فضل وکرم انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہِ کرم مطلع فرمادیں۔ انشاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ازالہ کیا جائیگا۔ (ناشر)

Marfat.com

ذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء واللّٰہ ذوالفضل العظیم

انتساب!

اللہ تعالیٰ جل شانہ' کے ان پیارے بندوں اور حضور نبی کریم رؤف الرحیم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان فرمانبرداروں اور تابعداروں اور اطاعت گزاروں کے نام جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے علمِ وَحی کو لوگوں تک پہنچانے کا بیڑہ اٹھایا اور دن رات اپنی پوری لگن اور محنت سے اس علم وحی کو صحیح صحیح لوگوں تک پہنچایا۔ (اللہ تعالیٰ نے ان کے ناموں اور ان کی قبروں کو آج بھی سینکڑوں سال بعد بھی زندہ رکھا ہوا ہے) اور جو ابدالاباد تک یہ فریضہ انجام دیتے رہیں گے۔ خصوصاً میرے مرشد کریم ''کوکب المحبین'' قبلہ حضرت سائیں حافظ غلام محمد دامت برکاتہم العالیہ کے نام جو کریم آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو لوگوں تک پہنچانے میں صدق دل سے دن رات بطور نقیب عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصروف عمل ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے اس خلوص اور سعی عمل کو قبول فرمائے' ان کے علم وعمل میں اضافہ فرمائے' روحانی درجات میں ترقی عطا فرمائے' صحت وتندرستی کے ساتھ عمر خضر عطا فرمائے اور ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رہے اور ان کے فیوض و برکات سے کچھ حصہ ہمیں میسر ہو جائے اور ہمارے قلوب و اذہان اس طرح منور ہو جائیں کہ ہماری قبریں بھی روشن ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ' ''اَلرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الاُمِّیّ'' کے اس کتابچہ کو پڑھنے والوں کے لئے نافع بنائے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب مکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اس کی قبولیت ہو جائے اور ہمارے لئے باعث بخشش ومغفرت ہو۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

محمد مقصود الحسن محمودی قادری

Marfat.com

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1۔	انتساب	5
2۔	حمد باری تعالیٰ	9
3	درود	10
4	سلام	11
5	مقدمہ	
6	پیش لفظ	12
7	شان اُمیتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	18
	رسول	
	نبی	
	اُمی	
	حدیث نور	
	اُم	
	اُمی	
8	نبی الاُمی ...... نیکی کا حکم دینے والے مختار نبی ﷺ	76
9	نبی الاُمی ...... اُمیین کو علم و حکمت پڑھانے والے نبی ﷺ	82
10	نبی الاُمی ...... سارے جہانوں کے نبی ﷺ	87
11	نبی الاُمی ...... دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر منجانب اللہ لوگوں کو غیب کی خبریں اور علوم و معارف بتانے والے نبی ﷺ	91
	حضور نبی کریم ﷺ کو بحیثیت اُمی مبعوث کرنے کی حکمت	93

Marfat.com

اسمائے مبارکہ	100
درود وسلام	108
نعت رسول مقبول ﷺ	111
آرزوئے محمد ﷺ	112
ثنائے حبیب ﷺ	113
گوہر مقصود	114
نعت رسول مقبول ﷺ	115
بحضور سرور کونین ﷺ	117
نعت مصطفیٰ ﷺ	119
فی مدح النبی ﷺ	121
یا رسول اللہ ﷺ	122
ہدیہ سلام	123
جینا وہی جینا ہوگا	124
لب پر درود	125
فریاد	126
شاید وہ بلا بھیجیں	127
میری آرزو	129
دعا	130
عاجزانہ التجا	134
جامع دعا	135
کتابیات	136

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

از امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو ۔۔۔ جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو
یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو ۔۔۔ شادیٔ دیدار حسن مصطفیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات ۔۔۔ ان کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب پڑے محشر میں شور دارو گیر ۔۔۔ امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے ۔۔۔ صاحب کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشید حشر ۔۔۔ سیّد بے سایہ کے ظل لوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن ۔۔۔ دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں ۔۔۔ عیب پوش خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں ۔۔۔ ان تبسم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب حساب خندۂ بے جا رُلائے ۔۔۔ چشم گریانِ شفیع مرتجےٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں ۔۔۔ ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب چلوں تاریک راہ پل صراط ۔۔۔ آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جو دُعائے نیک میں تجھ سے کروں ۔۔۔ قدسیوں کے لب سے آمین رَبَّنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولت بیدار عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا ساتھ ہو

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مَوۡلَایَ صَلِّ وَسَلِّمۡ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیۡبِکَ خَیۡرِ الۡخَلۡقِ کُلِّهِمٖ
هُوَ الۡحَبِیۡبُ الَّذِیۡ تُرۡجٰی شَفَاعَتُہٗ
لِکُلِّ هَوۡلٍ مِّنَ الۡاَ هَوَالِ مُقۡتَحِمٖ
یَا نَفۡسُ لَا تَقۡنَطِیۡ مِنۡ زَلَّۃٍ عَظُمَتۡ
اِنَّ الۡکَبَائِرَ فِی الۡغُفۡرَانِ کَاللَّمَمٖ
یَا رَبِّ وَاجۡعَلۡ رَجَائِیۡ غَیۡرَ مُنۡعَکِسٍ
لَدَیۡکَ وَاجۡعَلۡ حِسَابِیۡ غَیۡرَ مُنۡخَرِمٖ

''یا اللہ درود اور سلام بھیج ہمیشہ جب تک یہ عالم آباد رہے اپنے حبیب مکرم حضرت محمد ﷺ پر جو تیری تمام خلق میں سے اعلیٰ ہیں۔ آپ ﷺ اللہ کے ایسے محبوب ہیں کہ ہر قسم کی مصیبت اور خطرے میں آپ ﷺ کی شفاعت کی امید کی جا سکتی ہے۔ اے نفس اگر تیرے گناہ بڑے (زیادہ) ہیں تو اس کی رحمت سے پھر بھی مایوس نہ ہو اس غفور الرحیم کے سامنے تیرے گناہوں کی کیا حیثیت ہے۔ یا رب میری امید کو رد نہ کرنا میرا بھروسہ تیری رحمت پر ہی ہے اس کو ختم نہ کرنا اور قیامت کے دن میرا حساب آسان کر دینا۔''

Marfat.com

سلام

یا شفیع الوری سلام علیک
یا نبی الهدی سلام علیک

خاتم الانبیآء سلام علیک
سید الاصفیآ سلام علیک

احمد لیس مثلک احد
مجتبی مصطفی سلام علیک

کشفت منک ظلمة الظلما
انت بدر الدجی سلام علیک

طلعت منک کوکب العرفان
انت شمس الضحی سلام علیک

مهبط الوحی منزل القرآن
انت نور الهدی سلام علیک

انک مقصدی و ملجائی
انک نور الهدی سلام علیک

اشفعی یا حبیبی یوم جزا
انت شافعنا سلام علیک

ولیلة اسری به قالت الانبیآء
مرحبا مرحبا سلام علیک

هذا قول غلامک عشقی
منه یا مصطفی سلام علیک

Marfat.com

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للّٰه رب العٰلمین الرحمن الرحیم الّذی لم یزل حیاً قیوم قدیراً بصیراً شهیداً الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهرهٗ علی الدین کله وکفیٰ باللّٰه شهیدا ارسله کافة للناس بشیراً و نذیراً و داعیاً الی اللّٰه باذنهٖ و سراجاً منیرا و هو الرسول النبی الامی لولاهٗ لما خلقت الا فلاک ولا الارضون ولم یبعث الانبیاء المرسلون ولا الملئکة المقربون فهو الاول والاخر والظاهر والباطن وهو بکل شئ علیم.

اما بعد

اعوذ باللّٰه من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم آیاته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمه وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین o (سورة الجمعه 2:62)

''وہی ہے (اللہ) جس نے مبعوث فرمایا اُمیوں میں ایک رسول انہیں میں سے جو پڑھ پڑھ کر سناتا ہے انہیں اس کی آیتیں اور پاک کرتا ہے ان (کے دلوں) کو اور سکھاتا ہے انہیں کتاب اور حکمت اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔''

Marfat.com

اِنَّ اللّٰه وملئکة یُصَلُّونَ عَلَی النَّبِیِّ یا ایها الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الاُمِّیِ وَعَلٰی آلِهٖ وَسَلِّم تَسۡلِیۡمًا o

اَللّٰهُمَّ صِلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُولِکَ النبیِّ الاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمۡ تَسۡلِیُمًا o

اَللّٰهُمَّ صِلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِن النَّبِیِّ الاُمِّیِّ الحَبِیۡبِ عَالِی القَدرِ عَظِیمِ الجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ وَسَلِّمۡ o

اَللّٰهُمَّ صِلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِن النَّبِیِّ الاُمِّیِّ مَعۡدِنِ الۡجُوۡدِ وَالکَرمِ جَزَی اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهۡلُهٗ o

اَللّٰهُمَّ صِلِّ عَلَی النَّبِیِّ الاُمِّیِّ الکَرِیم وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ وَسَلِّمۡ o

حضور نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کو خالق کائنات نے معلم انسانیت بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ اول تا آخر اور سرتاپا معجزہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمہ جہت زندگی کا کوئی گوشہ اور پہلو ایسا نہیں جسے تاریخ نے بہ اہتمام و کمال اپنے سینے میں محفوظ نہ کیا ہو۔ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مبارکہ کا ہر ہر پہلو بے نظیر و بے مثال ہے اور تفسیر قرآن ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعدد نام ذکر کئے ہیں، جن میں سے ایک نام ''اُمّی'' ہے۔

اسم مبارک ''اُمّی'' کے بارے میں جاننے کے لئے وحی کے آغاز کے واقعہ کو لے لیتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلان نبوت فرمانے سے قبل جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک چالیس سال چھ ماہ پانچ دن تھی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام پہلی وحی لے کر غار حراء کے خلوت کدہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس کی تفصیل اس طرح ذکر فرماتی ہیں:

Marfat.com

اول ما بدئ به رسول الله ﷺ من الوحی الرؤیا الصالحة فی النوم، فکان لا یری رؤیا الا جآء ت مثل فلق الصبح، ثم حبب الیه الخلاء، و کان یخلو بغار حراء، فیتحنث فیه...... وهو التعبد ...... اللیالی ذوات العدد قبل أن ینزع الی اهله، ویتزود لذلک، ثم یرجع الی خدیجة، فیتزود لمثلها، حتی جاء ہ الحق، وهو فی غار حراء، فجاء ہ الملک، فقال: اقرأ: ما أنا بقارئ.

''سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ پر وحی کا سلسلہ نیند میں نیک خوابوں سے شروع ہوا۔ آپ ﷺ جو خواب دیکھتے وہ دن کی روشنی میں عیاں ہو جاتا۔ پھر آپ ﷺ کو خلوت نشینی محبوب ہو گئی اور آپ ﷺ غار حرا میں تشریف لے جانے لگے۔ وہاں کئی کئی راتیں بسر فرماتے اور کاشانہ اقدس لوٹنے سے پہلے عبادت کرتے اور کھانے پینے کی چیزیں لے جاتے۔ پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف لوٹتے اور وہ اسی طرح کھانے پینے کا بندوبست کر دیا کرتیں یہاں تک کہ جب آپ ﷺ غار حرا میں تھے تو حق کا پیغام لے کر آپ ﷺ کی بارگاہ میں فرشتہ (جبرائیل امین) حاضر ہوئے اور عرض کیا: پڑھیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں......''

حضور نبی کریم ﷺ کا یہ جواب سن کر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو اپنے دونوں بازوؤں میں زور سے بھینچا پھر چھوڑ کر دوسری بار کہا: اِقراء (پڑھیے) حضور ﷺ نے پھر وہی جواب دیا اور جبرائیل علیہ السلام نے دوسری مرتبہ دبایا اور وہی الفاظ دہرائے تو آپ ﷺ کی طرف سے وہی جواب ملا۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے تیسری بار آپ ﷺ کو دبایا اور چھوڑ دیا اور کہا:

اقرأ باسم ربک الذی خلق○ خلق الانسان من علق ○ اقرأ و ربک الاکرم ○ الذی علم بالقلم ○ علم الانسان ما لم یعلم○

Marfat.com

''(اے حبیب ﷺ !) اپنے رب کے نام سے (آغاز کرتے ہوئے) پڑھیے جس نے (ہر چیز) کو پیدا فرمایاo اس نے انسان کو (رحم مادر میں) جونک کی طرح معلق وجود سے پیدا کیاo پڑھیے اور آپ کا رب بڑا ہی کریم ہےo جس نے قلم کے ذریعے (لکھنے پڑھنے کا) علم سکھایاo جس نے (سب سے بلند رتبہ) انسان (محمد مصطفیٰ ﷺ) کو (بغیر ذریعہ قلم کے) وہ سارا علم عطا فرما دیا جو وہ پہلے نہ جانتے تھےo''

جب جبرائیل امین علیہ السلام یہ آیات مقدسہ پڑھ چکے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے بغیر کسی تردد کے من وعن وہی الفاظ دہرا دیئے۔ آپ ﷺ کا اپنی طرف سے ایک لفظ بھی نہ فرمانا اس حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ آپ ﷺ کا کلام سراسر وحی الٰہی ہے، جو خواہش نفس کے شائبہ سے بھی پاک ہے۔ نزول وحی کے آغاز پر آپ ﷺ کا یہ ارشاد فرمانا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں، آپ ﷺ کے اُمیّ ہونے کا باعث قرار پایا۔ یہی سبب تھا کہ آپ ﷺ کو نبی اُمیّ کے لقب سے سرفراز فرمایا گیا۔

1۔ بخاری، الصحیح، 4:1، کتاب الوحی، رقم: 3

2۔ بخاری، الصحیح، 2561:6، کتاب التعبیر، رقم: 1581

3۔ ابن راہویہ، المسند، 314:2، رقم: 840

4۔ ابن مندہ، الایمان، 689:2، راقم: 681

5۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، 5:9

6۔ عسقلانی، فتح الباری، 723:8

7۔ عسقلانی، فتح الباری، 352:12

8۔ مشکوٰۃ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجی گئی اس وحی کے پیغام پر غور کریں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم ﷺ کو عرض کیا: ''اِقْرَاء'' (پڑھیے) لیکن آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا: ''مَا اَنَا بِقَارِیءٍ'' (میں پڑھنے والا نہیں ہوں) اور جب پوری سورۃ مبارکہ پڑھی تو آپ ﷺ نے بغیر کسی تردد کے پوری سورۃ مبارکہ پڑھ دی۔

Marfat.com

اگر کوئی اَن پڑھ ہو تو اسے پڑھایا جائے تو ایک لفظ تو وہ بھی آسانی سے پڑھ لے گا مگر حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے ایک لفظ کو تو نہ پڑھا مگر پوری سورۂ مبارکہ بغیر کسی تردد کے پڑھ دی۔ تو کیا یہ معاذ اللہ اَن پڑھ ہونے کی نشانی ہے یا پڑھے لکھے ہونے کا ثبوت ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک لفظ کے پڑھنے پر اصرار کرتے رہے اور سینے سے لگا کر بھینچتے رہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے سینے میں علم منتقل ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ جل شانہ' نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کے سینے کو علم و حکمت کے خزانے سے معمور فرما کر بھیجا تھا اور آپ ﷺ تو اس انتظار میں تھے کہ میرے رب کا ذکر ہو گا تو میں پڑھوں گا اور ایک لفظ ''اقراء'' نہ پڑھا۔ جیسے ہی اقراء باسم ربک الذی خلق o پوری سورۂ مبارکہ پڑھی تو آپ ﷺ نے فوراً ہی پوری سورۂ مبارکہ پڑھ دی۔

بعض ان پڑھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ میرے اور ہم سب کے کریم آقا حضور نبی کریم رؤف الرحیم حضرت محمد ﷺ (معاذ اللہ) ان پڑھ تھے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم آیاته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمة.(سورۃ الجمعہ 2:62)

''وہی ہے (اللہ) جس نے مبعوث فرمایا اُمیوں میں ایک رسول انہیں میں سے جو پڑھ پڑھ کر سناتا ہے انہیں اس کی آیتیں اور پاک کرتا ہے ان (کے دلوں) کو اور سکھاتا ہے انہیں کتاب اور حکمت۔''

اللہ تعالیٰ جل شانہ' کے اس فرمان سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو رسالت دے کر بھیجا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا وہ پیغام جو انسانیت کی تعلیم و تربیت کے لئے ضروری تھا وہ پڑھا کر بھیجا اور پھر فرمایا:

''جو پڑھ پڑھ کر سناتا ہے انہیں اس کی آیتیں''

یعنی اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ میرا رسول ﷺ پڑھ پڑھ کر ان لوگوں کو سنا رہا ہے اور اَن پڑھ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ (معاذ اللہ) ان پڑھ ہیں۔ ان اَن پڑھوں سے پوچھیں کہ کیا کوئی انسان بھی اَن پڑھوں کی تعلیم و تربیت کے لئے کسی اَن پڑھ کو لگا سکتا ہے۔ یہ تو پھر اللہ تعالیٰ جل شانہ' کے رسول ﷺ اللہ کے نمائندہ بن کر پوری

Marfat.com

انسانیت کی تعلیم و تربیت کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے وہ ساری تعلیم جو پوری انسانیت کے لئے ضروری تھی، وہ سب پڑھا کر بھیجا۔ آپ ﷺ نے ان امیّین کو وہ سب پڑھایا سکھایا اور اپنے اخلاق حسنہ سے ان کی تربیت فرمائی۔ ان کو کفر و شرک کی آلودگیوں سے پاک فرمایا اور کتاب کی تعلیم دی اور حکمت کی باتیں بھی بتائیں۔ اگر غور کریں تو بات واضح ہو جاتی ہے کہ جس ہستی پاک نے ساری انسانیت کی تعلیم فرمانی ہے، وہ علم کے اعلیٰ درجہ پر ہو گی تو یہ کام پایۂ تکمیل تک پہنچ سکے گا اور پھر تعلیم ہی نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ تو فرما رہا ہے کہ حکمت کی باتیں بھی سکھائیں اور حضور نبی کریم ﷺ کی یہ دی ہوئی تعلیم اور حکمت کی باتیں اس طرح سکھائیں اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کے اوپر عمل پیرا ہو کر اخلاق حسنہ کا ایسا سبق دیا کہ ابد الاباد تک یہ جاری و ساری رہے گا۔

اس مختصر کتابچہ "الرسول النبی الامی" میں حضور نبی کریم ﷺ کے اُمّی نبی ہونے کا ذکر ہے۔ امید ہے اسے پڑھ کر ان پڑھوں کے دل کے قفل کھل جائیں گے اور حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اُمّیت بھی دل میں راسخ ہو جائے گی۔

"ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم"

صل اللہ علی النبی الامی والہ وسلم

صلوۃ و سلاما علیک یا رسول اللہ

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین التحیۃ والتسلیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

احقر العباد

محمد مقصود الحسن محمودی قادری

Marfat.com

شانِ اُمیّتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تعالیٰ جل شانہ' نے حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو مختلف القابات سے نوازا اور ہر لقب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی الگ' انفرادی و امتیازی شان کے اظہار کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تعالیٰ جل شانہ' حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو ''نبی اُمّی'' کے لقب سے بھی نوازا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امتیازی وصف کو قرآن حکیم نے انتہائی دل نشین اور بلیغ انداز میں یوں بیان فرمایا ہے:

اَلَّذِیۡنَ یَتَّبِعُوۡنَ الرَّسُوۡلَ النَّبِیَّ الۡاُمِّیَّ الَّذِیۡ یَجِدُوۡنَهٗ مَکۡتُوۡبًا عِنۡدَھُمۡ فِی التَّوۡرٰىةِ وَالۡاِنۡجِیۡلِ یَاۡمُرُھُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡھٰھُمۡ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَیُحِلُّ لَھُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیۡھِمُ الۡخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنۡھُمۡ اِصۡرَھُمۡ وَالۡاَغۡلٰلَ الَّتِیۡ کَانَتۡ عَلَیۡھِمۡ. (سورۃ الاعراف 157:7)

''(یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول کی پیروی کرتے ہیں جو اُمّی (لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر من جانب اللہ لوگوں کو اَخبارِ غیب اور معاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں' جو انہیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اور ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور اُن سے اُن کے بارِگراں اور طوق (قیود) جو اُن پر (نافرمانیوں کے باعث) مسلط تھے ساقط فرماتے (اور انہیں نعمت آزادی سے بہرہ یاب

Marfat.com

کرتے) ہیں۔"

پھر ارشاد فرمایا:

فامنوا باللّٰہ ورسولہ النبی الامی. (سورۃ الاعراف 158:7)

"سوتم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ جو (شان) اُمیت (کا حامل) نبی ہے (یعنی اس نے اللہ کے سوا کسی سے کچھ نہیں پڑھا مگر جمیع خلق سے زیادہ جانتا ہے اور کفر و شرک کے معاشرے میں جوان ہوا مگر بطنِ مادر سے نکلے ہوئے بچے کی طرح معصوم اور پاکیزہ ہے)"

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ مذکورہ بالا آیت میں حضور نبی کریم ﷺ کا لقب "اُمی" بیان کیا گیا ہے لیکن یہاں آپ ﷺ کے جن مناصبِ نبوت کا بیان ہے وہ سب علم و آگہی سے متعلق ہیں اور پھر اُمی کا لقب بھی "رسول" اور "نبی" کے بعد بیان کیا گیا ہے جبکہ رسالت اور نبوت عالم غیب و عالم شہادت دونوں کے حقائق سے باخبر ہوئے بغیر ممکن نہیں۔ گویا پہلے رسول اور نبی کہہ کر آپ ﷺ کے علم و عرفان کے کمالات کا ذکر کیا اور پھر ساتھ ہی اُمی بھی فرما دیا۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ‘ نے اپنے حبیب مکرم رسول محترم نبی معظم ﷺ کو یہاں تین القاب سے ذکر فرمایا:

رَسُوْل‘ نَبِیْ‘ اُمِّی.

رَسُوْل

وہ ذات محترم جو خالق اور مخلوق کے درمیان واسطہ اور وسیلہ ہو یعنی اللہ رب العزت سے فیض لے کر مخلوق میں تقسیم فرما دے اور مخلوق کی کوتاہیوں‘ غلطیوں اور گناہوں کو اللہ تعالیٰ جل شانہ‘ سے سفارش کر کے معاف کرا دے نیز مخلوق کو شرک اور کفر کی آلودگیوں سے بچا کر خالق حقیقی سے ملا دے اور میرے اور ہم سب کے کریم اور رؤف الرحیم آقا حضرت محمد ﷺ میں یہ صفت کمال درجہ کی موجود ہے۔ اگر غور کریں اور دیکھیں کہ عرب جیسے علاقے میں اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا اور کریم اور رؤف

Marfat.com

الرحیم آقا ﷺ کے حریص ہونے نے ان میں سے کسی کو صدیق، کسی کو فاروق، کسی کو غنی اور کسی کو علی رضوان اللہ علیہم اجمعین بنا دیا۔

رسول رِسَل سے ہے جس کے معنی ہیں: ''آہستہ اور نرمی کے ساتھ چل پڑنا'' (جیسے سبک رفتار اونٹنی کو ناقة رسلة کہا جاتا ہے) رِسَل سے لفظ رسول ہے جس کے معنی ہیں: ''روانہ ہونے والا''

لفظ رسول کے لئے پیغامبر بھی بولا جاتا ہے۔ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے برگزیدہ اور اس کے محبوب بندے یعنی انبیاء کرام ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ، نے قرآن مجید فرقان حمید میں فرمایا:

وما محمد الا رسول. (سورة النساء 144:4)

''اور محمد (ﷺ بھی تو) رسول ہی ہیں۔''

لغت کی رو سے رسول اسے بھی کہا جاتا ہے جو اپنے بھیجنے والے کی خبروں کی پیروی کرتا ہے یا ان خبروں کی تبلیغ کرتا ہے۔

شرعی طور پر ''رسول'' اس ہستی کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ جل شانہ، نئی شریعت دے کر مخلوق میں مبعوث فرماتا ہے تاکہ وہ لوگوں کو اللہ وحدہٗ لا شریک کی طرف بلائے اور اس کا پیغام (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه) پہنچائے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ، نے دوسرے انبیاء اور رسل کی طرح ذاتی نام سے اپنے حبیب مکرم ﷺ کو مخاطب نہیں فرمایا بلکہ پورے قرآن مجید فرقان حمید میں صرف آپ ﷺ کو ہی 'رسول'' اور ''نبی'' جیسے القابات سے مخاطب فرمایا ہے۔ یہ میرے کریم آقا حضرت محمد ﷺ کے خصائص میں سے ہے۔

حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اس نام مبارک سے قرآن پاک میں کئی مرتبہ ذکر فرمایا ہے:

ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتومنن به ولتنصرنهo(سورة آل عمران 81:3)

''پھر تمہارے پاس وہ (سب سے معظم) رسول تشریف لائے جو ان کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو جو تمہارے ساتھ ہوں گی۔ تو

Marfat.com

ضرور بالضرور ان پر ایمان لاؤ گے اور ضرور بالضرور ان کی مدد کرو گے۔''

من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ o (سورۃ النساء 80:4)

''جس نے رسول (ﷺ) کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ (ہی) کا حکم مانا۔''

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی o (سورۃ النساء115:4)

''اور جو شخص رسول (ﷺ) کی مخالفت کرے' اس کے بعد کہ اس پر ہدایت کی راہ واضح ہو چکی۔

لقد جآء کم رسول من انفسکم o (سورۃ التوبہ 128:9)

''بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول تشریف لائے۔''

محمد رسول اللّٰہ o(سورۃ الفتح 29:48)

''محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔''

وَاَطِیۡعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ o(سورۃ آل عمران132:3)

''اور اطاعت کرو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

وَمَنۡ یَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوۡدَهٗ یُدۡخِلۡهُ نَارًا خٰلِدًا فِیۡهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِیۡنٌ o (سورۃ النساء14:4)

''اور وہ جو نافرمانی کرے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اور اس کی (مقرر کردہ) کل حدوں سے بڑھ جائے اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے گا۔ جس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے خواری کا عذاب ہے۔''

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِیۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیۡهِمۡ وَیُعَلِّمُهُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَةَ وَاِنۡ

Marfat.com

کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ o (سورۃ آل عمران 164:3)

''بے شک اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔''

رَسُوۡلُ الرَّاحَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے ''الشفاء'' میں اور امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے ''القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع'' میں اسے حضور نبی کریم ﷺ کے اسماء مبارکہ میں بیان کیا ہے۔ اس میں تو ذرہ برابر بھی شک نہیں ہوسکتا کہ کریم آقا ﷺ رسول راحتہ ہیں کیونکہ آپ ﷺ کی رسالت عامتہ الناس کے لئے راحت ہے۔ (لغوی طور پر راحت سے مراد مشقت اور تکالیف کا زائل ہونا ہے۔)

اس کا معنی بالکل واضح ہے کیونکہ آپ ﷺ کو رحمت (پھیلانے) کے لئے بھیجا گیا بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا اور نہ صرف رحمت بلکہ رحمۃ اللعالمین یعنی سارے جہانوں کے لئے رحمت۔ اللہ رب العالمین کی ربوبیت جہاں جہاں تک ہے' میرے کریم آقا ﷺ کی رحمت بھی سارے جہانوں میں وہاں وہاں تک سایہ فگن ہے۔ اس لئے آپ ﷺ کی ذات اقدس انسانیت کے لئے وجہ راحت ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ دنیا میں مومنین کے لئے راحت ہیں کیونکہ پچھلی اُمتوں پر جو بوجھ اور مشقتیں تھیں وہ آپ ﷺ کی اُمت سے دور فرما دی گئیں۔ آپ ﷺ کی شریعت مطہرہ میں رخصت اور تخفیف ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ آخرت میں راحت عظمیٰ ہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ کی وجہ سے مومنین کو امن ملے گا۔

رَسُوۡلُ الرَّحۡمَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

حضور نبی کریم ﷺ کو اس لئے رسول الرحمۃ کہتے ہیں کہ اللہ رب العالمین نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کو رحمۃ اللعالمین بنا کر مبعوث فرمایا یعنی سارے جہانوں کے لئے

۱۲۷۱۵۸

Marfat.com

رحمت بنا کر بھیجا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے لوگوں کو حضور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یوں کہو:

اللھم اجعل صلاتک ورحمتک وبرکاتک علی سید المرسلین و امام المتقین و خاتم النبیین محمد عبدک و رسولک امام الخیر و قائد الخیر و رسول الرحمة. (سنن ابن ماجه. کتاب اقامة الصلوة والسنه)

"اے اللہ! اپنے درود، رحمتیں اور برکتیں رسولوں کے سردار، پرہیزگاروں کے امام اور سلسلۂ نبوت ختم کرنے والے اپنے بندے اور رسول حضرت محمد ﷺ پر بھیج جو بھلائی کے پیشوا، بھلائی کے رہنما اور رحمت والے رسول ہیں۔"

رَسُوۡلُ الۡمَلَاحِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم

مَلَاحِم جمع ہے مُلۡحَمَة کی۔ اس کا مطلب ہے "میدان کارزار"

آپ ﷺ کو جہاد اور تلوار کے حکم کے ساتھ بھیجا گیا۔ اس لئے آپ ﷺ کا نام مبارک رسول الملاحم بھی ہے۔

قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے الشفاء میں ایک حدیث مبارکہ درج کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

انا رسول الرحمة و رسول الراحة و رسول الملاحم.

"میں رسول رحمت، رسول راحت اور رسول ملاحم ہوں۔"

رَسُوۡل

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تعالیٰ نے "رسول" کا ذکر مختلف مقامات پر فرمایا ہے۔ چند ایک درج ذیل ہیں:

ترجمہ: "اس دن (روز قیامت) وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور

Marfat.com

رسول (ﷺ) کی نافرمانی کی' آرزو کریں گے کہ کاش (انہیں مٹی میں دبا کر) ان پر زمین برابر کر دی جاتی اور وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہ سکیں گے۔'' (سورۃ النساء 42:4)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے (اہل حق) صاحبان امر کی' پھر اگر کسی مسئلہ پر تم باہم اختلاف کرو تو اسے (حتمی فیصلہ کے لئے) اللہ اور رسول (ﷺ) کی طرف لوٹا دو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو (تو) یہی (تمہارے حق میں) بہتر اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔'' (سورۃ النساء 59:4)

ترجمہ: ''اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روز قیامت) ان (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے (خاص) انعام فرمایا ہے جو کہ انبیاء' صدیقین' شہداء اور صالحین ہیں اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیں۔'' (سورۃ النساء 69:4)

ترجمہ: ''جس نے رسول (ﷺ) کا حکم مانا' بے شک اس نے اللہ تعالیٰ (ہی) کا حکم مانا اور جس نے روگردانی کی تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔'' (سورۃ النساء 80:4)

ترجمہ: ''اور جو شخص رسول (ﷺ) کی مخالفت کرے اس کے بعد کہ اس پر ہدایت کی راہ واضح ہو چکی اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ کی پیروی کرے تو ہم اسے اسی (گمراہی) کی طرف پھیرے رکھیں گے جدھر وہ (خود) پھر گیا ہے اور (بالآخر) اسے دوزخ میں ڈالیں گے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔'' (سورۃ النساء 115:4)

ترجمہ: ''بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد انگیزی کرتے پھرتے ہیں۔ ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا پھانسی دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹے جائیں یا (وطن کی) زمین

Marfat.com

(میں چلنے پھرنے) سے دور (یعنی ملک بدر یا قید) کر دیئے جائیں' یہ (تو) ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں (بھی) بڑا عذاب ہے۔" (سورۃ المائدہ 33:5)

ترجمہ: "اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) اور ایمان والوں کو دوست بنائے گا تو (وہی اللہ تعالیٰ کی جماعت ہے اور) اللہ تعالیٰ کی جماعت (کے لوگ) ہی غالب ہونے والے ہیں۔" (سورۃ المائدہ 56:5)

ترجمہ: "اور تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور (اللہ اور رسول ﷺ کی مخالفت سے) بچتے رہو۔ پھر اگر تم نے روگردانی کی تو جان لو کہ ہمارے رسول (ﷺ) پر صرف (احکام کا) واضح طور پر پہنچا دینا ہی ہے۔" (سورۃ المائدہ 92:5)

ترجمہ: "(اے نبی مکرم ﷺ) آپ سے اموال غنیمت کی نسبت سوال کرتے ہیں۔ فرما دیجئے: اموال غنیمت کے مالک اللہ اور رسول (ﷺ) ہیں۔ سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے باہمی معاملات کو درست رکھا کرو اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کیا کرو۔ اگر تم ایمان والے ہو۔" (سورۃ الانفال 1:8)

ترجمہ: "یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی مخالفت کی اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی مخالفت کرے تو بیشک اللہ تعالیٰ (اسے) سخت عذاب دینے والا ہے۔" (سورۃ الانفال 13:8)

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور اس سے روگردانی مت کرو اور حالانکہ تم سن رہے ہو۔" (سورۃ الانفال 20:8)

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ اور رسول (ﷺ) سے (ان کے حقوق کی ادائیگی میں) خیانت نہ کیا کرو اور نہ آپس کی امانتوں میں

Marfat.com

خیانت کیا کرو حالانکہ تم (سب حقیقت) جانتے ہو۔'' (سورۃ الانفال 27:8)

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا مت کرو ورنہ (متفرق اور کمزور ہو کر) بزدل ہو جاؤ گے اور (دشمنوں کے سامنے) تمہاری ہوا (یعنی قوت) اکھڑ جائے گی اور صبر کرو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' (سورۃ الانفال 46:8)

ترجمہ: ''وہی (اللہ) ہے جس نے اپنے رسول (ﷺ) کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس رسول (ﷺ) کو ہر دین (والے) پر غالب کر دے اگرچہ مشرکین کو برا لگے۔'' (سورۃ التوبہ 33:9)

ترجمہ: ''اور ان (منافقوں) میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو نبی (مکرم ﷺ) کو ایذا پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ کان (کے کچے) ہیں۔ فرما دیجئے: تمہارے لئے بھلائی کے کان ہیں۔ وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اہل ایمان (کی باتوں) پر یقین کرتے ہیں اور تم میں سے جو ایمان لے آئے ہیں' ان کے لئے رحمت ہیں اور جو لوگ رسول اللہ (ﷺ) کو (اپنی بدعقیدگی' بدگمانی اور بد زبانی کے ذریعے) اذیت پہنچاتے ہیں' ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔'' (سورۃ التوبہ 61:9)

ترجمہ: ''کیا وہ نہیں جانتے کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی مخالفت کرتا ہے تو اس کے لئے دوزخ کی آگ (مقرر) ہے' جس میں وہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ یہ زبردست رسوائی ہے۔'' (سورۃ التوبہ 63:9)

ترجمہ: ''اور اہل ایمان مرد اور اہل ایمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق اور مددگار ہیں۔ وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ

Marfat.com

تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت بجا لاتے ہیں۔ ان ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ عنقریب رحم فرمائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔'' (سورۃ التوبہ 71:9)

ترجمہ: ''اور صحرانشینوں میں سے کچھ بہانہ ساز (معذرت کرنے کے لئے دربار رسالت ﷺ میں) آئے تا کہ انہیں (بھی) رخصت دے دی جائے اور وہ لوگ جنہوں نے (اپنے دعویٰ ایمان میں) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) سے جھوٹ بولا تھا (جہاد چھوڑ کر پیچھے) بیٹھ رہے۔ عنقریب ان میں سے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا دردناک عذاب پہنچے گا۔'' (سورۃ التوبہ 90:9)

ترجمہ: ''اور (منافقین میں سے وہ بھی ہیں) جنہوں نے ایک مسجد تیار کی ہے۔ (مسلمانوں کو) نقصان پہنچانے اور کفر (کو تقویت دینے) اور اہل ایمان کے درمیان تفرقہ پیدا کرنے اور اس شخص کی گھات کی جگہ بنانے کی غرض سے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) سے پہلے ہی سے جنگ کر رہا ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے (اس مسجد کے بنانے سے) سوائے بھلائی کے اور کوئی ارادہ نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔'' (سورۃ التوبہ 107:9)

ترجمہ: ''اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور اس کا تقویٰ اختیار کرتا ہے، پس ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔'' (سورۃ النور 52:24)

ترجمہ: ''اور (اے حبیب مکرم ﷺ) جب وہ آپ کو دیکھتے ہیں، آپ کا مذاق اڑانے کے سوا کچھ نہیں کرتے (اور کہتے ہیں:) کیا یہی وہ (شخص) ہے جسے اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔'' (سورۃ الفرقان 41:25)

ترجمہ: ''اور نہ کسی مومن مرد کو (یہ) حق حاصل ہے اور نہ کسی مومن عورت کو

Marfat.com

کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (ﷺ) کسی کام کا فیصلہ (یا حکم) فرما دیں تو ان کے لئے اپنے (اس) کام میں (کرنے یا نہ کرنے کا) اختیار ہو اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ یقیناً کھلی گمراہی میں بھٹک گیا۔" (سورۃ الاحزاب 36:33)

(اس طرح کی بے شمار آیات مقدسہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مکرم اور نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر فرمایا ہے۔)

نَبِیٌّ

نبی کے (علماء کے نزدیک) دو معنی ہیں:

بعض علماء کے نزدیک یہ نَبْوَۃ بمعنی رِفعت سے مشتق ہے۔

نبی کو نبی اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ لوگوں میں بلند اور معزز اقدار کا حامل ہوتا ہے۔ (المفردات :790 راغب اصفہانی)

زمین سے بلند شے کو بھی نَبْوَۃ کہا جاتا ہے۔ (المواہب الدنیہ)

بعض علماء کے نزدیک یہ نبأ سے ماخوذ ہے اور نَبأ کے معنی خبر مفید کے ہیں جو علم یا غالب گمان کا فائدہ دے۔

حقیقی معنی کے لحاظ سے کسی خبر پر نبأ کا اطلاق نہیں ہوسکتا جب تک اس میں تین چیزیں موجود نہ ہوں۔ یعنی:

1۔ نہایت مفید ہونا اور اس سے علم یا غالب گمان کا حاصل ہونا۔

2۔ نبأ صرف اس خبر کو کہا جاتا ہے جس میں جھوٹ کا احتمال نہ ہو جیسے خبر متواتر' خبر الٰہی اور خبر نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نبوت اس سخاوت کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے درمیان امور دنیوی و اُخروی میں خرابیوں کو دور کرنے کے لئے جاری ہوتی ہیں۔

3۔ نبی کو نبی اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ ان اُمور (اُمور غیب) کی خبر دیتا ہے جن پر سلیم عقلیں مطمئن ہوتی ہیں۔ (المفردات)

Marfat.com

حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کا مقام تو وہ ہے جسے کوئی انسان تو کیا کوئی فرشتہ بھی اس کا ادراک نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ' کی شان الوہیت کو حضور نبی کریم ﷺ ہی جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جل شانہ' ہی اپنے حبیب مکرم ﷺ کی عظمت کو جانتا ہے جس نے انہیں رحمۃ للعالمین بنایا پھر کبھی مدثر کہا' کبھی مزمل کہا' کبھی طٰہٰ' کبھی یٰسین فرما دیا۔ پھر اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ کہہ کر ساری کائناتوں کے خزانے عطا فرما دیئے اور پھر وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ کا ذکر کر کے اپنے حبیب کریم رؤف الرحیم ﷺ کے بارے میں فرما دیا کہ ہم نے آپ کا ذکر آپ ﷺ کے لئے بلند کر دیا ہے اور یہ ذکر ابد الاباد تک ہوتا رہے گا اور ہر گھڑی بلند ہوتا رہے گا اور جب بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوگا تو آپ (ﷺ) کا ذکر بھی ہوگا۔ یہ ساری شانیں تو وہی جانتا ہے جس نے عطا کی ہیں۔ وہ رب ہے' مالک حقیقی ہے اور عطا بھی اس نے اپنے حبیب (ﷺ) کو کی ہیں تو اس نے اپنی شان کے لائق ہی عطائیں کی ہیں۔

معراج میں جبرائیل سے کہنے لگے شاہ اُمم
تم نے تو دیکھا ہے جہاں' بتلاؤ کیسے ہیں ہم
روح الامین کہنے لگے! اے مہ جبین، رَب کی قسم
آفا قہا گر دیدہ ام مہر تباں ور زیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیز دیگری

ان الفاظ میں جو انسان کی لغت میں ہیں یا اس کے علم میں ہیں میرے آقا سَیِّدُنَا کَرِیۡمُ' کی تعریف آپ ﷺ کی شانوں (جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لئے فرمائی ہیں) کے لائق کوئی انسان کر ہی نہیں سکتا کیونکہ آپ ﷺ کے فضائل و مناقب کا ادراک ہی ہمیں حاصل نہیں ہے۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

مَا ان مدحت محمدا بمقالتی
لکن مدحت مقالتی بمحمد

''میں نے اپنے کلام سے حضرت محمد ﷺ کی تعریف نہیں کی بلکہ اپنے کلام کو حضرت محمد ﷺ کے نام پاک سے قابل تعریف بنا لیا ہے۔''

Marfat.com

نبی کا ایک معنی ''غیب کی خبریں دینے والا'' بھی ہے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ میرے کریم اور رؤف الرحیم آقا ﷺ نے جنت کے بارے میں اور جو کچھ اس میں موجود ہے' وہ سب بتا دیا۔ دوزخ کے بارے میں اور اس میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نافرمانوں' گستاخوں اور توہین کا ارتکاب کرنے والوں کے ساتھ جو کچھ ہونے والا ہے' وہ سب بتا دیا۔ قبر میں پیش آنے والے واقعات کا بھی ذکر فرما دیا اور وہاں نکیرین کے پوچھے جانے والے سوالات کا بھی بتا دیا۔ (یعنی قبر میں عذاب ہونے یا سکون حاصل ہونے کا پرچہ بھی بتا دیا) قیامت کی نشانیوں کے بارے میں بھی مطلع فرما دیا نیز قیامت تک ہونے والے ایک ایک واقعہ کی خبر دے دی۔ یہ سب غیب کی ہی خبریں ہیں۔

امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ ''الریاض الانیقه فی شرح اسماء خیر الخلقة'' میں لکھتے ہیں:

''نبی اسے کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی غیبی خبریں (لوگوں کو) بتاتا ہے۔''

اس ضمن میں قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ الشفاء میں لکھتے ہیں:

''فالنبوة فی لغة من همز ماخوذة من النباء' وهو الخبر......
والمعنی أن اللّٰه تعالیٰ أطلعه علی غیبه و اعلمه أنه نبیه ......
أو یکون مخبر اعما بعثه اللّٰه تعالیٰ به' و منبأ بما اطلعه اللّٰه علیه.'' (346:1)

''نبوت اس شخص کی لغت میں جو ہمزہ پڑھتا ہے نبأ سے بمعنی خبر ماخوذ ہے......
اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے غیب پر مطلع فرما دیا اور اسے بتایا کہ وہ اللہ کا نبی ہے......
یا وہ اس وحی کی خبر دینے والا ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اسے مبعوث فرمایا ہے اور ان حقائق کا بتلانے والا ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے اسے مطلع فرمایا ہے۔''

Marfat.com

قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ الشفاء میں ہی دوسری جگہ فرماتے ہیں:

"النبوة: هی الاطلاع علی الغیب، والاعلام بخواص النبوة"
(347:1)

''نبوت کا معنی ہے غیب پر مطلع ہونا اور غیب کی خبریں بتانا خصوصیات نبوت میں سے ہے۔''

امام ابن تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"النبوة مشتقة من الانبأ، والنبی فعیل، وفعیل قد یکون بمعنی فاعل، أمیَ مُنبِی او بمعنی مفعول أی مُنَبَأ، وهماهنا."

''نبوت انباء سے بمعنی خبر دینا مشتق ہے اور نبی فعیل کے وزن پر ہے اور فعیل کبھی اسم فاعل کے معنی میں آتا ہے یعنی ''خبر دینے والا'' اور کبھی اسم مفعول کے معنی میں آتا ہے یعنی ''خبر دیا ہوا'' اور یہاں دونوں مفہوم لازم وملزوم ہیں۔ (یعنی خبر دینے والا ہونے کے لئے ضروری ہے کہ خود اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی گئی ہو۔)''

عربی لغت کی معتبر کتاب ''المنجد'' میں نبوت کے معنی اس طرح درج ہیں:

النبوة...... الاخبار عن الغیب أو المستقبل بالهام من اللّٰه...... الاخبار عن اللّٰه وما یتعلق به تعالیٰ

''نبوت (کے معنی ہے): اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام پا کر غیب یا مستقبل کی خبر دینا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے متعلقات کی خبر دینا۔''

اور نبی کے معنی اس طرح ہیں:

النبی...... المخبر عن الغیب او المستقبل بالهام من اللّٰه...... المخبر عن اللّٰه وما یتعلق به تعالی

''نبی (کا معنی یا مطلب ہے): اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام کی بناء پر غیب یا مستقبل کی باتیں بتانے والا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے متعلقات کی خبر دینے والا۔''

Marfat.com

اس سے معلوم ہوا کہ ہر خبر دینے والا مخبر تو کہلا سکتا ہے ''نبی'' نہیں۔

''نبی'' فقط وہ ہوتا ہے جو غیب کی خبریں دے اور یہ وہ خبریں ہیں جو ''نبی'' کے علاوہ اور کوئی نہ دے سکے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ' نے قرآن مجید فرقان حمید میں فرمایا ہے۔ جس سے اس معنی کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

ذٰلِکَ مِنۡ اَنۡبَآءِ الۡغَیۡبِ نُوۡحِیۡهِ اِلَیۡکَ. (سورۃ آل عمران 44:3)

''(اے حبیب!) یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔''

تِلۡکَ مِنۡ اَنۡبَآءِ الۡغَیۡبِ نُوۡحِیۡهَاۤ اِلَیۡکَ. (سورۃ الھود 11:49)

''یہ (بیان ان) غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔''

ہم نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ' حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ پر کی گئی وحی کو ''اَنۡبَآءِ الۡغَیۡبِ'' (غیب کی خبریں) قرار دے رہا ہے۔ یعنی وحی...... غیب کا علم ہوا اور نبی...... وہ ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ غیب کا علم عطا فرمائے اور اس کی زبان حق ترجمان سے غیب کی خبریں لوگوں تک پہنچیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ غیب کی خبروں کی استعداد کے بغیر کوئی نبی، نبی نہیں ہو سکتا۔

حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ چونکہ بہت زیادہ غیب کی خبریں دینے والے ہیں اور یہ آپ ﷺ کی خصوصیات میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ' نے بھی اپنے حبیب ﷺ کو قرآن مجید فرقان حمید میں نبی اور رسول جیسے (کئی اور دوسرے) القابات سے ذکر فرمایا ہے، کسی اور نبی کو نہیں۔

آپ ﷺ کو ''نبی'' قرآن مجید فرقان حمید میں کئی مرتبہ فرمایا گیا:

الذین یتبعون الرسول النبی الامی. (سورۃ الاعراف 7:157)

''(یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول کی پیروی کرتے ہیں جو اُمیّ (لقب) نبی ہیں۔''

Marfat.com

یاایھا النبی حسبک اللہ و من اتبعک من المؤمنین. (سورۃ الانفال 64:8)

''اے نبی (معظم)! آپ کے لئے اللہ کافی ہے اور وہ مسلمان جنھوں نے آپ کی پیروی اختیار کر لی۔''

النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم. (سورۃ الاحزاب 6:33)

''یہ نبی ایمان والوں کے ساتھ ان کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں۔''

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ہمارے لئے کئی اسمائے گرامی بیان فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

أنا محمد و احمد والمقفی والحاشر و نبی التوبة و نبی الرحمة. (مسلم شریف کتاب الفضائل، ترمذی شریف، الشمائل المحمدیہ)

''میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور مقفی اور حاشر ہوں اور نبی توبہ اور نبی رحمت ہوں۔''

نبی التوبة صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور نبی کریم ﷺ کا یہ اسم مبارک اس لئے ہے کہ آپ ﷺ نے خبر دی کہ جب اللہ تعالیٰ کے بندے (سچے دل سے) توبہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

نبی الرحمة صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور نبی کریم ﷺ کا یہ اسم مبارک اس لئے ہے کہ آپ ﷺ کو اپنی اُمت اور سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

طبرانی والمعجم الاوسط اور بیہقی شعب الایمان میں حدیث مبارکہ ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

انما بعثت رحمة مھداة

Marfat.com

''بے شک میں (انسانیت کی طرف) بطور رحمت بھیجا گیا ہوں۔''

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی یہ صفت مبارکہ یوں بیان کرتے ہیں:

بِاللّٰہِ! مَا حَمَلَتۡ أُنۡثٰی وَ لاَ وَضَعَتۡ
مِثۡلَ النَّبِیِّ' نَبِیِّ الرَّحۡمَةِ الۡهَادِی

''اللہ کی قسم! ہمارے پیارے نبی ﷺ...... جو ہدایت دینے والے (اور) نبیٔ رحمت ہیں...... اُن کی مثل کسی عورت نے حمل اُٹھایا نہ ہی جنا۔''

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ ﷺ) اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے عافیت عطا فرمائے (یعنی میری بینائی بحال کر دے) حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو میں اسے مؤخر کرتا ہوں اور یہ (تاخیر) تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا: (آپ ﷺ) اُس (رب کائنات) سے (میرے حق میں) دعا فرما دیجئے۔ پس آپ ﷺ نے اسے وضو کرنے کا حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھ اور پھر یہ دعا کر:

اللهم! انی اسئلک و اتوجه الیک بمحمد نبی الرحمة' یا محمد! انی قد توجهت بک الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی' اللهم! شفعه فی.

''اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کی طرف آپ کے (محبوب) نبی حضرت محمد ﷺ ...... (جو کہ) نبیٔ رحمت (ہیں)...... کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں۔ اے محمد ﷺ! میں آپ ﷺ کے وسیلہ سے آپ ﷺ کے رب کی طرف متوجہ ہوتا

Marfat.com

ہوں تاکہ وہ میری یہ حاجت پوری فرما دے۔ اے اللہ! آپ اپنے (پیارے) نبی (ﷺ) کی سفارش میرے حق میں قبول فرمائیں۔"
(ترمذی شریف' ابن ماجہ' نسائی' احمد بن حنبل مسند)

اسی طرح امام حاکم کی روایت کردہ ایک اور حدیث کے آخر میں ان الفاظ کا اضافہ ہے:

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
"اللہ کی قسم! ہم ابھی مجلس سے اٹھے تھے نہ ہی کوئی طویل گفتگو کی کہ وہ شخص (صحیح سلامت آنکھوں کے ساتھ) داخل ہوا' گویا اسے (کبھی) کوئی اندھا پن تھا ہی نہیں۔" (1)

---

(1) امام حاکم نے اسے المستدرک (1:526-527' رقم حدیث :1930) میں امام بخاری کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے جبکہ امام ذہبی نے بھی اس کی توثیق کی ہے۔

علاوہ ازیں یہ حدیث مندرجہ ذیل کتب میں بھی مروی ہے:

1۔ بخاری' التاریخ الکبیر'6:209-210

2۔ نسائی' عمل الیوم واللیلہ: 418' رقم :660

3۔ احمد بن حنبل' المسند' 4:138

4۔ بیہقی' دلائل النبوۃ'6:166-167

5۔ ابن سنی' عمل الیوم واللیلہ' : 202' رقم : 622

6۔ منذری' الترغیب والترہیب' 1:473-477

7۔ سبکی' شفاء السقام فی زیارت خیر الانام: 123-124

8۔ ابن کثیر' البدایہ والنہایہ' 4:559

9۔ سیوطی' الخصائص الکبری' 2:201

10۔ قسطلانی' المواہب اللدنیہ' 4:594

11۔ زرقانی' شرح المواہب اللدنیہ' 12:221-222

Marfat.com

نَبی

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اپنے حبیب مکرم حضرت محمد ﷺ کا متعدد جگہ ذکر فرمایا ہے:

ترجمہ: (اے حبیب!) کیا آپ نے بنی اسرائیل کے اس گروہ کو نہیں دیکھا جو موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد ہوا۔ جب انہوں نے اپنے پیغمبر سے کہا کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کر دیں تاکہ ہم (اس کی قیادت میں) اللہ کی راہ میں جنگ کریں۔ نبی نے (ان سے) فرمایا: کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر قتال فرض کر دیا جائے تو تم قتال ہی نہ کرو۔ وہ کہنے لگے: ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم اللہ کی راہ میں جنگ نہ کریں حالانکہ ہمیں اپنے گھروں سے اور اولاد سے جدا کر دیا گیا ہے۔ سو جب ان پر قتال فرض کر دیا گیا تو ان میں سے چند ایک کے سوا سب پھر گئے اور اللہ ظالموں کو خوب جاننے والا ہے۔'' (سورۃ البقرہ 246:2)

ترجمہ: ''اور کتنے ہی انبیاء ایسے ہوئے جنہوں نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت سے اللہ والے (اولیاء اللہ) بھی شریک ہوئے تو نہ انہوں نے ان مصیبتوں کے باعث جو انہیں اللہ کی راہ میں پہنچیں ہمت ہاری اور نہ وہ کمزور پڑے اور نہ وہ جھکے اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' (سورۃ آل عمران 146:3)

ترجمہ: ''اور اگر وہ اللہ تعالیٰ پر اور نبی (آخر الزمان ﷺ) پر اور اس (کتاب) پر جو ان کی طرف نازل کی گئی ہے' ایمان لے آتے تو ان (دشمنان اسلام) کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں سے اکثر لوگ نافرمان ہیں۔'' (سورۃ المائدہ 81:5)

ترجمہ: ''اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا مگر ہم نے اس کے باشندوں کو (نبی کی تکذیب و مزاحمت کے باعث) سختی و تنگی اور تکالیف و مصیبت میں گرفتار کر لیا تاکہ وہ آہ و زاری کریں۔'' (سورۃ الاعراف 94:7)

ترجمہ: ''آپ فرما دیں...... اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول

Marfat.com

(بن کر آیا) ہوں جس کے لئے تمام آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی جلاتا اور مارتا ہے۔ سو تم اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لاؤ جو (شان اُمیت کا حامل) نبی ہے۔ (یعنی اس نے اللہ کے سوا کسی سے کچھ نہیں پڑھا مگر جمیع خلق سے زیادہ جانتا ہے اور کفر و شرک کے معاشرے میں جوان ہوا مگر بطن مادر سے نکلے ہوئے بچے کی طرح معصوم اور پاکیزہ ہے) جو اللہ پر اور اس کے (سارے نازل کردہ) کلاموں پر ایمان رکھتا ہے اور تم انہی کی پیروی کرو تا کہ تم ہدایت پا سکو۔" (سورۃ الاعراف 158:7)

ترجمہ: "یقیناً اللہ نے نبی (معظم ﷺ) پر رحمت سے توجہ فرمائی اور ان مہاجرین اور انصار پر (بھی) جنہوں نے (غزوۂ تبوک کی) مشکل گھڑی میں (بھی) آپ (ﷺ) کی پیروی کی اس (صورت حال) کے بعد قریب تھا کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل پھر جاتے۔ پھر وہ ان پر لطف و رحمت سے متوجہ ہوا۔ بے شک وہ ان پر نہایت شفیق نہایت مہربان ہے۔" (سورۃ التوبہ 117:9)

ترجمہ: "اے ازواج نبی (ﷺ)! تم عورتوں میں سے کسی ایک کی بھی مثل نہیں ہو، اگر تم پرہیزگار رہنا چاہتی ہو تو (مردوں سے حسب ضرورت) بات کرنے میں نرم لہجہ اختیار نہ کرنا کہ جس کے دل میں (نفاق کی) بیماری ہے (کہیں) وہ لالچ کرنے لگے اور (ہمیشہ) شک اور لچک سے محفوظ بات کرنا۔" (سورۃ الاحزاب 32:33)

ترجمہ: "محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلۂ نبوت کو ختم کرنے والے) ہیں اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔" (سورۃ الاحزاب 40:33)

ترجمہ: "بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبی (محترم ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔" (سورۃ الاحزاب 56:33)

Marfat.com

ترجمہ: ''اور پہلے لوگوں میں ہم نے کتنے ہی نبی بھیجے تھے اور کوئی نبی ان کے پاس نہیں آتا تھا مگر وہ اس کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔'' (سورۃ الزخرف 43:6-7)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم اپنی آوازوں کو نبی (مکرم ﷺ) کی آواز سے بلند مت کیا کرو اور ان کے ساتھ اس طرح بلند آواز سے بات (بھی) نہ کیا کرو جیسے تم ایک دوسرے سے بلند آواز کے ساتھ کرتے ہو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے سارے اعمال ہی (ایمان سمیت) غارت ہو جائیں اور تمہیں (ایمان اور اعمال کے برباد ہو جانے کا) شعور تک بھی نہ ہو۔'' (سورۃ الحجرات 49:2)

خاتم النبییّن صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

خاتم کے معنی ہیں: خُلق اور خَلق (صورت اور سیرت) میں تمام انبیاء علیہم السلام سے زیادہ حسین اور حضور نبی کریم ﷺ تو سید المرسلین اور حبیب رب العالمین ہونے کی بناء پر مجسم حسن و جمال ہیں نیز جب نبوت کا سلسلہ تمام ہوا تو وہ اس مُہر (خاتم) کی طرح بن گئی جو تحریر کے مکمل ہونے پر اس کے بعد لگائی جاتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ o (سورۃ الاحزاب 33:40)

''محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النّبیین (یعنی سلسلۂ نبوت کے مکمل کرنے والے) ہیں۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''گزشتہ انبیاء و رُسل کے مقابلے میں میری مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک خوبصورت مکان تعمیر کیا اور اسے اچھی طرح سجایا لیکن مکان کے کسی حصے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس مکان

Marfat.com

کو دیکھنے آئے اور اس کی خوبصورتی کی داد دینے لگے اور پوچھنے لگے کہ یہاں اینٹ کیوں نہیں لگائی؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

فَانا اللبنة. وَ انا خاتم النبيين.

''پس میں وہی اینٹ ہوں اور سلسلۂ انبیاء کا اختتام کرنے والا ہوں۔'' (بخاری و مسلم متفق علیہ)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اَنَا خاتم النبيين لا نَبِيَّ بَعدِی.

''میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں (آئے گا)''

(ترمذی شریف' ابوداؤد شریف)

اللہ تعالیٰ جل شانہ' نے اس آیت کریمہ میں اپنے حبیب مکرم ﷺ کو رسول' نبی فرمانے کے بعد اُمّی فرمایا۔

عربی لغت کے اعتبار سے اُمّی کا لفظ اُم سے مشتق ہے۔

اُم عربی زبان میں ''اصل'' کو کہتے ہیں۔ اسی لئے ماں کو بھی اُم کہتے ہیں۔

اسی لیے میرے اور ہم سب کے کریم آقا حضرت محمد ﷺ اصل کائنات عالمین اور مبداءِ کائنات عالمین اور روح کائنات عالمین ہیں۔

اُمّی کا مفہوم کیا ہے اس کو پہلے ذکر کرتے ہیں۔

کچھ لوگ بلکہ اَن پڑھ لوگ اُمّی کا مطلب ''اَن پڑھ'' لیتے ہیں جبکہ علمائے لغت نے لفظ اُمّی کی تعریف یوں بیان کی ہے:

الاُمّی...... هو الذى لا يكتب ولا يقراء من كتاب.

''یعنی اُمّی وہ شخص ہے جو نہ تو لکھتا ہو نہ کتاب سے پڑھتا ہو۔''

(راغب اصفہانی۔ مفردات الفاظ القرآن: 87)

''اُمّی وہ ہے جس نے اپنی پیدائش کے دن سے کوئی کتاب کسی سے نہ پڑھی ہو اور عمر بھر اپنی اس پیدائشی سرشت پر قائم رہا ہو۔'' (مشہور نحوی۔ زجاج)

Marfat.com

- ''اُمّی سے مراد وہ شخص ہے جو اپنی پیدائشی جبلت کی طرف منسوب ہونے کی بنیاد پر لکھتا پڑھتا نہ ہو۔'' (ابو اسحاق)
- ''چونکہ بحیثیت مجموعی عرب لکھتے تھے نہ لکھا ہوا پڑھتے تھے لہٰذا جب اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کو بطور رسول مبعوث فرمایا تو آپ ﷺ بھی نہ تو لکھتے تھے نہ لکھا ہوا پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ کا اُمّی ہونا بھی معجزہ ہے کیونکہ آپ ﷺ وقفے وقفے سے قرآن کریم بڑے نظم کے ساتھ تلاوت فرمایا کرتے تھے اور اس میں کمی بیشی نہ کرتے تھے جبکہ فصحائے عرب تکرار کلام میں اونچ نیچ یا کمی بیشی کا شکار ہو جاتے تھے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ پر جو کلام اتارا وہ یاد بھی کروا دیا۔'' (لسان العرب۔ ابن منظور 34:12)

مندرجہ بالا تعریف کی رُو سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ اُمّی سے مراد مطلق ''اَن پڑھ'' نہیں ہے بلکہ اُمّی سے مراد وہ شخص ہے جو اکتسابی علم سے پاک ہو اور جس نے کسی کتاب کے ذریعے یا کسی شخص سے لکھنا پڑھنا نہ سیکھا ہو۔ یعنی جو حصول علم کے لئے کسی کتاب یا کسی استاد کا مرہون منت نہ ہوا ہو۔

اُمّی کے اس مطلب کی رو سے عین ممکن ہے کہ کوئی شخص کسی کتاب کو پڑھے بغیر' کسی استاذ کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کئے بغیر علمِ لدُنی کے بحرِ بے کنار کو علیم وخبیر رب سے براہ راست اپنے سینے میں جذب کر لے۔ (یہ بات ذہن نشین رہے کہ کتاب اور استاد درحقیقت علم حاصل کرنے کے ذرائع ہیں۔ علم کا مقصد نہیں ہیں اور یہی معاملہ مکتب و مدرسہ کا ہے) لہٰذا اصطلاح شریعت میں اُمّی اسے کہا جائے گا جو بلا واسطہ علوم و معارف کے خزانوں کا مالک بنا دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے قرآن مجید فرقان حمید میں حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کے منصب نبوت کا اعلان فرمانے سے پہلے آپ ﷺ کے اُمّی ہونے کی تائید واشگاف انداز میں فرما دی:

وَمَا کُنۡتَ تَتۡلُوۡا مِنۡ قَبۡلِهٖ مِنۡ کِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیۡنِکَ اِذًا لَّارۡتَابَ الۡمُبۡطِلُوۡنَ o (سورۃ العنکبوت 48:29)

Marfat.com

''اور (آخر ان لوگوں کے شبہ میں پڑنے کی وجہ ہی کیا ہے) آپ نہ تو اس (قرآن کے اترنے) سے پہلے کوئی کتاب ہی پڑھتے تھے اور نہ اسے اپنے ہاتھ سے لکھ ہی سکتے تھے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اہل باطل شبہ میں پڑ جاتے۔ (لیکن جب دونوں باتیں نہیں پھر تو یہ ان کی حق ناشناسی اور ہٹ دھرمی ہے)''

مندرجہ بالا آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ جل شانہ' نے بڑی صراحت کے ساتھ اپنے حبیب مکرم ﷺ کے اُمّی ہونے کا وصف بایں معنی بیان فرمایا ہے کہ قرآن مجید فرقان حمید کے نزول سے پہلے آپ ﷺ نے کبھی کسی دنیوی کتاب سے علم حاصل نہیں کیا اور نہ کبھی اپنے دست اقدس سے کچھ لکھا۔ آیت مقدسہ میں اس کی حکمت یہ بیان ہوئی کہ اگر آپ ﷺ بایں طور اُمّی نہ ہوتے اور دیگر کتب سے پڑھنا لکھنا ثابت ہوتا تو حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کی نبوت کا انکار کرنے والوں کو واقعتاً اس شک میں مبتلا ہونے کا موقع مل جاتا کہ آپ ﷺ نے دنیوی ذرائع سے علم حاصل کیا ہے۔ علاوہ ازیں بعض اوقات یہود و نصاریٰ بھی یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ''قرآن' محمد (ﷺ) کی اپنی تصنیف ہے۔''

اللہ تعالیٰ جل شانہ' نے اس آیت مقدسہ میں اس بہتان کا رد فرمایا اور اس احتمال کو رد کر کے یہ حقیقت باور کرا دی کہ تمام علومِ نبوت براہِ راست علمِ الٰہی کا فیضان ہیں۔ ان میں کسی اکتسابی علم کا عمل دخل نہیں بلکہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہے۔

علامہ آلوسیؒ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

''اگر آپ ﷺ پڑھنے لکھنے پر قادر ہوتے تو مشرکین مکہ شک کرتے اور کہتے کہ شاید آپ ﷺ نے سابقہ کتب سے یہ باتیں لے لی ہیں اور جب ایسا نہ تھا تو ان کے شک کرنے کے لئے کوئی جواز باقی نہ رہا۔'' (روح المعانی 4:21)

امام راغب اصفہانی رحمتہ اللہ علیہ مفردات الفاظ القرآن میں لکھتے ہیں:

و يقال لكل ما كان أصلا لو جود شئ ...... أو مبدء ہ

''ہر اس چیز کو اُم کہا جاتا ہے جو کسی دوسری چیز کے وجود میں آنے یا

Marfat.com

اس کی تربیت اور اصلاح کی ''اصل'' بنے یا اس کے آغاز کا ''مبداء'' بنے۔''

اس معنی کی رو سے ''النبیّ الاُمّی'' کا مطلب ہوگا کہ وہ نبی محترم (ﷺ) جو ساری کائنات عالمین کی ''اصل'' اور اس کے مبداء و مصدر ہیں اور اس لحاظ سے لفظ ''اُمّی'' کا اطلاق اس شخص پر ہوگا جو اپنی اس اصل یعنی فطرت سلیمہ پر قائم ہو جس پر ذات الوہیت نے انسان کو تخلیق فرمایا ہے۔

حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ فَاَبَوَاہُ یُهَوِّدَانِهٖ اَوْ یُنَصِّرَانِهٖ اَوْ یُمَجِّسَانِهٖ٥

''ہر بچہ فطرت صحیحہ پر پیدا ہوتا ہے۔ بعد میں اس کے والدین اسے یہودی' نصرانی یا مجوسی وغیرہ بنا دیتے ہیں۔'' (بخاری شریف' کتاب الجنائز۔ مسلم شریف' کتاب القدر)

یہ حدیث مبارکہ نہایت واضح طریقہ سے اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ہر نومولود اپنی اصل فطرت یعنی ''اسلام'' پر پیدا ہوتا ہے اور پھر اس کے والدین غلط اور غیر فطری تعلیم و تربیت کے ذریعے اس کا رخ یہودیت' نصرانیت یا مجوسیت وغیرہ کی طرف موڑ دیتے ہیں۔

زمانۂ جاہلیت کے عرب معاشرہ.......... جس میں ہادی برحق ﷺ کی بعثت ہوئی.......... کا بنظر غائر جائزہ لیا جائے تو آپ ﷺ کے اُمّی ہونے کی معنویت روز روشن کی طرح عیاں نظر آتی ہے۔

جزیرہ نمائے عرب میں بت' سورج' چاند' ستاروں اور دیگر مظاہر فطرت کی پرستش کا دور دورہ تھا۔ بداخلاقی' بدکاری' فحاشی' فسق و فجور ان مشرکین کے اندر رچ بسے تھے۔ توہم پرستی' شرک و الحاد غرض یہ کہ مشرکین عرب بہت سی برائیوں میں مبتلا تھے۔ ایسے ماحول میں اللہ تعالیٰ کے حبیب' اُمّی لقب نبی مکرم ﷺ لڑکپن کی حدوں میں سے گزرتے ہوئے شباب کی ہمہ خیز وادی میں داخل ہوئے لیکن آپ ﷺ کی سیرت و کردار کا دامن ہر قسم کی آلائش سے اس درجہ پاک و صاف تھا کہ دین اور جان کے بدترین دشمنوں کو بھی کبھی آپ

Marfat.com

ﷺ کے کردار اور سیرت پر انگلی اٹھانے کا موقع نہ مل سکا بلکہ وہ لوگ آپ ﷺ کو صادق و امین ماننے پر مجبور ہو گئے۔

اس معنی کی رو سے دیکھا جائے تو حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کو اکتسابی علم سے محفوظ رکھنے کی حکمت بھی یہی ہے۔ یہ مسلمہ دستور ہے کہ اکتسابی علم اگر اچھائی اور افادیت پر مبنی ہو تو اس کے لئے اچھے اور مفید اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ بصورت دیگر اس کے نتیجے میں خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ علیم و خبیر رب نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کو نبی بناتے ہوئے ہر قسم کے اکتساب سے بچا کر اصل فطرت پر رکھنے کے لئے آپ ﷺ کو اُمّی بنا کر تخلیق فرمایا اور کفر و شرک کی نجاست کے سایہ سے بھی آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کو محفوظ فرمایا۔

عربی زبان میں اُم ''جڑ'' کو کہتے ہیں۔ (امام رازی رحمتہ اللہ علیہ تفسیر کبیر) اور ماں کو اس لئے بھی اُم کہتے ہیں کہ وہ اپنی اولاد کے لئے بمنزلہ جڑ ہوتی ہے۔

ساری کائنات عالمین کا وجود جس جڑ سے نکلا وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ' کے حبیب مکرم حضرت محمد ﷺ ہیں۔ ساری کائناتوں' عرش و فرش' لوح و قلم' زمین و آسمان اور سب خلائق و ملائک کو آپ ﷺ کے نور کے وجود سے پیدا فرمایا گیا۔ اس لئے جب میرے آقا کریم ﷺ نہ تھے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے سوا اور کچھ بھی نہ تھا۔ ساری کائنات کے وجود کو نور مصطفوی ﷺ سے توسیع ملتی گئی لہٰذا حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کا نور اصل کائنات اور مبداء کائنات ہوا۔

حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ' کا ارشاد ہے:

کُنۡتُ کَنۡزاً مَخۡفِیًّا فَاَحۡبَبۡتُ اَنۡ اُعۡرَفَ فَخَلَقۡتُ الۡخَلۡقَ o

''میں ایک مخفی خزانہ تھا مجھے اس امر سے محبت ہوئی (میں نے چاہا) کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوق کو پیدا فرمایا۔'' (جواہر البحار 1:246)

امام عبدالکریم الجیلی رحمتہ اللہ علیہ اس حدیث قدسی کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو چونکہ رب تعالیٰ جانتا تھا کہ مخلوق حادث ہونے کی وجہ سے میری ذات کی معرفت حاصل نہ کر سکے گی تو اس نے اس ''محبت'' اور

Marfat.com

''چاہت'' سے اپنے حبیب مکرم ﷺ کو پیدا فرمایا اور آپ ﷺ کو تجلیات ذات کے فیض سے مخصوص فرمایا اور پھر اپنے حبیب ﷺ کے نور سے تمام عالمین کو پیدا فرمایا تاکہ مخلوق اللہ کے حبیب ﷺ کے واسطے اور وسیلے سے اپنے خالق کی معرفت حاصل کر سکے۔ لہٰذا رب العالمین کی خلقت اول اپنے حبیب رحمۃ اللعالمین ﷺ کا نور ہے۔

جیسا کہ حدیث پاک ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو تخلیق فرمایا؟''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے جابر! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جس چیز کی تخلیق فرمائی وہ تیرے نبی (ﷺ) کا نور تھا۔''

(یہ ایک جامع اور طویل حدیث مبارک ہے جسے حافظ الحدیث' احد الاعلام عبدالرزاق ابوبکر بن ہمام صنعانی یمنی (متوفی 211ھ۔ جو امام اعظم امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے شاگرد اور امام احمد بن حنبل کے استاد نیز امام بخاری اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہم کے استاذ الاستاذ ہیں) نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب حدیث ''الجامع الکبیر'' جو حدیث شریف کی کتب میں ''مصنف'' یا ''مصنف عبدالرزاق'' کے نام سے معروف ہے میں درج کیا ہے۔)

حدیث جابر رضی اللہ عنہ...... ''حدیث نور''

عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرَ عَنِ ابْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَوَّلِ شَیْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی؟ فَقَالَ: هُوَ نُوْرُ نَبِیِّکَ یَا جَابِرُ! خَلَقَهُ اللّٰهُ ثُمَّ خَلَقَ فِیْهِ کُلَّ خَیْرٍ وَخَلَقَ بَعْدَ کُلَّ شَیْءٍ، وَحِیْنَ خَلَقَهُ اَقَامَهُ قُدَامَهُ مِنْ مَقَامِ الْقُرْبِ اِثْنَی عَشَرَ اَلْفَ سِنَةٍ، ثُمَّ جَعَلَهُ اَرْبَعَةَ اَقْسَامٍ فَخَلَقَ الْعَرْشَ وَالْکُرْسِیَّ مِنْ قِسْمٍ، وَحَمَلَةَ الْعَرْشِ وَخَزَنَةَ الْکُرْسِیِّ مِنْ قِسْمٍ، وَاَقَامَ الْقِسْمَ الرَّابِعَ فِیْ مَقَامِ الْحُبِّ اِثْنَی عَشَرَ اَلْفَ سِنَةٍ، ثُمَّ جَعَلَهُ اَرْبَعَةَ اَقْسَامٍ فَخَلَقَ الْقَلَمَ مِنْ قِسْمٍ، وَاللَّوْحَ مِنْ قِسْمٍ، وَالْجَنَّةَ مِنْ قِسْمٍ، ثُمَّ اَقَامَ الْقِسْمَ الرَّابِعَ فِیْ مَقَامِ

Marfat.com

الۡخَوۡفِ اِثۡنَیۡ عَشَرَ اَلۡفَ سَنَةً ثُمَّ جَعَلَهٗ اَرۡبَعَةَ اَجۡزَاءٍ فَخَلَقَ الۡمَلٰٓئِكَةَ مِنۡ جُزۡءٍ وَالشَّمۡسَ مِنۡ جُزۡءٍ وَالۡقَمَرَ وَالۡكَوَاكِبَ مِنۡ جُزۡءٍ، وَاَقَامَ الۡجُزۡءَ الرَّابِعَ فِیۡ مَقَامِ الرَّجَاءِ اِثۡنَی عَشَرَ اَلۡفَ سَنَةٍ ثُمَّ جَعَلَهٗ اَرۡبَعَةَ اَجۡزَاءٍ فَخَلَقَ الۡعَقۡلَ مِنۡ جُزۡءٍ وَّالۡعِلۡمَ وَالۡحِكۡمَةَ وَالۡعِصۡمَةَ وَالتَّوۡفِيۡقَ مِنۡ جُزۡءٍ وَاَقَامَ الۡجُزۡءَ الرَّابِعَ فِیۡ مَقَامِ الۡحِيَاءِ اِثۡنَی عَشَرَ اَلۡفَ سَنَةٍ ثُمَّ نَظَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَيۡهِ فَتَرَشَّحَ النُّوۡرُ عِرۡقًا فَقَطَرَ مِنۡهُ مِائَةَ اَلۡفٍ وَ عِشۡرُوۡنَ اَلۡفًا وَاَرۡبَعَةَ اٰلَافٍ قَطۡرَةٍ مِنۡ نُوۡرٍ، فَخَلَقَ اللّٰهُ مِنۡ كُلِّ قَطۡرَةٍ رُوۡحَ نَبِیٍّ، اَوۡ رُوۡحَ رَسُوۡلٍ ثُمَّ تَنَفَّسَتۡ اَرۡوَاحُ الۡاَنۡبِيَاءِ فَخَلَقَ اللّٰهُ مِنۡ اَنۡفَاسِهِمۡ اَ لۡاَوۡلِيَاءَ وَالشُّهَدَاءَ وَالسُّعَدَاءَ وَالۡمُطِيۡعِيۡنَ اِلٰی يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ فَالۡعَرۡشُ وَالۡكُرۡسِیُّ مِنۡ نُوۡرِیۡ وَالۡكَرُوۡبِيُّوۡنَ مِنۡ نُوۡرِیۡ وَالرُّوۡحَانِيُّوۡنَ وَمَلٰٓئِكَةٌ مِنۡ نُوۡرِیۡ وَالۡجَنَّةُ وَمَا فِيۡهَا مِنَ النَّعِيۡمِ مِنۡ نُوۡرِیۡ، وَمَلٰٓئِكَةُ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ مِنۡ نُوۡرِیۡ، وَالشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ وَالۡكَوَاكِبُ مِنۡ نُوۡرِیۡ، وَالۡعَقۡلُ وَالتَّوۡفِيۡقُ مِنۡ نُوۡرِیۡ، وَاَرۡوَاحُ الرُّسُلِ وَالۡاَنۡبِيَاءِ مِنۡ نُوۡرِیۡ، وَالشُّهَدَاءُ وَالسُّعَدَاءُ وَالصَّالِحُوۡنَ مِنۡ نِتَاجِ نُوۡرِیۡ، ثُمَّ خَلَقَ اللّٰهُ اِثۡنٰی عَشَرَ اَلۡفَ حِجَابٍ فَاَقَامَ اللّٰهُ نُوۡرِیۡ وَهُوَ الۡجُزۡءُ الرَّابِعُ فِیۡ كُلِّ حِجَابٍ اَلۡفَ سَنَةٍ، وَهِیَ مَقَامَاتُ الۡعُبُوۡدِيَةِ وَالسَّكِيۡنَةِ وَالصَّبۡرِ وَالصِّدۡقِ وَالۡيَقِيۡنِ، فَغَمَسَ اللّٰهُ ذَالِكَ النُّوۡرَ فِیۡ كُلِّ حِجَابٍ اَلۡفَ سَنَةٍ فَلَمَّا اَخۡرَجَ اللّٰهُ النُّوۡرَ مِنَ الۡحُجُبِ رَكَبَهُ اللّٰهُ فِیۡ الۡاَرۡضِ فَكَانَ يَضِیۡءُ مِنۡهَا مَابَيۡنَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ كَالسِّرَاجِ فِی اللَّيۡلِ الۡمُظۡلِمِ، ثُمَّ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ مِنَ الۡاَرۡضِ فَرَكَبَ فِيۡهِ النُّوۡرَ فِیۡ جَبِيۡنِهٖ، ثُمَّ انۡتَقَلَ مِنۡهُ اِلٰی شِيۡثَ، وَكَانَ يَنۡتَقِلُ مِنۡ طَاهِرٍ اِلٰی طَيِّبٍ، وَمِنۡ طَيِّبٍ اِلٰی طَاهِرٍ، اِلٰی اَنۡ اَوۡصَلَهُ اللّٰهُ صُلۡبَ عَبۡدِاللّٰهِ بۡنِ عَبۡدِالۡمُطَّلِبِ، وَمِنۡهُ اِلٰی رَحِمِ

Marfat.com

اُمِّی اٰمِنَۃَ بِنْتِ وَھْبٍ، ثُمَّ اَخْرِجَنِی اِلَی الدُّنْیَا فَجَعَلَنِی سَیِّدَالْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ وَرَحْمَۃً لِلْعٰلَمِیْنَ وَقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ وَھٰکَذَا کَانَ بَدْءُ خَلْقِ نَبِیِّکَ یَا جَابِرُ!

(الجزء المفقود من الجزء الاول من "المصنف" للامام الحافظ ابی بکر عبدالرزاق بن همام الصنعانی المتوفی 211ھ. المطبوعہ بیروت' لبنان' الطبعة الاولی سنة 2005ء 1425ھ بتحقیق الدکتور عیسی بن عبداللّٰہ بن محمد بن مانع الحمیری' مدیر عام دائرة الاوقاف والشئون الاسلامیة بدبی الصفحة 63' الحدیث 18)

''امام عبدالرزاق بن ہمام جناب معمر سے روایت فرماتے ہیں وہ ابن المنکدر سے اور وہ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا فرمایا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! وہ تیرے نبی کا نور ہے جسے اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پیدا فرمایا پھر اس سے ہر بھلائی پیدا فرمائی اور پھر ہر چیز اس کے بعد پیدا فرمائی اور جب اللہ تعالیٰ نے اس نور کو پیدا فرمایا تو اسے اپنی بارگاہ میں مقامِ قُرب پر اپنے سامنے بارہ ہزار سال ٹھہرایا پھر اس کو چار اقسام (حصوں) میں تقسیم کیا پھر ایک قسم سے عرش کو' ایک قسم سے کرسی کو' ایک قسم سے حاملینِ عرش اور کرسی کے محافظ فرشتوں کو پیدا فرمایا اور چوتھی قسم کو مقامِ حُب پر بارہ ہزار سال ٹھہرایا پھر اس کو چار قسموں میں تقسیم کیا پھر ایک قسم سے قلم کو' ایک قسم سے لوح کو' ایک قسم سے جنت کو پیدا فرمایا پھر چوتھی قسم کو مقامِ خوف پر بارہ ہزار سال ٹھہرایا پھر اس کو چار اجزاء میں تقسیم فرمایا پھر ایک جزء سے فرشتوں کو' ایک جزء سے سورج کو' ایک جزء سے چاند اور ستاروں کو پیدا فرمایا پھر چوتھی قسم کو مقامِ رجا پر بارہ ہزار سال ٹھہرایا پھر اس کو چار اجزاء میں تقسیم فرمایا پھر ایک جزء سے عقل کو

Marfat.com

ایک جزء سے علم و حکمت کو ایک جزء سے عصمت اور توفیق کو پیدا فرمایا پھر چوتھی قسم کو مقام حیا پر بارہ ہزار سال ٹھہرایا پھر اس نور کی طرف نگاہِ ربوبیت ڈالی تو اس سے پسینے کی طرح نور پھوٹ پڑا اور اس سے نور کے ایک لاکھ چوبیس ہزار قطرے ٹپکے پھر اللہ تعالیٰ نے ہر قطرے سے ایک نبی یا رسول کی روح کو پیدا فرمایا پھر انبیاء کی ارواح نے سانس لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی سانسوں سے قیامت تک کے اولیاء، شہداء، خوش قسمت اور فرمانبردار لوگوں کو پیدا فرمایا۔ پس عرش اور کرسی میرے نور سے ہے۔ حاملین عرش میرے نور سے ہیں۔ روحانی قوتیں میرے نور سے ہیں۔ تمام فرشتے میرے نور سے ہیں۔ جنت اور اس کی ساری نعمتیں میرے نور سے ہیں۔ ساتوں آسمان کے فرشتے میرے نور سے ہیں۔ سورج، چاند اور ستارے میرے نور سے ہیں۔ عقل اور توفیق میرے نور سے ہیں انبیاء اور مرسلین کی ارواح میرے نور سے ہیں۔ شہداء، سعداء اور صالحین میرے نور کا نتیجہ ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بارہ ہزار حجابات پیدا فرمائے اور میرے نور کے باقی ماندہ اس چوتھے حصہ کو ہر حجاب میں ایک ہزار سال ٹھہرایا اور وہ حجابات، عبودیت، سکینہ، صبر، صدق اور یقین کے مقامات ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس نور کو ہر حجاب میں ہزار ہزار سال تک پوشیدہ رکھا پھر جب ان حجابات سے نکالا اور اس نور کو زمین پر سجا دیا۔ تو اس کی وجہ سے مشرق و مغرب کے درمیان پوری زمین اس طرح روشن ہوگئی جس طرح تاریک رات میں چراغ سے اجالا پھیل جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے زمین سے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور وہ نور ان کی پیشانی میں سجا دیا۔ پھر وہ نور ان سے شیث علیہ السلام کی طرف منتقل ہو گیا اور پھر وہ نور طاہر سے طیب اور طیب سے طاہر کی طرف منتقل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسے (میرے والد محترم) عبداللہ بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) کی پشت مبارک تک

Marfat.com

پہنچا دیا اور پھر ان سے میری والدہ (سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا) کے رحم مبارک تک پہنچایا۔ پھر مجھے دنیا میں سیّد المرسلین، خاتم النّبیین، رحمۃ للعالمین اور صالحین کا قائد بنا کر ظاہر فرمایا۔ اے جابر! یہ ہے تیرے نبی کی ابتدائے آفرینش۔"

(اس حدیث نور کو "مصنف" عبدالرزاق کے علاوہ محدث بیہقی کی "دلائل النبوت" میں بھی روایت کیا گیا ہے۔ نیز علامہ قسطلانی نے بھی "مواہب الدنیہ" میں بطریق حاکم محدث ذکر کیا ہے۔ علامہ زرقانی نے "شرح مواہب" علامہ دیار بکری نے "تاریخ الخمیس" میں، شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے "مدارج النبوت" میں اور امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی نے مکتوبات شریف مکتوب نمبر 122 دفتر سوم میں اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔)

اُم کے معنی منبع و ماخذ کے بھی ہیں۔ قرآن مجید میں لوح محفوظ کو اُم الکتاب کہا گیا۔ کیونکہ وہ سارے علوم کا منبع و ماخذ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یَمۡحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَ یُثۡبِتُ ج وَعِنۡدَهٗۤ اُمُّ الۡکِتٰبِ. (سورة الرعد 39:13)

"اللہ جسے چاہتا ہے مٹاتا اور ثبت فرما دیتا ہے اور اسی کے پاس اصل کتاب (لوح محفوظ) ہے۔"

پھر دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِنَّهٗ فِیۡۤ اُمِّ الۡکِتٰبِ لَدَیۡنَا لَعَلِیٌّ حَکِیۡمٌ o (سورة الزخرف 4:43)

"اور بے شک یہ (قرآن) ہمارے پاس لوح محفوظ میں (موجود ہے۔ یہ) بلند مرتبہ، حکمت والا ہے۔"

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کائنات کے سارے علوم کی حامل لوح محفوظ کو اُم کیوں کہا گیا؟

امام راغب اصفہانی، مفردات الفاظ القرآن میں اس کا جواب اس طرح دیتے ہیں:

Marfat.com

ذالک لکون العلوم کلها منسوبة الیه ومتولدة منه.

''اس لئے کہ تمام علوم اسی کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور وہ تمام علوم کا منبع ہے۔''

لہٰذا جب حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کو اُم الکتاب میں محفوظ علوم و معارف تک رسائی نصیب ہوئی اور آپ ﷺ کا سینۂ مبارک علم و حکمت کا خزینہ بن گیا تو اس نسبت سے آپ ﷺ ''اُمّی'' ہوئے۔ جس سے ہر طالب علم و معرفت کے لئے لازم ہو گیا کہ وہ علم وعرفان کے سرچشموں تک رسائی حاصل کرنے کے لئے اس ذات گرامی (ﷺ) کی طرف رجوع کرے جو علوم و معارف کا مصدر و منبع ہے اور ''مَاکَانَ وَمَا یَکُوْنُ'' (جو ہوا اور جو ہوگا) کے علم کی امین و قسیم ہے۔

اُم کے لحاظ سے مکہ مکرمہ بھی اُم ہے کیونکہ شہر مکہ کو بھی قرآن میں اُم القریٰ کہا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَهَا. (سورة الانعام 92:6)

''اور یہ (وہ) کتاب ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے۔ مبارک ہے، تصدیق کرنے والی ہے ان (کتابوں) کی جو اس سے پہلے تھیں اور (یہ) اس لئے (نازل کی گئی ہے) کہ آپ (اولاً) سب (انسانی) بستیوں کے مرکز (مکہ) والوں کو اور (ثانیاً ساری دنیا میں) اس کے اردگرد والوں کو ڈر سنائیں۔''

اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام قریوں بستیوں کا مبداء مکہ ہے۔ جیسا کہ احادیث مبارکہ میں مذکور ہے کہ جب کائنات کی ابتداء ہوئی تو پہلے صرف پانی تھا (ہر طرف پانی ہی پانی اور کچھ نہ تھا) پھر پانی خشک ہونا شروع ہوا جہاں جہاں سے پانی خشک ہوتا گیا وہاں وہاں سے زمین ظاہر ہوتی گئی اور اس طرح سے زمین کا وجود ظاہر ہوا یعنی جتنا حصہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے خشک ہوا وہ زمین بن گئی باقی حصہ سمندر رہ گیا۔ (اب تو جدید سائنسی تحقیق نے بھی اسی بات کو ثابت کیا ہے جو میرے آقا ﷺ چودہ سو سال قبل فرما چکے ہیں) روایات کے مطابق کائنات ارضی میں سب سے پہلے جو حصہ زمین پانی میں سے خشک

Marfat.com

ہو کر ظاہر ہوا وہ شہر مکہ تھا۔ توجہ کریں کہ چونکہ مکہ مکرمہ کی زمین جو خشک ہو کر سب سے پہلے ظاہر ہونے والی جگہ ہے اس لئے اسے ''اُمّ القریٰ'' کہا گیا ہے۔ لہٰذا جس طرح زمین میں سب سے پہلے ظاہر ہونے کی بناء پر مکہ مکرمہ اُمّ القریٰ ہوا اسی طرح جب کائنات عالمین میں اللہ رب العالمین کے بعد کچھ نہ تھا اور سب کچھ پردہ غیب میں چھپا ہوا تھا اور

اِنَّمَا اَمۡرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیۡئًا اَنۡ یَّقُوۡلَ لَهٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ○

''(اس کی شان یہ ہے کہ) جب وہ کسی چیز (کو پیدا کرنے) کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے کہتا ہے ہو جا' پس وہ ہو جاتا ہے۔''

اس اصول کے مطابق سب سے پہلے '''امر کُن'' سے جس نقش حسن کا ظہور ہوا اس کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ اسی لئے یہ فرمایا گیا کہ یہ رسول اُمی ہے۔ یعنی یہ وہ رسول ہے جس کا کائنات عالمین میں پہلا ظہور ہوا ہے۔ باقی ساری کائنات کی نمود اس کے ظہور کا صدقہ ہے۔

سورۃ الفاتحہ کو بھی اُم الکتاب کہتے ہیں کیونکہ قرآن مجید اسی سورت سے شروع ہوتا ہے۔ (تاج العروس من جواہر القاموس)

اُم کا معنی ''جامعیت'' بھی ہے۔ یعنی جس میں سب کچھ جمع کیا گیا ہو' جمع ہو اسے اُم کہتے ہیں۔

اس معنی کے لحاظ سے امت بھی اُم سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے ''بہت سے انسانوں کا گروہ جو کسی ایک مذہب یا ثقافت یا کسی امر پر یا ایک دین پر جمع ہو جائیں۔ (راغب اصفہانی' مفردات الفاظ القرآن)

جب انسانی گروہ کسی ایک عقیدہ پر جمع ہوئے تو امت کہلائی جس کا مادہ اُم ہے۔

لوح محفوظ جس میں سارے علوم و معارف جمع ہیں وہ بھی اُم ہے۔

اسی طرح ذات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی کیا کیا علوم و معارف جمع کئے گئے ہوں گے جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اُمی فرمایا۔

وہ وجود اقدس (ذات گرامی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) تو ایک ہی تھا مگر جمع اس میں ساری کائناتیں ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام بھی اسی میں ہیں' نوح علیہ السلام بھی اسی میں ہیں' ابراہیم و اسماعیل علیہم السلام بھی اسی میں ہیں' اسحاق و یعقوب و یوسف علیہم السلام بھی

Marfat.com

اسی میں ہیں' موسیٰ و داؤد و سلیمان علیہم السلام بھی اسی میں ہیں' ذکریا و یحیٰ وعیسیٰ علیہم السلام بھی اسی میں ہیں۔ پس رب کائنات کا حسن منتشر ہوا تو تمام انبیاء و رسل علیہم السلام بن گئے اور سارا حسن اس ایک ذات گرامی میں سمٹا تو محمد (مصطفیٰ ﷺ) کا پیکر وجود میں آ گیا۔ یہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ' کی ایک ایک تجلی چمکتی گئی تو حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام' انبیائے کرام وجود میں آتے گئے اور جب ساری تجلیات حسن ایک پیکر میں مجتمع ہوگئیں تو محمد مصطفیٰ ﷺ بن گئے جن کا لقب ''اُمّی'' قرار پایا۔

اُم کا معنیٰ ''مقتداء'' ہے یعنی جس کی پیروی کی جائے اسے امام بھی کہا جاتا ہے۔ لہٰذا جب ایک امر میں کسی کی پیروی کی جائے تو وہ امام کہلاتا ہے تو کائنات کے سارے اماموں نے جس ذات گرامی کی پیروی کی وہ ''نبی الاُمّی'' محمد (ﷺ) کہلائے۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ اُم مقام علم کا نام ہے۔

جب کتاب کی بات ہو تو لوح محفوظ ''اُمّی'' ہے' قرآن بھی ''اُمّی'' ہے' مکہ بھی اُمّی ہے۔ جب نبوت کی بات ہو تو محمد (مصطفیٰ ﷺ) اُمّی ہیں۔ وہ تمام حقیقتیں جن کو اپنے اپنے مطلع پر اللہ تعالیٰ نے مبداء' اصل اور جڑ کا درجہ عطا فرمایا وہ سب اپنی جگہ ''اُمّی'' ہیں۔ ''اُمّی'' ہونا اگر علم کی طرف آئے تو قرآن کہلاتا ہے۔ اگر خبر کی طرف ہو تو لوح محفوظ کہلاتا ہے۔ شہر کی طرف ہو تو مکہ مکرمہ کہلاتا ہے۔ کائنات خلق کی طرف ہو تو محمد (مصطفیٰ ﷺ) کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ' نے حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کو نبی اور رسول بنا کر بھیجا ہے جو باخبر اور غیب پر مطلع ہیں۔ انہیں ساری خبریں اللہ تعالیٰ نے دی ہیں مگر وہ چونکہ اُمّی ہیں' اس لئے دنیا میں کسی سے نہیں پڑھا صرف اللہ تعالیٰ نے جو پڑھا دیا ہے وہی پڑھا ہے۔ آپ ﷺ ہر ایک کو پڑھانے کے لئے آئے ہیں۔

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی ہی مخبر صادق ہے۔ رب کائنات نے آپ ﷺ کو امور غیبیہ پر مطلع فرما کر تمام امتوں کے احوال پر شاہد (گواہ) بنایا اور آپ ﷺ کو ابتداء سے تا قیامت وقوع ہونے والے تمام واقعات سے آگاہ فرما دیا۔ گویا آپ ﷺ کو علم کا شہر بنا دیا۔ جیسا کہ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا.

Marfat.com

''میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔'' (المستدرک حاکم' طبرانی المعجم الکبیر)

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو اُم القریٰ فرمایا ہے۔ بعض فقہاء کہتے ہیں کہ قریہ (چھوٹی بستی) جہاں ضروریات زندگی کی ہر شے دستیاب نہ ہو وہاں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی بلکہ نماز ظہر ہی ادا کرنی ہوتی ہے۔ اسی لئے شہر کی تعریف میں کسی نے لوگوں (آبادی) کی تعداد بیان کی کہ اتنے ہزار یا اتنے لاکھ لوگ آباد ہوں تو اس کو شہر کہتے ہیں۔ کسی نے مکانات کے حوالے سے تعداد متعین کی کہ اتنے مکانات ہوں تو شہر ہے مگر شہر کی جامع تعریف یہ ہے کہ شہر اس آبادی کو کہتے ہیں جہاں سب کچھ میسر ہو وہ آبادی جہاں ضروریات زندگی کی تمام اشیاء مل جاتی ہوں۔

اب اوپر بیان کی گئی حدیث کو دوبارہ پڑھیں۔ اس میں حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے اپنے آپ کو علم کا شہر قرار دیا ہے۔ قریۃ العلم (علم کی بستی) نہیں فرمایا۔ یعنی مطلب یہ ہوا کہ یہاں علم سے متعلق سب کچھ ملتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوتے ہیں اور اعلان فرماتے ہیں کہ پوچھو' جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو' پوچھ لو۔

احادیث میں ہے کہ ایک مرتبہ منافقین نے اپنی نجی مجلس میں دریدہ ذہنی سے یہ کہنے کی جسارت کی کہ محمد (ﷺ) کو دعویٰ تو تمام علوم غیب کا ہے لیکن ہماری باطنی کیفیت و احوال کی خبر تک نہیں۔ اس وقت ہماری حقیقت تو پہچانتے نہیں' قیامت تک کے احوال کیسے جانتے ہیں؟ (معاذ اللہ)

جب اس طعنہ زنی کی خبر حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ما بال اقوام طعنوا فی علمی' لا تسآلونی عن شیء فیما بینکم و بین الساعۃ الا أنبأتکم بہ. (بغوی معلم التنزیل)

''ان لوگوں کی تباہی کا کیا عالم ہو گا جو میرے علم کی وسعت کے بارے میں طعنہ زنی کرتے ہیں۔ تم اس وقت سے لے کر قیامت تک کی جو بات مجھ سے پوچھنا چاہو پوچھ سکتے ہو۔ میں تمہیں (اسی

Marfat.com

مجلس میں) اس کی خبر دیتا ہوں۔''

روایات میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حالت غضب میں ان لوگوں سے مخاطب ہوکر بار بار فرمایا:

سَلُونی عَمَّا شِئتُم.

''تم جو چاہو مجھ سے پوچھ لو۔'' (بخاری شریف' کتاب العلم۔ مسلم شریف' کتاب الفضائل)

آپ ﷺ کا چیلنج سن کر ایک شخص مجلس میں سے اٹھا اور دریافت کیا۔ یا رسول اللہ (ﷺ) مجھے بتایئے میرا باپ کون ہے؟ (اس کی ولادت مشتبہ تھی) آپ ﷺ نے اسی وقت یہ حقیقت اس پر آشکار کر دی کہ وہ ولد الحرام ہے۔ فرمایا:

أبوکَ سالم مولی شیبة

''تیرا باپ شیبہ کا آزادہ کردہ غلام سالم ہے۔''

وہ شخص گھر گیا اور تلوار لے کر اپنی ماں کے سر پر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: میں محمد (ﷺ) پر ایمان لاؤں یا نہ لاؤں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے آج تک کبھی غلط بات نہیں کی۔ آج انہوں نے مجھے ولد الحرام قرار دیا ہے۔ سچ سچ بتا دے کہ اصل ماجرا کیا ہے؟ اس کی ماں نے کہا: بیٹا! بات یہ ہے محمد (ﷺ) نے جو کچھ کہا ہے سچ ہے۔ چونکہ تیرے باپ سے اولاد نہیں ہو سکتی تھی اس لئے میں نے تجھے اسی سالم کے ذریعے سے حاصل کیا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے نماز ظہر ادا فرمائی اور پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو گیا۔ آپ ﷺ نے نماز عصر ادا فرمائی اور پھر منبر پر تشریف لائے یہاں تک کہ مغرب کا وقت ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اس تمام وقت میں ابتداء کائنات سے لے کر قیامت تک کے حالات و واقعات بیان فرما دیئے۔

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ نے یہ واقع ان الفاظ میں بیان فرمایا:

صلی بنا رسول اللہ ﷺ الفجر' وصَعِد المنبر فخطبنا

Marfat.com

حتی حضرت الظهر' فنزل فصلی' ثم صَعِد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر' ثم نزل فصلی' ثم صَعِد المنبر' فخطبنا حتی غربت الشمس فاخبرنا بما کان و بما هو کائن' فاعلمنا احفظنا. (مسلم شریف' کتاب الفتن و حاکم المستدرک اشراط الساعة)

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کے الفاظ یوں ہیں:

قام فینا النبی ﷺ مقاماً' فأخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل أهل الجنة منازلهم وأهل النار منازلهم' حَفِظ ذٰلک مَن حَفِظَه و نَسِیه مَن نَسِیه. (بخاری شریف' کتاب بدالخلق. (مشکوٰة المصابیح' کتاب صفة القیامه)

''ایک دن رسالت مآب نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے مخلوق کی پیدائش کا ابتداء سے ذکر فرمانا شروع کیا یہاں تک کہ جنتی اپنے مقام پر پہنچ گئے اور دوزخی اپنے مقام پر (یعنی ابتدائے خلق سے لے کر اہل جنت کے (جنت میں) داخل ہونے اور ان کے منازل تک اور اہل جہنم کے (جہنم میں) داخلے اور ان کے ٹھکانے بیان فرما دیئے۔) پس اسے یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا اسے جو بھول گیا۔''

ان احادیث مبارکہ کو پڑھنے اور سمجھنے کے بعد تو اَن پڑھوں کو حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کے علوم و معارف پر یقین ہو جانا چاہئے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کو کب پڑھایا؟ جس وجہ سے آپ ﷺ ''اُمّی'' لقب ہوئے۔ آپ ﷺ سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو لوگوں نے حضرت مریم علیہا السلام سے پوچھا: مریم! یہ تو نے کیا کیا' تمہاری ماں تو ایسی نہ تھی بغیر شادی کے یہ بچہ کیسے آیا؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ' نے حضرت مریم علیہا السلام کو بتا دیا تھا

Marfat.com

کہ جب لوگ سوال کریں گے تو تم چپ رہنا اور اس (عیسیٰ علیہ السلام) کی طرف اشارہ کر کے کہہ دینا کہ میرا روزہ ہے میں کلام نہیں کر سکتی' اسی آنے والے سے پوچھ لو۔ لہٰذا جب عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے ان کی طرف اشارہ کر کے کہا تو لوگوں نے کہا کہ پنگھوڑے میں پڑا یہ چھوٹا سا بچہ کیا جواب دے گا؟

اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پنگھوڑے میں سے ہی جواب دیا:

اِنِّی عَبۡدُاللّٰهِ ط اٰتٰنِیَ الۡکِتٰبَ وَجَعَلَنِی نَبِیًّاo وَّجَعَلَنِی مُبٰرَکًا اَیۡنَ مَا کُنۡتُ. (سورة المریم 19:30)

''بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور مجھے نبی بنایا ہے اور میں جہاں بھی رہوں اس نے مجھے بابرکت بنایا ہے۔''

غور طلب بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی بعثت کا اعلان پنگھوڑے میں کیا۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے ''اُمّی'' اُم سے ہے اور اُم کا ایک معنی ''ماں'' ہے۔ اس مفہوم سے ماں کی گود کی طرف بھی اشارہ ہوتا ہے۔ لہٰذا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے علم کا ظہور ماں کی گود میں ہوا تو انہیں بھی اُمّی کہا جانا چاہئے تھا مگر اس کے باوجود پورے قرآن مجید اور انجیل میں کہیں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اُمّی نہیں کہا گیا۔

مگر جب سرور کائنات عالمین حضرت محمد ﷺ کا ذکر ہوا تو اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے قرآن مجید فرقان حمید میں فرمایا:

الذین یتبعون الرسول النبی الامی. (سورة الاحزاب 7:157)

''(یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول کی پیروی کرتے ہیں جو اُمّی (لقب) نبی ہیں۔''

(یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر من جانب اللہ لوگوں کو غیب کی خبریں اور دنیاوی علوم و معارف کے بارے میں بتاتے ہیں۔ یعنی یہ وہ باخبر نبی ہیں جو ماں کے پیٹ سے عالم بن کر تولد ہوئے ہیں اور جنہیں ساری خبریں اس وقت ہی بتا دی گئیں جب وہ ابھی والدہ ماجدہ کے بطن مبارک میں تھے۔)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک دن عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ! جب

Marfat.com

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو لے گئیں اور آپ ﷺ چند دنوں کے تھے تو میں نے بڑی عجیب بات دیکھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: چچا جان! کیا عجیب بات دیکھی؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! چودھویں رات کا چاند تھا، میں نے اچانک دیکھا کہ چاند دائیں بائیں ہل رہا ہے۔ گویا آپ ﷺ سے مخاطب ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جب یہ بات سنی تو فرمایا: چچا جان! آپ تو اتنی سی بات پر حیران ہو گئے۔ کیا میں آپ کو اس سے بھی عجیب تر بات نہ بتاؤں؟ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس سے عجیب تر بات کیا ہے؟ فرمایا:

لقد کنت اسمع صریر القلم علی اللوح المحفوظ وأنا فی ظلمة الأحشاء. (سیوطی، الحاوی للفتاویٰ 2:97)

''میں جب اپنی والدہ ماجدہ کے شکم مبارک میں تھا تو تقدیر الٰہی کا قلم لوح محفوظ پر چلتا تو میں اس حریر خامہ (قلم چلنے) کی آواز بھی سن لیتا تھا۔''

حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے ولادت سے قبل انوار الٰہیہ کی قربت کی گود میں پرورش پائی اور جس طرح ماں بچے کو دودھ پلا پلا کر جوان کرتی ہے اسی طرح قربت الٰہی میں نور مصطفیٰ ﷺ کو اپنا فیض دے دے کر اتنی پرورش کی گئی کہ جب حضور ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو علم سے اتنے لبریز ہو چکے تھے کہ کچھ اور پڑھنے کی حاجت نہ رہی کچھ بچا ہی نہ تھا جو مزید حاصل کرتے۔

ان احادیث مبارکہ سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ حضور اکرم ﷺ کے علم کی وسعت بحرِ بے کراں کی طرح ناقابل بیان ہے اور اس کا اندازہ لگانا کسی فردِ بشر کے لئے ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کے علم نبوت کے بارے میں بڑی صراحت سے ارشاد فرمایا:

وَنَزَّلۡنَا عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ تِبۡیَانًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ. (سورۃ النحل 16:89)

''اور ہم نے آپ پر وہ عظیم کتاب نازل فرمائی ہے جو ہر چیز کا بڑا واضح بیان ہے۔''

اسی حوالے سے ایک دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

Marfat.com

وَلَا رَطۡبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ o (سورۃ الانعام 6:59)

''اور نہ کوئی تر چیز ہے اور نہ کوئی خشک چیز مگر روشن کتاب میں (سب کچھ لکھ دیا گیا ہے)''

اُمّی کے ایک معنی ہیں ''بے پڑھے'' یعنی جس نے کسی (انسان) سے نہ پڑھا ہو۔ جس نے کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ طے نہ کیا ہو یعنی والدہ کے بطن سے ہی جو عالم پیدا ہوا ہو۔ (یعنی اسے اللہ تعالیٰ نے ہی پڑھایا ہو)

خاکی و براوج عرش منزل — اُمّی و کتاب خانہ در دل
اُمّی و دقیقہ دان عالم — بے سایہ و سائبان عالم

حضور نبی کریم ﷺ بے سایہ ہیں مگر تمام عالم آپ ﷺ کے زیر سایہ ہیں۔

آپ ﷺ کے چھ وصف بیان فرمائے گئے وہ توریت اور انجیل میں لکھے ہوئے ہیں۔

علماء یہود جو اسلام لائے اور شرف صحابیت سے مشرف یاب ہوئے جیسے حضرت عبداللہ بن سلام، حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہم۔ انہوں نے حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کے اوصاف سنائے جو توریت شریف میں آئے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں:

''اے نبی ہم نے آپ کو شاہد، بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا۔ آپ بے پڑھوں کے نگہبان ہیں۔ آپ میرے بندے اور رسول ہیں۔ میں نے آپ کا نام متوکل رکھا۔ نہ آپ بدخلق ہیں نہ سخت مزاج نہ بازاروں میں شور مچانے والے۔ آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیں گے بلکہ خطا کاروں کو معاف کریں گے۔ خدا اس وقت تک آپ کو دنیا سے نہ بلائے گا جب تک آپ کی برکت سے بگڑے ہوئے دین کو سنبھال نہ دے اور لوگ کلمہ نہ پکارنے لگیں۔ آپ کی برکت سے اندھی آنکھیں بینا اور بہرے کان سننے والے اور پردوں میں لپٹے ہوئے دل کھل جائیں گے۔''

اسی قسم کے مضمون کا بیان حضرت کعب الاحبار سے منقول ہے۔

عیسائیوں نے بہت کوشش کی کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کی ساری

Marfat.com

صفات انجیل سے نکال دیں مگر اب موجودہ انجیل میں (جس میں بہت ردوبدل کیا جا چکا ہے) بھی حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کے اوصاف مبارکہ اسی طرح مذکور اور محفوظ ہیں۔

یوحنا کی انجیل مطبوعہ برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی لاہور 1931ء باب 14 آیت 16 میں مذکور ہے۔

''میں باپ سے درخواست کروں گا کہ وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا جو کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔''

یہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کی نعت ہے اور خاتم النبیین ہونے کا ذکر ہے۔ امت کے مددگار ہونے کا ذکر ہے اور آپ ﷺ کی نبوت ابد الآباد تک رہنے کا ذکر ہے۔

باب 29 آیت 30 میں مذکور ہے:

''اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آ رہا ہے اور اس کا مجھ میں کچھ نہیں۔''

باب 16 آیت 7 میں مذکور ہے:

''لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں گا تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا۔ میں جاؤں گا تو اس کو تمہارے پاس بھیج دوں گا۔''

باب 16 آیت 13 میں مذکور ہے:

''لیکن جب وہ یعنی سچائی کی روح آئے گا تو تم کو تمہاری سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے وہ اپنی طرف سے کچھ نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ (غیب) کی خبریں دے گا۔''

اگر غور کریں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان صفات سے موصوف حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کے علاوہ کون آیا ہے۔

دوسری صفت بیان ہوئی ہے...... ''حکم دیتے ہیں اچھی باتوں کا''

تیسری صفت بیان ہوئی ہے...... ''منع کرتے ہیں بری باتوں سے''

Marfat.com

اس سے معلوم ہوا کہ اچھا کام وہی ہے جس کو انبیاء کے سردار نے جائز کر دیا اور برا کام وہی ہے جس کو کریم آقا ﷺ نے منع فرما دیا۔

چوتھی صفت بیان ہوئی ہے...... ''ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرماتے ہیں''

پانچویں صفت بیان ہوئی ہے...... ''بری چیزیں ان پر حرام فرماتے ہیں''

اس سے معلوم ہوا کہ حلال و حرام کرنے کا اختیار اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کو عطا فرما دیا ہے۔ آپ ﷺ شارع یعنی صاحب شریعت اور مالک شریعت ہیں۔ اس سے متعلق متعدد احادیث ذکر فرمائی گئی ہیں۔

نیز یہ کہ بنی اسرائیل پر ان کے گناہوں کی وجہ سے بعض اچھی چیزیں بھی حرام کر دی گئی تھیں جیسے حلال جانوروں کی چربی وغیرہ۔ حضور نبی کریم ﷺ کی برکت سے وہ حلال ہوئیں۔ اسی طرح شراب وغیرہ بری چیزیں ان پر حلال تھیں۔ اس کو حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے قیامت تک کے لئے ناجائز فرما دیا۔

چھٹی صفت بیان ہوئی ہے...... ''ان پر سے بوجھ دور فرماتے ہیں''

یعنی پہلے سخت احکام تھے جس سے انسانوں کو بہت تکلیف ہوتی تھی۔ مثلاً

مال کا چوتھائی حصہ زکوٰۃ میں دے دینا۔

وضو کی جگہ تیمم کی سہولت نہ ہونا۔

نماز عبادت گاہ کے علاوہ ادا نہ کر سکنا۔

مال غنیمت کا مال حلال نہ ہونا۔

جسم یا کپڑے پر ناپاکی لگ جائے تو اس کو کاٹ ڈالنا یا جلا دینا۔

یہ تمام احکام بنی اسرائیل کے لئے تھے مگر حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کی آمد کی برکت سے یہ تمام مشکلات دور ہو گئیں اور آسانیاں ہمیں عطا کر دی گئیں۔

اس آیت کریمہ میں مذکور لفظ ''نبی الامی'' کا معنی بعض لوگ ''ان پڑھ'' کرتے ہیں جو کہ شان محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے لئے کسی بھی طرح موزوں نہیں ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اپنے کسی نبی کو کسی قوم کی ہدایت اور اصلاح کے لئے بھیجا تو پہلے اسے علم پڑھایا' سکھایا اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر سب سے زیادہ عالم' سب سے زیادہ ذہین و فطین' معاملہ فہم اور اعلیٰ انتظامی

Marfat.com

صلاحیت کے حامل اور سب سے زیادہ حلیم و بردبار ہوتے ہیں۔ یہ تمام صلاحیتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے ان محبوب و مقرب بندوں میں اس لئے ودیعت کی جاتی ہیں کہ انہیں جس قوم کی رہنمائی کے لئے مبعوث اور مامور کیا جارہا ہے وہ زندگی کے ہر معاملے میں اس قوم کی بہتر رہنمائی کرسکیں اور انہیں راہِ مستقیم پر گامزن کردیں۔

چنانچہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو کائنات ارضی میں اتارا گیا تو پہلے انہیں حسب ضرورت علم پڑھایا اور سکھایا گیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا ارشاد ہے:

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ کُلَّهَا. (سورۃ البقرۃ 31:2)

''اور (اللہ تعالیٰ نے) آدم کو ساری چیزوں کے نام سکھائے۔''

پھر حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

وَکَذٰلِکَ مَکَّنَّا لِیُوۡسُفَ فِی الۡاَرۡضِ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنۡ تَاۡوِیۡلِ الۡاَحَادِیۡثِ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤی اَمۡرِهٖ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ.

''اور اس طرح ہم نے یوسف کے لئے اس سرزمین میں قدم جمانے کی صورت نکالی اور معاملہ فہمی کی تعلیم دینے کا انتظام کیا۔ اللہ اپنا کام کرکے رہتا ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔''

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد ہوتا ہے:

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسۡتَوٰۤی اٰتَیۡنٰهُ حُکۡمًا وَّعِلۡمًا کَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ. (سورۃ القصص 14:28)

''اور جب موسیٰ جوانی کو پہنچ گئے اور ان کی نشوونما مکمل ہوگئی تو ہم نے انہیں حکم اور علم عطا کیا ہم نیک لوگوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

وَیُعَلِّمُهُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَةَ وَالتَّوۡرٰةَ وَالۡاِنۡجِیۡلَ. (سورۃ آل عمران 48:)

''اور اللہ تعالیٰ اسے کتاب و حکمت کی تعلیم دے گا اور تورات و انجیل کا علم سکھا دے گا۔''

پھر جب ہمارے پیارے نبی محترم مکرم حضرت محمد ﷺ کو تا قیامت عالم انسانیت

Marfat.com

کی امامت، رہنمائی، اصلاح و فلاح اور ہدایت کا فریضہ سونپا جانے والا تھا تو غار حرا میں آپ ﷺ کی ظاہری تعلیم کا آغاز کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ o خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ o اِقۡرَاۡ وَرَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ o الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ o عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ o (سورۃ العلق 96 :1-5)

''پڑھو (اے نبی) اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا اس نے انسان کو (رحم مادر میں) جمے ہوئے خون کے لوتھڑے سے) جونک کی طرح معلق وجود سے پیدا کیا۔ پڑھو (اے نبی) تمہارا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا۔ انسان کو وہ علم سکھایا جسے وہ نہ جانتا تھا۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے انسان کو قلم کے ذریعے علم سکھایا تو یہ علم پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کو پڑھایا، سکھایا پھر ان انبیاء علیہم السلام نے اپنی اپنی اُمتوں کو پڑھایا سکھایا۔ اسی طرح جب ہمارے نبی محترم حضرت محمد ﷺ کو بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے معمور فرمایا گیا تو پہلے آپ ﷺ کو ہمہ جہت علوم سے بہرہ ور کیا گیا تاکہ زندگی کے ہر پہلو اور ہر ہر شعبے کے متعلق اُمت کی رہنمائی فرمائیں اور گمراہ انسانیت کو پھر سے راہِ مستقیم پر گامزن کر دیں۔ جب آپ ﷺ نے اہل مکہ کو راہِ راست پر چلنے کی دعوت دی تو بڑی شدومد سے مخالفت کی گئی اور طرح طرح سے آپ ﷺ کو ستایا گیا۔ البتہ ایک بات انہوں نے بھی تسلیم کی کہ آپ ﷺ جو کلام پیش کرتے ہیں، کوئی آپ ﷺ کو پڑھا جاتا ہے ورنہ ایسا فصیح و بلیغ، حکمت و دانائی سے لبریز کلام آپ ﷺ کس طرح پیش کر سکتے ہیں جبکہ آپ ﷺ نے کسی معلم یا درس گاہ سے تعلیم حاصل نہیں کی۔ ان گمراہ لوگوں کو یہ بات سمجھ نہ آتی تھی کہ اللہ کے نبی اور رسول یا پیغمبر براہ راست اللہ تعالیٰ ہی سے علم حاصل کرتے ہیں کسی انسان کے شاگرد نہیں ہوتے کیونکہ انسان کا علم ناقص ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم ہی کامل و اکمل ہے۔ اس دور کے ابوجہلوں نے بالخصوص یہود آپ ﷺ کو طنزاً ''اُمّی'' کہہ کر پکارتے (یعنی انہوں نے اس کا مطلب اَن پڑھ لے کر طنزاً کہنا شروع کر دیا۔ نعوذ

Marfat.com

باللہ) حالانکہ اُمّی کے معنی ''ماں'' اور مفہوم ''مکی'' کے ہیں۔ اسی طرح الاُم کے معنی ''ماں اور مفہوم مرکز'' کے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے مکہ معظمہ کو ''اُم القریٰ'' فرمایا یعنی یہ بستیوں کی ماں/جڑ ہے اور جغرافیائی لحاظ سے بھی مکہ معظمہ کائنات ارضی کا مرکز ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وھذا کتب انزلنه مبارک مصدق الذی بین یدیه ولتنذر ام القری ومن حولها. (سورة الانعام 92:6)

''یہ ایک کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے بڑی خیر و برکت والی ہے اس چیز کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے آئی اور اس لئے نازل کی گئی ہے کہ اس کے ذریعے سے تم بستیوں کے مرکز (یعنی مکہ مکرمہ) اور اطراف میں رہنے والوں کو متنبہ کردو۔''

وکذالک او حینا الیک قرانا عربیا لتنذر ام القری ومن حولها وتنذر یوم الجمع لا ریب فیه.

(سورة الشوریٰ 7:42)

''اور ہاں اسی طرح (اے نبی) ہم نے آپ کی طرف یہ قرآن عربی میں وحی کیا ہے تاکہ بستیوں کے اس مرکز (شہر مکہ) اور اس کے گرد و نواح میں رہنے والوں کو خبردار کردو اور جمع ہونے کے دن سے ڈراؤ جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔''

قرآن مجید میں لوح محفوظ کو اُم الکتاب کیونکہ وہ سارے علوم کا منبع و ماخذ ہے سورۃ الفاتحہ کو اُم القرآن فرمایا گیا جس کے معنی اصل، جڑ، دیباچہ، خلاصہ وغیرہ کے ہیں۔

اُمّی کے معنی اَن پڑھ ہی ماننا یا لکھنا درست نہیں ہے۔ بعض لوگوں کا ان آیات مبارکہ کا ترجمہ کرتے ہوئے اپنے نبی مکرم ﷺ کو ''اَن پڑھ'' کہنے پر اصرار کرنا صحیح نہیں ہے اور جو لوگ ''اَن پڑھ'' کہنے پر مصر ہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا ہی کی جا سکتی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ قوم یہود کو اللہ کے پیغمبروں کے ساتھ ہمیشہ بغض، عناد، کینہ

Marfat.com

اور حسد رہا ہے۔قوم یہود اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والوں میں سرفہرست رہی ہے اور اس کے نتیجہ میں اس قوم کو سزائیں بھی ملی ہیں۔ یہودیوں نے اللہ کے رسول حضور نبی کریم ﷺ کے متعلق بے سروپا باتیں گھڑیں اور الزام تراشیاں کیں مگر جب کوئی تدبیر کارگر ثابت نہ ہوئی تو ان بدبختوں نے "نبی الاُمی" کے معنی "اَن پڑھ" گھڑ کر مسلمانوں کی کتب میں ملا دیئے اور مسلمانوں میں سے اُن اَن پڑھ لوگوں نے جنہوں نے اپنے اوپر غور و فکر، تحقیق و تجدید اور اجتہاد کے دروازے بند کر لئے ہیں اس لئے انہوں نے "نبی الاُمی" کے معنی "اَن پڑھ" تسلیم کر لئے ہیں۔ اسی لئے حضرت علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے کہا:

حلقۂ شوق میں وہ جرأت اندیشہ کہاں
آہ! محکومی و تقلید و زوال تحقیق
خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس قدر فقیہان حرم بے توفیق

اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا:

الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونه مکتوبا عندهم فی التوراة والانجیل یا مرهم بالمعروف وینهٰهم عن المنکر و یحل لهم الطیبت ویحرم علیهم الخبٰث و یضع عنهم اصرهم والاغلل التی کانت علیهم.

(سورة الاعراف 7 :157)

"جو (لوگ) اس رسول جو نبی مکی (جس کو اللہ تعالیٰ نے پڑھا کر بھیجا ہے ﷺ) کی پیروی اختیار کریں جس کا ذکر انہیں اپنے ہاں (یعنی اپنی کتابوں) تورات اور انجیل میں لکھا ہوا ملتا ہے وہ (نبی) انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے بدی (برے کاموں) سے روکتا ہے۔ان کے لئے پاک چیزیں حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے اور وہ (نبی) ان سے (ان کا) بوجھ اتارتا ہے اور وہ زنجیریں کاٹتا ہے (بندشیں کھولتا ہے) جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے۔"

لکھنا پڑھنا تو انسان کی ظاہری تعلیم ہے۔حقیقی تعلیم اس سے کہیں بلند ہے۔

Marfat.com

انسانیت کی تکمیل' اخلاق کا تزکیہ' ضروریات دین سے واقفیت' اسرار شریعت سے آگاہی' کلام الٰہی کی معرفت' احکام نبوی ﷺ کا علم بھی اعلیٰ تعلیم ہے اور اس تعلیم سے حضور نبی کریم ﷺ بدرجہ اتم بہرہ ور تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسی علم کے ذریعے نہ صرف مشرکین عرب کی کایا پلٹ دی بلکہ نوع انسانی پر بہت بڑا احسان کیا۔ مدتوں سے بتوں کی پوجا پاٹ' پروہتوں کے جنتر منتر' فرسودہ نظام کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے انسانوں کو آزاد کرا دیا۔ انسانیت کو اخلاقی پستیوں سے اٹھا کر تہذیب و تمدن کی رفعتوں سے روشناس کیا۔ آپ ﷺ کی تربیت نے ان لوگوں کو زندگی گزارنے کے عمدہ اصولوں کی آگاہی دی جس سے ان کے خیالات میں تبدیلی رونما ہوئی اور ان کے عقائد صحیح ہوئے اور ان لوگوں میں ایک انقلاب پیدا ہوا۔ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں لوگوں کے رشد و ہدایت میں انتھک محنت پھر دس سال مدینہ منورہ میں مجاہدانہ جوش و جذبہ کے ساتھ میرے کریم آقا حضور نبی کریم ﷺ نے فقید المثال کامیابی سے لوگوں کو ہمکنار فرمایا۔ جزیرہ نمائے عرب کے دس لاکھ مربع میل پر اسلامی پرچم لہرانے لگا اور اس علاقے کے تقریباً تمام لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کا ارشاد گرامی ہے:

قل یایها الناس انی رسول اللّٰه الیکم جمیعان الذی له ملک السموت والارض لا اله الا هو یحیی و یمیت فامنوا باللّٰه ورسوله النبی الامی الذی یومن باللّٰه وکلمته واتبعوه لعلکم تهتدون۔ (سورۃ الاعراف 158:7)

''(اے محبوب) آپ ان سے فرما دیجئے۔ اے لوگو! میں تم سب کی طرف (اس) اللہ کا رسول ہوں جو زمینوں اور آسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ پس تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول نبی اُمّی (نہ کہ اَن پڑھ) پر جو اللہ اور اس کے ارشادات کو مانتا ہے اور پیروی کرو اس کی تاکہ تم ہدایت (سیدھی راہ) پا جاؤ۔''

قرآن مجید میں کئی جگہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کے لئے ''اُمّی'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اگر واقعی ''اُمّی'' کے معنی اَن پڑھ کے ہوتے تو کیا واقعی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ بار بار اپنے نبی، رسول، محبوب، حضرت محمد ﷺ کو "اَن پڑھ" فرما رہا ہے اور سارے جہانوں کا ہادی بنا کر مبعوث فرما رہا ہے۔ عام ذہنی سطح کا انسان بھی اس بات کو ماننے سے انکاری ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ پر جب وحی کا نزول ہوتا تو آپ ﷺ اسے پڑھتے اور یاد کرنے میں جلدی فرماتے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ، نے اپنے محبوب کریم ﷺ کو فرمایا کہ آپ اسے پڑھنے اور یاد کرنے میں جلدی نہ کریں اور پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم آپ کو پڑھا دیں گے پھر آپ نہیں بھولیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

فتعلی اللّٰہ الملک الحق و لا تجعل بالقرآن من قبل ان یقضی الیک وحیہ و قل رب زدنی علما.

(سورۃ طٰہٰ 20 :114)

"پس سب سے بالاتر (بلندتر) ہے اللہ حقیقی بادشاہ اور (دیکھو) قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کیا کرو جب تک اس کی وحی آپ کی طرف مکمل نہ ہو جائے اور کہا کرو کہ اے میرے رب مجھے مزید علم عطا فرما۔"

پھر ایک اور جگہ پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

سَنُقْرِئُکَ فَلَا تَنْسٰیo (سورۃ الاعلیٰ 87:6)

"(اے محبوب) ہم آپ کو پڑھا دیں گے کہ آپ نہ بھولیں گے۔"

آپ ﷺ پر علم غیب کا نزول ہوتا رہا۔ آپ ﷺ کو جو وحی ہوتی وہ پڑھایا جاتا۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے مزید علم کی دعا کرتے رہے۔ آپ ﷺ کے علم میں اضافہ ہوتا رہا اور اللہ تعالیٰ جل شانہ، نے جو کچھ اپنے حبیب مکرم ﷺ کو پڑھایا وہ یاد بھی کرایا۔

حضور نبی کریم ﷺ کے علم و فضل کا اندازہ آپ ﷺ کے اس فرمان ذیشان سے ہوتا ہے۔ فرمایا:

"مجھے اللہ تعالیٰ نے خالص توحید، روز قیامت پر ایمان اور عمل صالح یعنی انسانیت کی دعوت و تبلیغ کے لئے مبعوث فرمایا۔ میں مساوات انسانی، عدل و انصاف، حریت فکر و عمل، مذہبی آزادی، محبت و رواداری،

Marfat.com

احترام آدمیت اور اخلاص و خدمت کا حیات افروز درس دیتا ہوں۔ غیر انسانی، غیر اخلاقی اعمال، نسلی تفاخر، ظلم و زیادتی، کفر و شرک، بت پرستی، توہمات، انسانیت سوز جرائم اور بداعمالیوں سے منع کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو احکام مجھ پر وحی کئے جاتے ہیں ان کے مطابق عمل کرنے کا درس دیتا ہوں۔ (درس ایک مدرس یا معلم ہی دے سکتا ہے نہ کہ ان پڑھ)''

حضور نبی کریم ﷺ کے پاس مختلف علاقوں سے مختلف قبائل کے وفود حاضر خدمت ہوتے۔ آپ ﷺ انہیں کی زبان میں ان کے سوالات کے جوابات مرحمت فرماتے اور تبلیغ و تلقین فرماتے کہ وہ مطمئن ہو جاتے۔ آپ ﷺ نے انسان کی انفرادی زندگی اور اجتماعی نظام زندگی سے متعلق مکمل رہنمائی فرمائی ہے۔ آپ ﷺ کے فرامین و ہدایات احادیث مبارکہ کی درجنوں کتب میں اسلام کے ایک مایہ ناز علمی ذخیرے کی صورت میں موجود ہے جس سے آپ ﷺ کی اس علمی وسعت اور فضیلت کا اندازہ ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے آپ ﷺ کو سکھایا۔

اللہ تعالیٰ کے نبی مکرم ﷺ کے پڑھنے لکھنے سے متعلق ارشاد ہوتا ہے:

وما کنت تتلوا من قبلہ من کتب ولا تخطہ بیمینک اذلا رتاب المبطلون. (سورۃ العنکبوت 48:29)

''(اے نبی) آپ اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے اور نہ ہی اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے۔ اگر ایسا ہوتا تو باطل پرست لوگ شک میں پڑ سکتے تھے۔''

اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کے اس فرمان سے واضح ہو جاتا ہے کہ اعلان نبوت سے قبل آپ ﷺ بالکل پڑھتے اور لکھتے نہ تھے لیکن اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے نوع انسانی کی رہنمائی، اصلاح اور فلاح، تعلیم اور تربیت کے لئے جب آپ ﷺ سے اعلان نبوت کا ارادہ فرمایا تو اپنے حبیب مکرم ﷺ کو پڑھنا، لکھنا سکھا دیا۔

مولانا احمد یار خاں رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ تحقیق یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو رب تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے لکھنے کا علم بھی عطا فرمایا اور آپ ﷺ لکھنا جانتے

Marfat.com

تھے۔ جس کے متعلق روایات ملتی ہیں۔

صلح حدیبیہ کے دن جب صلح نامہ لکھا گیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ حضور نبی کریم ﷺ کی طرف سے کاتب تھے۔ جب لکھا گیا ''محمد رسول اللہ'' کفار نے اس پر اعتراض کیا کہ ہم تو آپ (ﷺ) کو رسول اللہ نہیں مانتے اسی بات پر تو جھگڑا ہے۔ یہ نہ لکھیں بلکہ ''محمد بن عبداللہ'' (ﷺ) لکھیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ ''رسول اللہ'' کے الفاظ پر قلم پھیر دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اس پر میرا قلم نہ چل سکے گا۔ کریم آقا ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے قلم لے کر خود ان الفاظ کو قلمزد فرما دیا۔ بخاری شریف کتاب الصلح میں اس واقعہ کا ذکر ہے نیز بخاری شریف میں ہی حدیث قرطاس میں اس واقعہ کا بھی ذکر ہے کہ مرض وفات شریف میں جمعرات کے دن حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اِیْتُونِی بِکِتٰبٍ اَکْتُبُ بِکِتٰبٍ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا.

''یعنی ہمارے پاس کاغذ لاؤ ہم کچھ لکھ دیں کہ اس کے بعد بے راہ نہ ہو۔''

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا ارشاد گرامی ہے:

هو الذی بعث فی الامین رسولا منهم یتلوا علیهم ایته ویزکیهم ویعلمهم الکتب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین و اخرین منهم لما یلحقوا بهم وهو العزیز الحکیم. (سورۃ الجمعه 62 :3,2)

''وہی تو ہے جس نے ایک رسول اہل مکہ (نہ کہ سب ان پڑھ لوگوں) کے اندر خود انہیں میں سے مبعوث فرمایا جو انہیں اس کی آیات سناتا ہے۔ ان کی زندگیوں کو سنوارتا (پاک و صاف کرتا) ہے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ اس سے قبل وہ لوگ گمراہی میں تھے اور اللہ کے اور اس کے رسول کی بعثت ان دوسرے لوگوں کے لئے بھی ہے جو ان سے نہیں ملے۔ اللہ زبردست اور حکیم ہے۔''

اُمیّین ''اُمّی'' کی جمع ہے جس کے صحیح معنی ''اہل مکہ'' ہیں۔ اگر یہودیوں کی اس

Marfat.com

شر انگیزی کو تسلیم کر کے ہم بھی ''اُمّی'' کے معنی ان پڑھ کریں تو یہ ''نبی'' (ﷺ) کی شان میں گستاخی ہوگی نیز یہ کہ اُمیّین کی زد میں ساری جماعت صحابہ بھی آتی ہے حالانکہ ہم اگر دیکھیں اور غور کریں تو حضور نبی کریم ﷺ نے کتنے ہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کاتبین وحی مقرر فرمایا یہ حضرات پہلے ہی سے پڑھے لکھے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اور اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین علم وعرفان کے مراکز تھے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں قصیدہ لکھنے والے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور درجنوں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جو نعت اور قصیدہ آپ ﷺ کی شان میں کہتے اور لکھتے یہ پہلے سے ہی پڑھنا اور لکھنا جانتے تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے امور زندگی سے متعلق ارشادات حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ لکھتے تھے۔ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ہر بات کو نہ لکھ لیا کرو کیونکہ آپ ﷺ کبھی خوش ہوتے ہیں اور کبھی آپ ﷺ کی ناراضی کی کیفیت بھی ہو جاتی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ بے شک لکھا کرو کہ اس زبان سے حق کے سوا کچھ ادا نہیں ہوتا اور کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ جل شانہ' خود اس بات کی گواہی دے رہا ہے:

وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡھَوٰی. (سورۃ النجم 3:53)

''اور نہ (وہ) کوئی بات اپنی خواہش سے کہتے ہیں۔''

لہٰذا صحیح یہی ہے کہ ''اُمیّین'' کا مطلب ومعنی ''اہل مکہ'' ہی ہے۔ وہ لوگ اس دور میں بھی اپنے وقت کے مطابق پڑھے لکھے' ذہین وفطین' عالم وفاضل' ادیب وشاعر تھے۔ ان کی طبیعتوں میں ضد' انا' خود پسندی' عقیدے کی گمراہی وغیرہ کی شدت تھی۔ میرے کریم آقا حضرت محمد ﷺ نے انہیں مزید علم پڑھایا' سکھایا اور ان کے عقیدے کو درست فرمایا۔ ان کو کتاب کی تعلیم دی' حکمت سے بہرہ ور فرمایا۔ ان کی زندگیوں سے کفر اور شرک کی نجاست کو دور کیا اور ان کو پاک فرما دیا۔ مسجد نبوی شریف مسلمانوں کے لئے اس وقت کی سب سے بڑی تعلیمی درس گاہ (جامعہ اسلامیہ) تھی جہاں آپ ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ

Marfat.com

علیہم اجمعین کو ہمہ وقت تعلیم دیتے اور تربیت فرماتے تھے۔ نیز خواتین بھی کثیر تعداد میں آپ ﷺ کی مجالس وعظ و نصیحت میں حاضر ہوتیں اور آپ ﷺ کی تعلیمات سے مستفید ہوتیں۔

ہم اکثر اوقات پڑھتے ہیں کہ اہل عرب کوتو اپنے علم وفضل اور فصاحت و بلاغت پر کس قدر ناز تھا کہ وہ دیگر اقوام کو اپنے مقابلے میں گونگا کہتے ہیں۔ اسی سے عرب وعجم یا عربی وعجمی کی اصطلاح وجود میں آئی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے جب ان میں اپنے حبیب مکرم رسول محترم ﷺ کو مبعوث فرمایا تو قرآن مجید فرقان حمید کی صورت میں ایسا فصیح و بلیغ، حکمت و دانائی سے لبریز کلام پڑھایا اور سکھایا گیا کہ جو شخص بھی سلیم الفطرت ہوتا وہ آپ ﷺ کی زبان مبارک سے کلام سنتا تو دل ہار جاتا۔ اس لئے بعض قریش اپنے کانوں میں روئی ٹھونس کر رکھتے تھے کہ محمد ﷺ کی بات کان میں پڑ گئی تو دل میں اتر جائے گی۔ مکہ کے باہر سے لوگ آتے تو انہیں بعض اہل مکہ پہلے ہی بتا دیتے کہ محمد ﷺ کی بات پر توجہ نہ دینا ان کے کلام میں جادو جیسی تاثیر ہے۔ ضماد نامی ایک شخص مکہ میں آیا۔ وہ اس دور کے مطابق بہت پڑھا لکھا اور عالم فاضل تھا۔ جادو، ٹونے، جن، بھوت وغیرہ کا دم بھی کرتا تھا۔ قریش نے اسے حضور نبی کریم ﷺ کے بارے میں بے سروپا باتیں بتائیں اور کہا کہ ان کے پاس نہ جانا اور نہ ہی ان کی باتوں پر توجہ دینا ورنہ تم پر جادو کا اثر ہو جائے گا۔ اس نے سوچا میں سمجھدار ہوں، دانا و بینا ہوں۔ کوئی شخص مجھ پر کیسے اثر انداز ہو سکتا ہے۔ چنانچہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوتا ہے۔ کچھ دیر باہمی گفتگو ہوئی۔ اس کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے پڑھا:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ وَنُؤۡمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡہِ

ضماد سنتا جاتا تھا اور الفاظ کانوں میں سے ہوتے ہوئے دل میں اترتے جاتے تھے۔ ادھر آپ ﷺ نے اپنا کلام فصیح اللسان ختم فرمایا ادھر ضماد کی حالت بدل چکی تھی۔ واپس قریش کے پاس آیا تو کہا کہ محمد ﷺ کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ اگر وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے تو اس میں بھی تمہاری عزت ہے۔

Marfat.com

اس دور میں ایک بہت بڑا ادیب و شاعر امراء القیس تھا۔ اس نے سات قصیدے لکھے اور بیت اللہ کے دروازے پر لٹکا دیئے اور چیلنج دیا کہ اس سے بہتر کوئی کلام لکھ کر دکھائے۔ یہ قصائد ''سبع معلقہ'' کے نام سے معروف ہوئے۔ کافی عرصہ تک کوئی شخص اس سے بہتر کلام لکھ کر نہ لا سکا۔ ایک دن حضور نبی کریم ﷺ نے اسے پڑھا اور سورۃ الکوثر لکھوا کر ''سبع معلقہ'' کے ساتھ لٹکا دی۔ امراء القیس اس کے بعد کعبۃ اللہ میں آیا۔ سورۃ الکوثر کو غور سے پڑھا اور اس نے تسلیم کیا کہ یہ کلام میرے کلام سے بہت بہتر ہے اور اس نے خود ہی شکست تسلیم کر لی اور اپنا کلام کعبۃ اللہ کے دروازے سے اتار لیا۔

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

میرے کریم آقا ﷺ کے فرامین و ہدایات، احادیث مبارکہ کی درجنوں کتب اسلام کے مایہ ناز علمی ذخیرے کی شکل میں موجود ہیں جس سے آپ ﷺ کی علمی فضیلت اور وسعت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ بلکہ حضور نبی کریم ﷺ نے قیامت تک کے ہونے والے اہم واقعات کی خبریں بھی دے دیں۔

ہماری دینی درس گاہوں میں صرف ونحو کے اسباق پڑھاتے وقت اس ''سبع معلقہ'' کے اشعار مثال کے طور پر ذکر کئے جاتے ہیں۔ پھر بھی بعض ناعاقبت اندیش لوگ میرے کریم آقا حضور نبی کریم ﷺ کو ''ان پڑھ'' اور اہل مکہ کو جاہل کہتے ہیں۔ مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری الرحیق المختوم میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر مکہ میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو پہنچی تو انہوں نے نہایت دردناک مرثیہ کہا جس کا مفہوم یوں ہے:

''بطحا کی آغوش ہاشم کے صاحبزادے سے خالی ہو گئی۔ وہ بانگ خروش کے درمیان لحد میں آسودہ خواب ہو گیا۔ اسے موت نے پکارا اور اس نے لبیک کہہ دیا۔ اب موت نے ابن ہاشم جیسا کوئی انسان نہیں چھوڑا (کتنی حسرت ناک تھی) وہ شام جب لوگ انہیں تخت پر اٹھائے لے جا رہے تھے اگر موت کے حوادث نے وجود ختم کر دیا

Marfat.com

ہے (تو ان کے نقوش نہیں مٹائے جا سکتے) وہ بڑے رحم دل اور دانا تھے۔"

گویا عرب خواتین میں بھی بعض پڑھی لکھی، عالمہ فاضلہ، فصیح و بلیغ، ادیب و شاعرہ تھیں۔ سید سلیمان ندوی سیرت النبی ﷺ میں لکھتے ہیں:

"عرب میں پڑھنے لکھنے کا رواج (گو کم ہی سہی) مدت سے چلا آتا رہا ہے۔ قدیم زمانے میں حمیری اور ناہتی خط تھا۔ اسلام سے پہلے وہ خط ایجاد ہوا جو عربی کہلاتا ہے اور جس نے بہت سی صورتیں بدل کر آج یہ صورت اختیار کر لی ہے۔ پہلے پہل جن لوگوں نے عربی رسم الخط ایجاد کیا ان کے نام یہ تھے: ابجد، ہواز، خطی، کلمون، سعفص، قریشات.......... ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب خصوصاً مکہ و مدینہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے زمانے میں پڑھنے لکھنے کا رواج عام ہو چکا تھا۔"

حقیقت یہ ہے کہ اہل عرب ہر دور میں اپنے علم و فضل، ذہانت و فطانت، غیرت و شجاعت، فصاحت و بلاغت، علم و ادب، شعر و شاعری اور تہذیب و تمدن کے لحاظ سے اقوام عالم میں منفرد تھے۔ آج بھی منفرد ہیں کیونکہ کائنات ارضی میں یہی وہ خطہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے نبیوں، رسولوں اور پیغمبروں نے بار بار علم و عرفان کے چراغ روشن کئے ہیں، یہی وہ مقدس سرزمین جہاں سے رشد و ہدایت کی کرنیں بار بار اقصائے عالم کو منور کرتی رہی ہیں لیکن یہود و نصاریٰ کے مؤرخین و مصنفین نے عربوں سے بغض و عناد اور حسد و کینہ کی بناء پر ان کو ان پڑھ، جاہل ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور تقلید کے مارے ہوئے مسلمان مؤرخین و مصنفین اپنے نبی مکرم ﷺ کو "ان پڑھ" لکھتے نہیں تھکتے۔ کسی عام پڑھے لکھے، عالم فاضل کو بھی ان پڑھ یا جاہل کہنا اخلاص و محبت کا اظہار نہیں بلکہ اس کی توہین کرنا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اَحِبُّ الْعَرَبَ بِثَلٰثٍ لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَلِسَانُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ۔

"اہل عرب سے تین باتوں سے محبت کرو کہ میں عربی ہوں، قرآن

Marfat.com

عربی میں ہے اور اہل جنت کی زبان عربی ہوگی۔''

دیگر انبیاء علیہم السلام کو محدود وقت' محدود علاقہ اور صرف اپنی قوم کی اصلاح و فلاح' رشد و ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا گیا تو ان کو علم و حکمت سے نوازا گیا مگر میرے کریم آقا حضرت محمد ﷺ کو ساری کائنات عالم کے لئے اور تا قیامت کے زمانہ کے لئے نبی اور رسول بنا کر اور نوع انسانی کے لئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا گیا۔ جنھوں نے انسانیت کی تکمیل کی' اخلاق کا تزکیہ کیا' کلام الٰہی کی معرفت سے لوگوں کو آشنا کیا۔

تو کیا آپ ﷺ کو ''اَن پڑھ'' رکھا گیا؟ نہیں! ہرگز نہیں! بلکہ آپ ﷺ کو سب سے زیادہ اور ہمہ جہت علم عطا فرمایا گیا۔ آپ ﷺ کی علمی فضیلت اور وسعت کی مثال نہیں مل سکتی۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ' نے اپنا حبیب (مکرم ﷺ) انسانیت کو عطا فرما دیا۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ' نے اپنا حبیب (مکرم ﷺ) امت مسلمہ کو عطا فرما دیا۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ' نے اپنے حبیب (مکرم ﷺ) کے ذریعے انسانیت کو جہالت' گمراہی اور شرک و ضلالت کے اندھیروں سے نکالنے کا سامان فراہم فرما دیا۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ' نے اپنے حبیب (مکرم ﷺ) کے ذریعے دوزخ کے گڑھوں میں گرنے والی انسانیت کو بچا کر جنت کو جانے والے صراط مستقیم پر گامزن فرما دیا۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے اپنے حبیب (مکرم ﷺ) کے ذریعے ذلت و رسوائی کے گڑھوں میں گرے ہوئے انسان کو اٹھا کر انسانیت کو عظمت سے آشنا فرما دیا۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے اپنے حبیب (مکرم ﷺ) کے ذریعے حقوق سے محروم دنیا کو حقوق کا تصور عطا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے اپنے حبیب (مکرم ﷺ) کے ذریعے امن سے محروم دنیا کو امن کی نعمت سے آشنا فرما دیا۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے اپنے حبیب (مکرم ﷺ) کے ذریعے نفرتوں سے بھری دنیا کو تاجدار کائنات ﷺ کے ذریعے محبت کا نور عطا فرما دیا۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے اپنے حبیب (مکرم ﷺ) کے ذریعے جنگ و

Marfat.com

جدال، قتل و غارت اور خون خرابے میں مبتلا اس دنیا انسانیت کو کریم آ قا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام رحمت اور محبت کے ذریعے امن اور بھائی چارے کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا سلیقہ سکھایا۔

حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کو جس وقت مبعوث فرمایا گیا' اس وقت پرانی تہذیبیں دم توڑ چکی تھیں۔ بابل کی تہذیب کا وجود نہ رہا تھا۔ مصر کی قدیم تہذیب ختم ہو چکی تھی۔ یونان کی پرانی تہذیب زوال پذیر ہو چکی تھی۔ بازنطینی تہذیب کا وجود نہ رہا تھا۔ انسانیت علم سے محروم تھی اور فکر سے بھی محروم ہو گئی تھی۔ جہالت کے اندھیروں میں گم ہو چکی تھی۔ شرق یا غرب کسی تہذیب' ثقافت کی کوئی روشنی نہ تھی۔

کریم آ قا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت مبارکہ ہوئی تو اس کے ساتھ ہی انسانیت کو پہلا پیغام' علم کا پیغام عطا ہوا۔

اقراء باسم ربک الذی خلق. (سورۃ العلق 1:96)

اس وقت پڑھنے کا یہ پیغام آیا جب پڑھنے کا تصور کم تھا۔ فرمایا گیا کہ اپنے رب کے نام سے پڑھئے جس نے ہر چیز کو تخلیق فرمایا۔

حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کی آمد علم کے پیغام کے ساتھ ہوئی اور پھر پہلی وحی کو ان الفاظ کے ساتھ مکمل فرمایا گیا۔

علم الانسان ما لم یعلم. (سورۃ العلق 5:96)

''جس نے انسان کو (اس کے علاوہ بھی) وہ (کچھ) سکھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھا۔''

یعنی انسان کو دائرہ ہائے زندگی میں جو بھی جہالت میسر تھی رب کائنات نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کے علم کے نور سے ساری جہالتیں ختم فرما دیں اور علم کے نور کا وہ چشمہ جو مکۃ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ کی سرزمین پر وجود حضرت محمد ﷺ' قرآن مجید فرقان حمید اور سنت مصطفیٰ ﷺ کی شکل میں پھوٹا اور پھر پھوٹتا ہی چلا گیا۔ اس سے علم کی نہریں نکلیں پھر ان سے دریا بہہ نکلے پھر علم کے سمندر بنے حتیٰ کہ شرق تا غرب سارا عالم انسانیت میرے آقا سَیِّدُنَا کَرِیۡمؐ ﷺ کے قدموں سے علم کی برکتوں کے ساتھ سیراب ہو گیا۔

Marfat.com

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا.

''میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔''

حضور نبی کریم ﷺ معلم اعظم ہیں اور مسجد نبوی شریف درس گاہ اعظم ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی یہ درس گاہ اعظم ایک یونیورسٹی ہے۔ خود معلم اعظم کی ذات ایک یونیورسٹی ہے جس کے اندر علم وفن کا ہر شعبہ اپنی جگہ قائم ہے اور ہر جنس اور ہر مزاج کے طالب علم یہاں آتے ہیں۔ اپنے ذوق اور استعداد کے مطابق کسب کمال حاصل کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کی حیثیت ایک انسان' ایک باپ' ایک شوہر' ایک دوست' ایک خانہ دار' ایک تاجر' ایک افسر' ایک عادل' ایک منصف' ایک حاکم' ایک سپہ سالار' ایک بادشاہ' ایک واعظ' ایک مرشد' ایک زاہد' ایک عابد اور نہ جانے کیا کیا اور آخر میں ایک پیغمبر کی حیثیت میں نظر آتی ہے۔ تمام انسانی طبقے آپ ﷺ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور اپنے اپنے شعبہ کے مطابق تعلیمات سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔

مدینۃ النبی ﷺ کی اس درس گاہ اعظم کو تصور میں لائیں جس کی زمین کچی ہے' ستون کھجور کے تنوں کے ہیں' چھت کھجور کے پتوں کی ہے اور اس کا نام مسجد نبوی شریف ہے۔ اس میں کئی گوشے ہیں اور مختلف چھوٹی چھوٹی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی جماعتوں کے الگ الگ درجے کھلے ہوئے ہیں۔ کہیں حضرت ابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسے جلیل القدر فرمانروا زیر تعلیم ہیں کہیں حضرت طلحہ' زبیر' معاویہ' سعد بن معاذ، سعد بن جبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسے اہل الرائے رموز علم سیکھ رہے ہیں۔ کہیں حضرت خالد' ابوعبیدہ' سعد بن ابی وقاص' عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم اجمعین جیسے سپہ سالار زیر تربیت ہیں۔ کہیں وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت زانوئے تلمذ تہہ کئے بیٹھی ہے جو بعد میں صوبوں کے حکمران' عدالتوں کے قاضی اور مقنن بنے۔ کہیں زاہدوں اور عابدوں کا مجمع ہے جن کے دن روزوں اور راتیں نمازوں میں کٹتی ہیں۔ کہیں حضرت ابوذر ابوہریرہ' سلمان فارسی' ابودرداء رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسے خرقہ پوش بیٹھے ہیں۔ کہیں اصحاب صفہ کے طالب علم مصروف عمل ہیں جو جنگل سے لکڑیاں چن کر لاتے ہیں اور انہیں

Marfat.com

بیچ کر اپنا گزر بسر کرتے ہیں اور دن رات علم کی طلب میں رہتے ہیں۔ کہیں حضرت علیؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت عبداللہ ابن عباسؓ، حضرت ابن مسعودؓ، حضرت زید بن ثابت رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسے فقیہہ، محدث، مفسر حاضر خدمت ہیں۔ جن کا کام علم کی ترویج و تعلیم و اشاعت ہے۔ اللہ کے حبیب مکرم ﷺ اور دین اسلام کے اس معلم اعظم کی نسبت صرف یہی نہیں ہے کہ کتاب و حکمت کی باتیں سناتے، بتاتے اور سکھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام اور پیغام کو سناتے اور پہنچاتے ہیں بلکہ یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ ان لوگوں کو اپنے فیض سے پاک صاف بلکہ مصفا بھی فرما رہے ہیں اور ناقصوں کو کامل، گنہگاروں کو نیک اور تاریک دلوں کو روشن فرما دیتے ہیں۔ چنانچہ جب آپ ﷺ اس ظاہری حیات سے پردہ فرماتے ہیں تو تقریباً ایک لاکھ پچیس ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت تعلیم سے بہرہ ور ہو کر مختلف علوم و فنون میں مہارت حاصل کر چکی تھی۔

Marfat.com

نبی الا ُمّی صلی اللہ علیہ وسلم

نیکی کا حکم دینے والے مختار نبی صلی اللہ علیہ وسلم

الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراتہ والانجیل یا مرھم بالمعروف وینھھم عن المنکر ویحل لھم الطیبت و یحرم علیھم الخبئث ویضع عنھم اصرھم والاغلل التی کانت علیھم فالذین امنوا بہ و عزروہ و نصروہ واتبعوا النور الذی انزل معہ اولئک ھم المفلحونo (سورۃ الاعراف 157:7)

''وہ لوگ جو اس رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کرتے ہیں جو نبی اُمّی ہے جس (کے ذکر خیر) کو وہ اپنے پاس لکھا ہوا پاتے ہیں تورات میں اور انجیل میں وہ (نبی) انہیں نیکی کا حکم اور انہیں برائی سے روکتے اور ان کے لئے پاک چیزیں حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزیں حرام کرتے ہیں اور ان سے ان کا بوجھ اتارتے ہیں اور وہ زنجیریں (کاٹتے ہیں) جو انہیں جکڑے ہوئے تھیں۔ پس جو لوگ ایمان لائے اس (نبی اُمّی) پر اور تعظیم کی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اور امداد کی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اور پیروی کی اس نور کی جو اتارا گیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ وہی (خوش نصیب) کامیاب وکامران ہیں۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ جل شانہ' نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف جمیلہ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے مقاصد جلیلہ کو بڑی وضاحت اور تفصیل سے بیان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جانے کی وجہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ''رسول'' اور مخلوق کی طرف مبعوث ہونے کے باعث ''نبی'' فرمایا گیا۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا پیغام بر' سب سے زیادہ عالم' سب سے زیادہ ذہین وفطین' معاملہ فہم' اعلیٰ ترین انتظامی صلاحیتوں کا حامل اور سب سے زیادہ حلیم اور بردبار ہوتا ہے۔

حضور نبی کریم کو "اَلۡاُمِیّ" کہنے کی متعدد توجیہات علمائے کرام نے بیان کی ہیں۔

1۔ منسوب الی الامام یعنی هو علی ما ولدته امه لم یکتب ولم یقرء۔ اُم یعنی ماں کی طرف منسوب کرتے ہوئے اُمّی فرمایا گیا۔ یعنی جیسے نوزائیدہ بچہ پڑھنا لکھنا نہیں جانتا اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ نے بھی کسی استاد سے لکھنا پڑھنا نہیں سیکھا اور اس کے باوجود علوم ظاہری و باطنی سے سینۂ مبارک کا لبریز ہونا میرے کریم آقا کا روشن معجزہ ہے۔

وصفه الله به تنبیها علی ان کمال علمه مع حاله احد معجزاته. (تفسیر مظہری)

بعض نے کہا ہے کہ اُم القریٰ (مکہ) کی طرف نسبت کی وجہ سے "نبی الاُمّی" کہا گیا۔

بعض کی رائے ہے کہ اُمّی امت کے ساتھ منسوب ہے یعنی حضور نبی کریم ﷺ صاحب اُمت ہیں۔

ہشام بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہرقل' شاہ روم کے پاس تبلیغ اسلام کے لئے مجھے اور میرے ساتھ ایک آدمی کو بھیجا گیا۔ ہم چلے اور غوطہ دمشق پہنچے۔ جبلہ بن ایہم الغسانی کے محل کو گئے۔ وہ صاحب تخت تھا۔ ہمارے پاس ایک سفیر کو بھیجا کہ ہم سے بات کرے کہ کیا کہنا ہے؟ ہم نے کہا کہ ہم بادشاہ کے ساتھ بات کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں' اسی سے بات کریں گے۔ اس نے جا کر بادشاہ سے بات کی تو اس نے ہمیں بلا لیا۔ ہم اپنی اونٹنیوں پر سوار' تلواریں لٹکائے بادشاہ کے محل تک جا پہنچے۔ بادشاہ اپنے محل کے بالا خانے سے ہمیں دیکھ رہا تھا۔ ہم نے سواریوں سے اترتے ہی نعرہ لگایا:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ"

اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہماری تکبیر سے سارا محل لرز اٹھا۔ بادشاہ نے کہلا بھیجا کہ تم کو اپنے دین کا اس طرح مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے اور ہمیں بلا بھیجا۔ ہم داخل دربار ہوئے۔ وہ اپنی مسند پر بیٹھا ہوا تھا اور عمائدین سلطنت' پوپ' پادری اس کے آس پاس بیٹھے تھے۔ اس کی مجلس کی ہر چیز سرخ رنگ کی تھی۔ کپڑے بھی سرخ بلکہ سارا ماحول سرخ رنگ کا تھا۔

Marfat.com

ہم اس کے قریب گئے وہ مسکرایا اور کہنے لگا کہ تم آپس میں جس طرح سلام کرتے ہو۔ مجھے کیوں نہیں کیا۔ (اس کے پاس عربی جاننے والا ترجمان موجود تھا) ہم نے اس کے ذریعے اسے بتایا کہ جو سلام ہم آپس میں کرتے ہیں' آپ اس کے سزاوار نہیں اور آپ کا طریقہ تعظیم ہے وہ ہم نہیں کر سکتے۔ اس نے پوچھا: تمہارا باہمی سلام کیسا ہوتا ہے؟ ہم نے بتایا: اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ. پھر اس نے پوچھا: تم اپنے بادشاہ کو کس طرح سلام کرتے ہو؟ ہم نے کہا: اسی طرح۔ اس نے پوچھا: وہ کس طرح جواب دیتے ہیں؟ ہم نے کہا: وہ بھی انہیں الفاظ میں جواب دیتے ہیں۔ پھر اس نے پوچھا: تمہارا امتیازی نعرہ کیا ہے؟ ہم نے پھر وہی نعرہ لگایا۔

"لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ"

جب ہم نے یہ نعرہ بلند آواز سے لگایا تو اس کا محل لرز گیا۔ حتیٰ کہ اس نے سر اٹھا کر دیکھا کہیں چھت تو نہیں گر جائے گی۔

پھر اس نے آنے کی وجہ پوچھی تو ہم نے مقصد تبلیغ بتا دیا۔ پھر اس نے ہماری نماز اور روزے کے بارے میں دریافت کیا۔ ہم نے بتا دیا۔ پھر اس نے ہمیں مہمان خانے میں ٹھہرا دیا۔ ہم تین دن ٹھہرے رہے۔ پھر ایک رات اس نے ہمیں بلا لیا۔ اس نے پھر آنے کی وجہ پوچھی۔ ہم نے پھر اپنا مقصد دہرا دیا۔ اب اس نے ایک بڑی چیز سونے چاندی سے بنائی ہوئی منگوائی۔ اس میں چھوٹے چھوٹے خانے بنے ہوئے تھے اور ان میں دروازے لگے تھے۔ اس نے ایک خانے کے دروازے کا قفل کھولا اور اس میں سے ایک سیاہ ریشمی کپڑا نکالا۔ اس میں ایک سرخ تصویر بنی ہوئی تھی۔ ایک آدمی کی تصویر تھی جس کی موٹی موٹی آنکھیں تھیں۔ لمبی اور گھنی داڑھی' سر کے بال دو حصوں میں نہایت خوبصورت اور لمبے لمبے۔ کہنے لگا: کیا ان کو جانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں۔ وہ کہنے لگا: یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ پھر وہ ایک ایک خانے کا دروازہ کھولتا گیا اور اسی طرح ریشمی کپڑے میں لپٹی تصویر نکالتا اور ہمیں دکھاتا اور پوچھتا: کیا ان کو جانتے ہو؟ ہمارے انکار پر وہ ہمیں ان کے بارے میں بتاتا۔ اس طرح اس نے ہمیں حضرت نوح علیہ السلام' حضرت ابراہیم علیہ السلام اور پھر جب ہمارے کریم آقا حضرت محمد ﷺ کی تصویر دکھائی اور پوچھا: ہم نے فوراً جواب میں بتایا: یہ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ تصویر دیکھ کر ہم پر رقت طاری ہوگئی۔ وہ کہنے لگا کہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ یہی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ پھر وہ کھڑا ہو گیا۔ پھر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ اللہ کی قسم کیا یہ وہی ہیں؟ ہم نے کہا: ہاں۔ یہ وہی ہیں۔ کچھ دیر وہ تصویر کو بغور دیکھتا رہا۔ پھر کہنے لگا کہ یہ آخری خانہ (ڈبہ) تھا لیکن میں نے اس کو سب سے آخر میں کھولنے کی بجائے درمیان میں ہی کھول دیا تاکہ تمہاری سچائی کا امتحان کر سکوں۔ پھر اس نے مزید خانے کھولنے شروع کئے اور اس طرح ہمیں حضرت موسیٰ' حضرت ہارون' حضرت لوط' حضرت اسحاق' حضرت یعقوب' حضرت اسماعیل' حضرت آدم سے ملتی جلتی حضرت یوسف' حضرت داؤد' حضرت سلیمان' حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہم السلام کی تصاویر دکھائیں۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ یہ تصویریں آپ کو کہاں سے ملیں؟ ہم سمجھ رہے ہیں کہ تصاویر ضرور ان انبیاء علیہم السلام کی ہوں گی کیونکہ ہم نے اپنے نبی کریم ﷺ کی تصویر صحیح پائی ہے۔ پھر وہ کہنے لگا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ میری اولاد میں سے انبیاء مجھے دکھا دے تو اللہ تعالیٰ نے یہ تصاویر انبیاء حضرت آدم علیہ السلام کو دیں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے ان کو محفوظ مقام پر رکھ دیا۔ پھر حضرت ذوالقرنین علیہ السلام نے ان کو نکالا اور حضرت دانیال علیہ السلام کے سپرد کر دیا۔

پھر وہ بادشاہ کہنے لگا کہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ اپنا ملک چھوڑ دوں اور تم میں سے کسی کا غلام ہو رہوں حتیٰ کہ مجھے موت آ جائے۔

بادشاہ نے انعام و اکرام دے کر ہمارے واپس جانے کے انتظامات کر کے ہمیں رخصت کر دیا۔ جب ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ ان کو یہ سب واقعہ بیان کیا تو وہ آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کو توفیق دیتا تو وہ ضرور ایسا کرتا۔ پھر فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خبر دی ہے کہ یہودی اپنی کتاب میں نبی کریم ﷺ کی صفات پاتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر تفسیر آیت کریمہ۔ دلائل النبوۃ فصل اول)

(یہ واقعہ کافی تفصیل سے تفسیر ابن کثیر میں اس آیت کریمہ کی تفسیر میں درج ہے)

حضرت عطاء بن یسار رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور توریت میں نبی کریم ﷺ سے متعلق پیش گوئی کے بارے میں دریافت کیا تو فرمانے لگے: ہاں! اللہ کی قسم توریت میں بھی آپ ﷺ کا ایسا ہی ذکر ہے جیسے قرآن مجید میں ہے:

Marfat.com

یا ایھا النبی انآ ارسلنک شاھداً و مبشراً ونذیرا۔

(سورۃ الاحزاب 45:33)

''اے (غیب کی خبریں بتانے والے) نبی بے شک ہم نے آپ کو حاظر و ناظر اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا۔''

مکتوباً عندھم فی التوراتہ والانجیل کے مقام پر حضرت صدر الافاضل قبلہ مولانا محمد نعیم الدین قدس سرہ کا بڑا مفصل حاشیہ درج ہے۔ اسی کا ایک اقتباس یہاں درج کرنا کافی ہوگا۔

کتب الٰہیہ حضور سید عالم کی نعت و صفات سے بھری ہوئی تھیں۔ اہل کتاب ہر دور میں اپنی کتابوں میں تراش خراش کرتے رہے اور ان کی بڑی کوشش رہی کہ حضور نبی کریم ﷺ کے نام مبارک کا ذکر اپنی کتابوں میں نہ رہنے دیں لیکن بارہا تبدیلیاں کرنے کے بعد بھی موجودہ بائبل میں سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی آمد کی بشارت کا کچھ نہ کچھ ذکر باقی رہ ہی گیا۔ چنانچہ برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لاہور کی 1931ء کی چھپی ہوئی بائبل میں یوحنا کی انجیل کے باب 14 میں ہے:

''اور میں باپ سے درخواست کروں گا کہ وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ (لفظ مددگار پر حاشیہ ہے جس پر اس کے معنی ''وکیل یا شفیع'' لکھے ہیں۔) لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جو شفیع ہوا اور ابد تک رہے گا یعنی اس کا دین ابد الآباد تک رہے گا اور کبھی منسوخ نہ ہوگا۔ وہ ہستی پاک ختم المرسلین سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے سوا کون ہے؟'' (باب 14' آیت 16)

''اور اب میں نے تم سے اس کے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے تاکہ جب ہو جائے تو تم یقین کرو اس کے بعد میں تم سے بہت زیادہ باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔'' (باب 14' آیت 30-29)

کیسی صاف بشارت ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی امت کو ختم المرسلین ﷺ کی ولادت کا کیسا منظر بتایا اور شوق دلایا ہے اور دنیا کا سردار خالصتاً سید

Marfat.com

عالم ﷺ کا معنی ہے۔

پھر اسی کتاب میں آگے چل کر لکھا ہے:

''لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں گا تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر میں چلا جاؤں تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔'' (باب 16' آیت 7)

''لیکن جب وہ یعنی (سچائی کی روح) آئے گا تو تم کو ساری سچائی کی راہ دکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔'' (باب 16' آیت 13)

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ سید عالم ﷺ کی آمد پر دین اسلام مکمل ہو جائے گا اور آپ ﷺ سچائی کی راہ یعنی دین حق کی تکمیل فرما دیں گے۔ (خزائن العرفان)

اقرع مؤذن عمر رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک پادری کو بلا لانے کے لئے بھیجا۔ میں اسے بلا لایا۔ اس پادری سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم (اپنی) کتاب میں میرا ذکر بھی پاتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں' کتاب میں آپ کو قرن کہا گیا ہے۔ آپ نے اپنا درہ اٹھالیا اور کہا: قرن کیا بات (مطلب)؟ اس نے کہا: اس سے مراد ہے ''مرد آہنی'' (امیر شدید)

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: پھر میرے بعد؟ کہا: ہاں تمہارا جانشین ایک مرد صالح ہوگا۔ لیکن وہ اپنے اہل قرابت کو ترجیح دے گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ''اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم کرے'' تین بار فرمایا۔ پھر پوچھا: اس کے بعد کون ہوگا؟ کہنے لگا: پارہ آہن کی طرح ایک شخص۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سمجھ گئے کہ اس سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ نے اپنا سر پکڑ لیا۔ اس نے کہا: اے امیر المومنین وہ خلیفہ صالح ہے لیکن وہ اس وقت خلیفہ ہوگا جب کہ تلوار میان سے نکال لی گئی ہوگی اور خون بہہ رہا ہوگا۔ (ابوداؤد شریف۔ کتاب السنۃ' باب فی الخلفاء سند صحیح)

Marfat.com

نَبیِّ الاُمِّی ﷺ

اُمیّین کو علم و حکمت پڑھانے والے نبی ﷺ

هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم آیاته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین ○ (سورۃ الجمعه 2:62)

''وہی ہے (اللہ) جس نے مبعوث فرمایا اُمیوں میں ایک رسول انہیں میں سے، جو پڑھ پڑھ کر سناتا ہے انہیں اس کی آیتیں اور پاک کرتا ہے ان (کے دلوں) کو اور سکھاتا ہے انہیں کتاب اور حکمت اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔''

رب العالمین نے جو ان صفات جمیلہ و جلیلہ سے متصف ہے۔ ان اُمّی لوگوں میں ایک گرامی منزلت و اعلیٰ مرتبت رسول مبعوث فرمایا۔

لفظ اُمّی کی تحقیق کرتے ہوئے علامہ ابن منظور رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

والامی الذی لا یکتب قال الزجاج: الامی الذی علی خلقة الامة لم یتعلم الکتاب فهو علی جبلته وقیل للعرب الامیون لان الکتابة کانت فیهم عزیزة او عدیمة.

''اُمّی وہ ہے جو لکھ نہ سکے۔ زجاج کہتے ہیں کہ اُمّی اس کو کہتے ہیں جو اپنی پیدائش کے وقت کی حالت پر رہے۔ جس نے لکھنا نہ سیکھا ہو۔ اہل عرب کو بھی اُمیّین کہا جاتا کیونکہ ان میں لکھنا بہت کم بلکہ معدوم تھا۔''

علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کو اُمّی مبعوث کرنے میں اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کی طرف اشارہ ہے کہ جب وہ کسی کے سینے کو علوم و معارف سے لبریز کرتا ہے تو اسے تحصیل علم کے مروجہ طریقوں کی ضرورت نہیں پڑتی۔

Marfat.com

اشارة الى عظيم قدرته عزوجل وان افاضة العلوم لا تتوقف على الاسباب العاوية.

اسی کے ضمن میں وہ لکھتے ہیں کہ اُمّی ولی بھی ہو سکتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر اور یاد کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور اس کی روح ہر قسم کی آلائشوں سے پاک ہو جاتی ہے تو اس کے دل پر انوارِ الٰہیہ کا القا کیا جاتا ہے اور انہی انوار الٰہیہ سے وہ بندہ علوم ربانیہ اور معارف لدنیہ کا ادراک کر سکتا ہے۔

ومن انقطع الى الله عزوجل و خلصت روحه افيض الى قلبه انوار الهية تهيات بها بادراک العلوم الربانية والمعارف اللدنيه

علامہ اسماعیل حقی رحمتہ اللہ علیہ نے خوب لکھا ہے:

لم يحتج اليه من كان القلم الاعلى يخدمه واللوح المحفوظ مصحفه و منظره وعدم كتابة مع علمه بها معجزة باهرة عليه السلام

قلم اعلیٰ جس کا خادم ہو اور لوح محفوظ جس کی نگاہوں میں ہو اس کو نوشت و خواند کی کیا ضرورت اور جاننے کے باوجود نہ لکھنا یہ بھی حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کا روشن معجزہ ہے۔

کسی عارف نے لکھا ہے:

فیض ام الکتاب پروردش
لقب اُمّی ازاں خدا کردش
لوح تعلیم نا گرفتہ بہ بر
همه ز اسرار لوح داده خبر
بر خط اوست انس و جاں راسر
کہ نہ خواندست خط ازاں چہ حذر

"اُم الکتاب (قرآن مجید) کے فیض نے کیونکہ آپ (ﷺ) کی پرورش کی ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا لقب اُمّی رکھا ہے۔ اگرچہ آپ ﷺ نے علم سیکھنے

Marfat.com

کی تختی اپنی بغل میں نہیں پکڑی لیکن لوح محفوظ کے تمام رازوں سے خبر دی ہے۔

انس و جاں نے حضور نبی کریم ﷺ کے خط پر اپنے سر رکھ دیئے ہیں۔ اگر ظاہری خط نہیں پڑھے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کو اُمّی نبی مبعوث کرنے میں یہ بھی حکمت ہے کہ کوئی شخص آپ ﷺ کے بارے میں یہ نہ کہہ سکے کہ جو حکیمانہ کلمات اور پاکیزہ تعلیمات حضور نبی کریم ﷺ لوگوں کو سکھا اور پڑھا رہے ہیں وہ حکماء اور علماء کی کتب کے گہرے مطالعہ کی وجہ سے ہے۔ جب لوگ یہ دیکھیں گے کہ اس ہستی پاک نے کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ نہیں کیا۔ کبھی نہ کچھ لکھا اور نہ کچھ پڑھا۔ پھر جو حکیمانہ کلام آپ ﷺ سناتے ہیں یہ آپ ﷺ کا کلام نہیں بلکہ رب العالمین کا کلام پاک ہے۔''

حضور نبی کریم ﷺ کی رسالت کے فرائض کو اس آیت کریمہ میں بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کا پہلا فریضہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام پاک کی آیات طیبات کو اپنی پاکیزہ زبان مبارک سے تلاوت فرمائیں تاکہ وہ لوگوں کے دلوں میں اترتی چلی جائیں اور صرف ان آیات طیبات کی تلاوت پر بس نہ کریں بلکہ لوگوں کو اس کی تعلیم سے بھی بہرہ مند فرمائیں۔ اس کی حکمتوں اور اس کے اسرار و معارف سے بھی آگاہ فرمائیں بلکہ اپنی نگاہِ رحمت سے لوگوں کے دلوں کو ہر طرح کی آلائشوں سے پاک اور مطہر کر دیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کی شان اقدس روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہیں۔ جب اس معاشرے پر نظر ڈالیں جو حضور نبی کریم ﷺ کے صحبت سے مشرف یاب ہوا وہ لوگ جو مشرک تھے اور کھلی گمراہی میں بھٹکے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے حبیب نبی الامّی کے فیضان نظر سے ہدایت یافتہ ہو گئے۔ دیوانے ہوش مند ہو گئے' ناقص العلم کامل ہو گئے اور عرب کے حقیر ذرے آفتاب و مہتاب بن کر پوری دنیا میں چمکنے لگے۔

علامہ آلوسی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یتلوا علیھم سے اس استفادے کی طرف اشارہ ہے جو زبان قال سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نصیب ہوا اور یزکیھم سے اس قلبی فیضان کی طرف اشارہ فرما دیا جو نبوت کی نگاہ فیض اثر اور توجہ باطنی سے انہیں میسر آتا تھا۔

Marfat.com

اولیائے کرام اپنے مریدین پر اسی سنت نبوی کے مطابق انوار کا القا کرتے ہیں یہاں تک کہ ان کے دل اور ان کے نفوس پاکیزہ اور طاہر بن جاتے ہیں۔

علامہ آلوسی رحمتہ اللہ علیہ فیضان نگاہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ومع ھذا لا انکر برکۃ کل من الامرین التوجہ والرابطۃ وقد شاھدت ذالک من فضل اللہ عزوجل.

''مرشد کامل کی توجہ اور تعلق خاطر کی برکت کا میں انکار نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے خود اسے مشاہدہ کیا ہے۔'' (روح المعانی)

بعض یہودیوں نے اس آیت کریمہ سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ صرف اُمیین یعنی اہل عرب کی طرف ہی رسول بنا کر بھیجے گئے لیکن یہ استدلال سراسر باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ' نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کے لئے ''فی الاُمیین'' کے الفاظ استعمال فرمائے نہ کہ ''الی الاُمیین'' یہ تو درست ہے کہ کریم آقا ﷺ کی بعثت مبارکہ اُمیین میں ہوئی لیکن یہ بعثت سارے جہانوں کے لئے تھی۔ قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تعالیٰ جل شانہ' نے کئی مقامات پر اس کی تصریح فرما دی۔ مثلاً:

کافۃ للناس بشیرا و نذیرا.

وما ارسلنک الا رحمۃ اللعالمین.

اس بات کی مزید تقویت کے لئے اگلی آیت کریمہ بھی ملاحظہ کر لیں:

واخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم.

(سورۃ الجمعہ3:62)

''اور دوسرے لوگوں کا بھی ان میں سے (تزکیہ کرتے ہیں' تعلیم دیتے ہیں) جو ابھی ان سے آکر نہیں ملے اور وہی (اللہ) سب پر غالب حکمت والا ہے۔''

اس آیت کریمہ سے یہ واضح ہو گیا کہ حضور نبی کریم ﷺ ان (اُمیین) کو بھی کتاب وحکمت کی تعلیم دے رہے ہیں اور ان کے دلوں کو پاک فرما رہے ہیں نیز یہ کہ جو لوگ قیامت تک حضور نبی کریم ﷺ کے دین حنیف میں داخل ہوں گے وہ بھی فیض نبوت

Marfat.com

سے فیض یاب ہوتے رہیں گے۔ عام امتی بالواسطہ اور خواص بالواسطہ بھی اور براہ راست اور بلا واسطہ بھی۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کریم آقا ﷺ کا فیض اپنی امت سے تا قیامت منقطع نہ ہوگا۔ پھر آخر میں اللہ تعالیٰ جل شانہ' نے پھر واضح فرما دیا کہ جس رب کائنات نے ذات مصطفوی ﷺ کو قیامت تک کے آنے والوں کی ہدایت کے لئے منبع فیض اور مصدر رشد و ہدایت بنایا ہے جس نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کی ردائے رحمت کو اتنا وسیع کیا ہے کہ سارے عالمین اس کے زیر سایہ ہیں۔ وہ ''العزیز اور الحکیم'' ہے۔

Marfat.com

نَبِیّ الاُمِّی صلی اللہ علیہ وسلم

سارے جہانوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا الذی له ملک السمٰوٰت والارض لا الہ الا ھو یحی ویمیت فامنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی یومن باللہ وکلمتہ واتبعوہ لعلکم تھتدون. (سورۃ الاعراف 7:158)

''آپ فرما دیجئے: اے لوگو! بے شک میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف وہ (اللہ) جس کے لئے بادشاہی ہے آسمانوں اور زمینوں کی نہیں کوئی (معبود) سوائے اس کے' وہی زندہ کرتا ہے وہی موت دیتا ہے۔ پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر جو نبی اُمّی ہے جو خود ایمان لایا ہے اللہ تعالیٰ پر اور اس کے کلام پر اور تم پیروی کرو اس کی تا کہ تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ۔''

عرب و عجم اور ساری دنیا و جہاں کے لوگوں سے فرما دیجئے کہ میں سب (یعنی ساری مخلوقات اور سارے جہانوں اور سارے زمانوں) کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف و عظمت کی دلیل ہے کہ نبوت و رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک کے لئے سارے جہانوں اور اس میں بسنے والی ساری مخلوقات کے پیغمبر ہیں۔

قُلِ اللّٰہُ شَہِیۡدٌۢ بَیۡنِیۡ وَبَیۡنَکُمۡ وَاُوۡحِیَ اِلَیَّ ہٰذَا الۡقُرۡاٰنُ لِاُنۡذِرَکُمۡ بِہٖ وَمَنۡۢ بَلَغَ. (سورۃ الانعام 6:19)

''فرما دیجئے میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے۔ تمہیں ڈرانے کے لئے' تنبیہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی۔''

اللہ تعالیٰ کے نبی کی بات کا انکار ہی کفر ہے اور اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا ارشاد ہے:

ومن یکفر بہ من الاحزاب فالنار موعدہ. (سورۃ الھود 11:17)

Marfat.com

"جو قوم (گروہ) نبی کی بات کو نہ مانے (انکار کرے) اس کا ٹھکانہ (جہنم کی) آگ ہے۔"

اور ارشاد فرمایا:

و قل للذین اوتوا الکتاب و الاُمیّنَ ء اسلمتم فان اسلموا فقد اهتدوا و ان تولوا فانما علیک البلغ و الله بصیر بالعباد. (سورۃ آل عمران 20:3)

"اور کہہ دیجئے (ان لوگوں سے جنہیں کتاب دی گئی) اہل کتاب سے اور ان پڑھ لوگوں سے کیا تم اسلام لاتے ہو (اطاعت کرتے ہو)؟ پس اگر یہ بھی ہدایت پا جائیں (تابعدار اور اطاعت گزار بن جائیں تو یقیناً ہدایت والے ہیں) اور اگر روگردانی کریں (منہ پھیر لیں) تو آپ پر تو صرف پہنچا دینا تھا (آپ نے میرا پیغام پہنچا دیا) اور اللہ تعالیٰ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔"

یہاں یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ محبوب (ﷺ) آپ ان پر یہ واضح کر دیں کہ ہم تم کو اسلام کی دعوت جو بار بار دے رہے ہیں اس کی یہ وجہ نہیں کہ ہم تمہاری سنگت سے اپنی تقویت کا قصد کر رہے ہیں بلکہ اسلام کی دعوت قبول کر لینے میں سراسر تمہارا ہی فائدہ ہے۔ اگر تم اپنی ضد پر اڑے رہے اور اپنی نجات کی یہ دعوت قبول نہ کی تو تم ہمارا کچھ نقصان نہ کرو گے بلکہ اپنی دنیا و آخرت برباد کر لو گے۔

اس مضمون کی اس قدر زیادہ احادیث مبارکہ ہیں کہ ان کو شمار کرنا دشوار ہے اور دین اسلام کی یہ بات تو سب ہی جانتے ہیں اور مانتے ہیں کہ نبی اکرم نور مجسم ﷺ کو ساری دنیا بلکہ سارے جہانوں کی طرف بنا کر بھیجا گیا۔

رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک میں رات کی نماز ادا کرنے کے لئے اٹھے تو آپ ﷺ کے بعض اصحاب رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے۔ نماز ادا کرنے کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے ان کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا:

آج کی رات پانچ چیزیں خصوصیت کے ساتھ مجھے عطا کی گئی ہیں کہ مجھ سے پہلے یہ مخصوص چیزیں کسی دوسرے پیغمبر کو نہیں دی گئیں۔

Marfat.com

1۔ یہ کہ میں سارے جہان والوں کی طرف پیغمبر بن کر آیا ہوں اور اس سے پہلے ہر رسول صرف اپنی قوم ہی کی طرف رسول بن کر آتا رہا ہے۔

2۔ مجھے صرف رعب ہی سے دشمن پر نصرت حاصل ہو جاتی ہے۔ اگرچہ میرے اور اس کے درمیان ایک مہینہ بھر کے سفر کی مسافت کی دوری ہو مگر اس پر میرا رعب چھا جاتا ہے۔

3۔ مال غنیمت میرے لئے اور (میرے وسیلے سے) میری امت کے لئے حلال کر دیا گیا ہے لیکن مجھ سے پہلے مال غنیمت کو کھا جانا گناہ کبیرہ میں شمار ہوتا تھا لہٰذا اس کو (حاصل ہونے کے بعد) جلا دیا جاتا تھا۔

4۔ ساری زمین میرے لئے پاک کر دی گئی اور مسجد ہے۔ جہاں کہیں نماز کا وقت ہو جائے اس مٹی سے مسح کیا اور اسی مٹی پر نماز ادا کر دی۔ مجھ سے پہلے کے لوگ صرف اپنی عبادت گاہوں، گرجاؤں، کلیساؤں، اور (مندروں، کنیسوں) میں ہی عبادت کر سکتے تھے۔

5۔ پانچویں چیز یہ عطا ہوئی کہ مجھ سے ارشاد ہوا کہ ایک چیز مانگنے کی اجازت ہے مانگ لو (ہر نبی کو یہ ارشاد ہوا) ہر نبی نے کچھ مانگ لیا۔ میں نے اپنا سوال روز محشر (قیامت کے دن) کے لئے محفوظ کر لیا اور وہ تمہارے لئے ہے۔

اس حدیث مبارکہ کی اسناد بہت قوی اور جید ہیں۔

(احمد 301/1۔ مسند البزار 3460۔ مجمع الزوائد 658/8)

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''میرے کسی امتی سے کسی یہودی یا نصرانی نے میرے مبعوث ہونے (آ جانے) کی خبر سن لی مگر مجھ پر ایمان نہیں لایا تو وہ جنت میں نہیں جا سکتا۔'' (احمد 398/4۔ السنن الکبریٰ للنسائی 11241۔ مسند الطیالسی 509۔ حلیۃ الاولیاء 308/4۔ سند صحیح)

صحیح مسلم شریف میں کتاب الایمان، باب وجوب الایمان برسالۃ نبینا محمد ﷺ الی جمیع الناس و نسخ الملل بملتہ 153 میں یہ حدیث مبارکہ دوسری طرح بیان کی گئی ہے مگر مفہوم ایک ہی ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

''آسمان و زمین کی بادشاہت اسی کی ہے وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دینے والا ہے۔''

اور حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''جس نے مجھے بھیجا وہ ہر شے کا خالق ہے' وہی رب ہے' وہی مالک ہے' مارنا اور زندہ کرنا اسی کی قدرت ہے۔''

حکم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے ''نبی اُمی'' پر ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ان پر ایمان لاؤ اور ان کی اتباع کرو انہیں کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

پہلے آنے والی تمام مقدس کتابوں میں انہیں (نبی اُمی ﷺ) کے آنے کی بشارت ہے اور ان کتب سابقہ میں ''نبی اُمی'' ہی کے الفاظ سے آپؐ کی تعریف کی گئی ہے۔

پھر ارشاد ہوتا ہے کہ جو آپؐ پر اور آپ ﷺ کے کلمات (جو آپ ﷺ پر نازل کیا گیا) پر ایمان لائے اور اس کی پیروی کرے وہ صراط مستقیم کی طرف ہدایت پا گیا۔

اس سے پہلے جتنے نبیوں اور رسولوں کا ذکر ہوا وہ خاص خاص علاقوں اور مخصوص قوموں' قبیلوں کے لئے ایک مقررہ وقت تک رہبر بن کر آئے لیکن اب جس رہبر اعظم (ﷺ) اور مرشد اولین اور نبی آخر الزماں (ﷺ) کا ذکر پاک ہو رہا ہے۔ اس کی شان رہبری و پیغمبری نہ تو کسی قوم کے لئے خاص ہے نہ ہی کسی زمانہ سے محدود' جس طرح اس نبی اُمی ﷺ کے بھیجنے والے رب العالمین کی بادشاہی و سروری سارے جہانوں کے لئے ہے اسی طرح اس کے رسول رحمتؐ کی رحمۃ اللعالمینی اور رسالت بھی عالمگیر ہے۔

آپ ﷺ ہر خاص و عام' فقیر و امیر' عربی و عجمی' رومی و حبشی کے لئے مرشد' رہبر بنا کر بھیجے گئے اور اسی طرح اس بات کا اعلان آپ ﷺ کی زبان حقیقت ترجمان سے کرایا کہ اے اولاد آدم! میں تم سب کے لئے زمین و آسمان کے مالک و خالق کی طرف سے رشد و ہدایت کا پیغام لے کر آیا ہوں تمہارے لئے ہدایت اور فلاح کا یہی راستہ ہے کہ اس کتاب کی پیروی کرو جو میں لے کر تمہارے پاس آیا ہوں اور میرے نقوش پا کو اپنے لئے خضرِ راہ بنا لو اور میری سنت سے انحراف نہ کرو۔

Marfat.com

نَبِیّ الاُمِّیِّ ﷺ

غیب کی خبریں اور علوم و معارف بتانے والے نبی ﷺ

وما کنت تتلوا من قبله من کتاب ولا تخطه بیمینک اذا لا رتاب المبطلون. (سورة العنکبوت 48:29)

''اور (اے حبیب) اس سے پہلے آپ کوئی کتاب نہ پڑھتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھتے تھے (یوں ہوتا) تو باطل والے ضرور شک کرتے۔''

یہ آیت کریمہ حضور نبی کریم ﷺ کی کھلی ہوئی نعت ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ جل شانہ' فرما رہا ہے کہ اے حبیب (ﷺ) اہل عرب آپ (ﷺ) کی پرورش اور بعثت نبوت سے پہلے کے حالات سے بخوبی واقف ہیں کہ نہ تو بعثت سے پہلے آپ ﷺ نے کچھ لکھا اور نہ ہی کوئی کتاب پڑھی بلکہ اہل علم کی صحبت بھی اختیار نہیں فرمائی۔ پھر اس زبان پاک سے ایسا بے مثل کلام (کلام الٰہی) کا بیان ہونا اور ایسی حکمت کی باتیں ادا ہونا کہ جس کی سارے جہان میں مثال نہیں ملتی۔ صرف یہی بات یہ ماننے کے لئے کافی ہے کہ آپ ﷺ سچے نبی ہیں اور یہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ اگر اس سے پہلے حضور نبی کریم ﷺ نے لکھنے پڑھنے کا کام اختیار فرمایا ہوتا تو آپ ﷺ کے متعلق وہ لوگ دو طرح کا شک کر سکتے تھے۔ ایک تو یہ کہ اہل کتاب کہتے کہ ہماری آسمانی کتب میں نبی آخر الزماں (ﷺ) کی یہ پہچان بتائی گئی ہے کہ ''نبی الامی'' ہوں گے۔ دوسرے یہ کہ مشرکین عرب یہ اعتراض کرتے کہ چونکہ آپ ﷺ کا علم سے شغل رہا ہے' اہل علم سے نشستیں رہی ہیں' کتب کا مطالعہ کیا ہے۔ تاریخی واقعات اور حکمت کی باتیں جو ان کتابوں سے حاصل ہوئیں یا اہل علم سے سیکھیں یہ سب وہی باتیں / کلام ہے اور اسے ہی قرآن فرما رہے ہیں۔ اب جبکہ نبی آخر الزماں ﷺ نے لکھنا پڑھنا اختیار ہی نہیں فرمایا تو اب کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش ہی نہ رہی یعنی حضور نبی کریم ﷺ کا ''اُمّی نبی'' ہو کر قرآن کی تلاوت کرنا اور لوگوں تک پہنچانا آپ ﷺ کی صداقت اور نبوت کی دلیل ہے۔ ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ میرے کریم آقا

Marfat.com

حضرت محمد ﷺ ساری کتب الٰہیہ (آسمانی نازل کی گئی کتابوں) کے عارف اور ان کی اصلی اور نقلی عبارتوں سے واقف ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یا اھل الکتاب قد جاء کم رسولنا بین لکم کثیرا مما کنتم تخفون من الکتاب ویعفوا عن کثیر.

(سورۃ المائدہ15:5)

"اے اہل کتاب یقیناً تمہارے پاس ہمارا رسول آ چکا جو تمہارے سامنے کتاب اللہ کی اکثر وہ باتیں ظاہر کر رہا ہے جنہیں تم چھپا رہے تھے اور (وہ) اکثر درگزر کرتا رہتا ہے۔"

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ اہل کتاب کی تمام تبدیل کردہ آیات اور احکامات کو جانتے ہیں مگر بعض کی پردہ پوشی فرماتے ہیں کہ اللہ کی یہی مرضی ہے۔

اس جگہ صاحب تفسیر روح البیان نے دو باتیں نہایت ہی پرلطف بیان فرمائی ہیں۔ ایک تو یہ کہ لکھنا انسان کا کمال ہے۔ قرآن نے فرمایا:

عَلَّمَ بَالْقَلَم.

"(اللہ نے) قلم سے علم سکھایا۔"

پھر حضور نبی کریم ﷺ کو یہ کمال کیوں عطا نہ ہوا بلکہ نہ "لکھنے" کو آپ ﷺ کا کمال فرمایا گیا۔ اس کا جواب دو طرح سے دیا۔ اولاً تو یہ ہے کہ لکھنا انسان کا کمال اس لئے بنا کہ انسان بھول جاتا ہے اور خطا کرتا ہے۔ قلم کی وجہ سے بھول و خطا سے بچ جائے گا۔ مثل مشہور ہے کہ قلم علم کی قید ہے اور حضور نبی کریم ﷺ کا کمال ہے کہ لکھتے نہیں مگر علم آپ ﷺ کو بھولتا نہیں۔ تمام مخلوق الٰہی میں بڑے عالم اور اس بڑے علم کو سینہ میں محفوظ رکھا نہ کہ سفینہ میں۔ چنانچہ فرمایا گیا:

اِنَّ عَلَیۡنَا جَمۡعَهٗ وَ قُرۡاٰنَهٗ

"(اے حبیب) جو آیات آپ پر اتریں ان کو بھول جانے کا خیال نہ کریں اس کو آپ کے سینہ پاک میں جمع کر دینا اور آپ کی زبان پاک سے ادا کرا دینا ہمارے ذمہ کرم پر ہے۔"

Marfat.com

اگر آپ ﷺ لکھے پڑھے ہوتے (یعنی کسی ظاہری استاد سے پڑھے ہوتے) تو کہا جاتا کہ قرآن کے مضامین پرانی آسمانی کتابوں کے مندرجات سے یاد کئے ہوئے سناتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ لکھنے والے کے قلم کا سایہ حروف پر پڑتا ہے اور کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش نہ ہوئی ہوگی کہ میرے قلم کا سایہ رب تعالیٰ کے ذکر پر ہو یعنی میرا قلم تو اوپر ہو اور رب تعالیٰ کا نام اس کے نیچے۔ اس پر رب تعالیٰ کی طرف سے حبیب مکرم ﷺ کو یہ انعام عطا ہوا کہ آپ (ﷺ) تو نہیں چاہتے کہ آپ (ﷺ) کا قلم ہمارے نام پر ہو اور ہم نہیں چاہتے کہ کسی کے قدم آپ (ﷺ) کے جسم اطہر کے سایہ پر ہوں لہٰذا آپ ﷺ کا سایہ ہی نہ رکھا کہ کسی کے پاؤں اس پر آئیں اور پھر فرمایا: ہم نہیں چاہتے کہ کسی کی آواز آپ (ﷺ) کی آواز پر (آواز سے اونچی) ہو اسی لئے اسے حرام فرما دیا کہ کوئی انسان، فرشتہ یا جن غرضیکہ کوئی بھی اپنی آواز نبی کریم ﷺ کی آواز پر اونچی کرے۔

تفسیر روح البیان میں اسی جگہ پر ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نوری بہ شکل بشری تھے۔ اس لئے آپ ﷺ کا سایہ نہ تھا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام جب کبھی انسانی شکل میں بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوتے تو ان کے جسم کا بھی سایہ نہ ہوتا تھا کیونکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی بشری شکل اور ملکی صفت ہوتے تھے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

بشر صورت ملک سیرت میں ظل نور یزدانی

حضور نبی کریم ﷺ کو بحیثیت اُمّی مبعوث کرنے کی حکمت

قرآن مجید فرقان حمید کا بنظر غور مطالعہ کیا جائے تو حضور نبی کریم ﷺ کو اکتسابی علم سے محفوظ رکھنے اور اُمّی کی حیثیت سے بھیجنے کی کچھ حکمتیں سامنے آتی ہیں۔

حکمت 1

حضور نبی کریم ﷺ کی اُمیت میں یہ حکمت معجزاتی شان کی حامل ہے کہ آپ ﷺ نے نزول قرآن سے قبل نہ کوئی کتاب پڑھی اور نہ ہی کوئی ایک بھی لفظ کبھی بھی

Marfat.com

اپنے دست اقدس سے تحریر فرمایا۔ اگر آپ ﷺ ایسا عمل فرماتے تو اعتراض کرنے والوں کے لئے شک کی گنجائش ہو سکتی تھی اور مشرکین طرح طرح کی تاویلوں کا سہارا لے کر کتاب اور صاحب کتاب ﷺ کا انکار اس بناء پر کرتے کہ آپ ﷺ پہلے سے پڑھے ہوئے کسی سے علم سیکھ کر اس کتاب (قرآن مجید) کو لکھتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نزول وحی سے منسوب کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کے اُمّی نبی ہونے کی وجہ سے کسی کو اس بارے میں ذرہ برابر شک کرنے اور چہ میگوئیاں کرنے کا موقع ہی نہ مل سکا۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ' نے قرآن مجید فرقان حمید میں بڑے واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا:

وما كنت تتلوا من قبله من كتاب و تخطه بيمينك اذا لا رتاب المبطلون o (سورة العنكبوت 48:29)

''اور (آخر ان لوگوں کے شبہ میں پڑنے کی وجہ ہی کیا ہے) آپ نہ تو اس (قرآن کے اترنے) سے قبل کوئی کتاب ہی پڑھتے تھے اور نہ اسے اپنے ہاتھ سے لکھتے ورنہ اہل باطل اس وقت ضرور شک میں پڑ جاتے۔''

کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اہل باطل شبہ میں پڑ جاتے (لیکن جب دونوں باتیں نہیں پھر تو' یہ ان کی حق ناشناسی اور ہٹ دھرمی ہے)

اس آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ کفار و مشرکین اس امر پر سخت حیرت میں ہیں کہ جس شخص (حضرت محمد ﷺ) نے کبھی کسی سے علم حاصل نہ کیا' نہ درس و تدریس کی کسی محفل میں کسی کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کیا' اس کی زبان حق ترجمان سے علم و حکمت کے یہ نایاب موتی کیسے نکلتے ہیں! اور علوم و معارف کا یہ بحر بیکراں کہاں سے ابل رہا ہے۔

اب یہ حقیقت تاریخی طور پر بھی پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے جسے متعصب مستشرقین اور غیر مسلم مؤرخین کبھی نہیں جھٹلا سکتے کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے زندگی بھر کبھی کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ نہیں کیا۔ اگر یہ امر واقع نہ ہوتا تو وہ اسلام دشمنی میں زمین و آسمان کے قلابے ملا کر قرآن حکیم کو فرضی اور خود ساختہ کتاب قرار دینے میں رتی بھر تامل نہ کرتے۔

Marfat.com

حکمت 2

اگر آپ ﷺ کا علم اکتسابی بھی ہوتا تو اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ وہبی علم خلط ملط ہو جانے کا احتمال بھی ہو سکتا تھا جس کی بناء پر دشمنان اسلام کو کتاب اللہ کی حقانیت پر اعتراضات کرنے کا موقع میسر آ جاتا لہٰذا وحی کے ذریعے حاصل کردہ الوہی علم کو خلط ملط ہونے کے ہر امکان سے محفوظ اور مبرا رکھنے کے لئے حضور نبی کریم ﷺ کو اُمّی بنا کر بھیجنا ضروری تھا۔

کیا یہ بات تعجب کرنے کے لئے کافی نہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے وحی لے کر آنے والا ہر ہر لفظ آپ ﷺ کے حافظہ میں محفوظ اور قلب اطہر میں اس طرح جاگزیں ہو جاتا کہ سورتیں اور جُز قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ترتیب کے ساتھ حافظہ مبارک میں جمع ہو جاتے اور پھر دوران تلاوت قرآن کبھی بھی اس کی ترتیب میں ذرہ برابر فرق نہ آتا اور یہ سب آپ ﷺ کی اُمیت کا اعجاز تھا۔

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:

سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰٓی ○ (سورة الاعلیٰ 6:78)

''(اے حبیب مکرم!) ہم آپ کو خود (ایسا) پڑھائیں گے کہ آپ (کبھی) نہیں بھولیں گے۔''

عام لوگوں کا پڑھنا اور حضور نبی کریم ﷺ کا پڑھنا مختلف ہے۔ ساری دنیا کے لوگ پڑھتے ہیں پھر بھول بھی جاتے ہیں جبکہ معلم کائنات ﷺ اپنے رب تعالیٰ سے سیکھ کر ایسے پڑھے کہ پھر کبھی نہ بھولے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اے حبیب! ہم آپ کو ایسا پڑھائیں گے فَلَا تَنۡسٰٓی (پھر آپ کبھی نہیں بھولیں گے) کیونکہ آپ تو اُمّی ہیں اور بھولے بھٹکوں کو راہ دکھلانے کے لئے تشریف لائے ہیں۔

امام رازی اس مقام پر التفسیر الکبیر میں رقم طراز ہیں:

أنه كان رجلا أميا فحفظه لهٰذا الكتاب المطول' من غير دراسة ولا تكرار ولا كتبة' خارق للعادة فيكون معجزة.

Marfat.com

''بے شک آپ ﷺ اُمّی تھے پس اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب (قرآن مجید) درس وتکرار اور لکھائے بغیر آپ ﷺ کو یاد کرا دی جو کہ خارق عادت ہونے کی بناء پر ایک معجزہ ہے۔'' (التفسیر الکبیر 31:141)

حکمت 3

کسی بھی دنیوی علم کی بنیاد ظن وتخمین پر ہوتی ہے جس میں غلطی کا امکان بہرحال موجود ہوتا ہے۔ جوں جوں انسان تخلیق کے میدان میں آگے بڑھتا ہے اس پر نئی نئی حقیقتیں منکشف ہوتی چلی جاتی ہیں اور بسا اوقات وسعت علم وتجربہ کے نتیجے میں پہلے سے قائم کردہ رائے کا بدلنا ناگزیر ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس حضور نبی کریم ﷺ کو جو علم بذریعہ وحی عطا کیا گیا وہ ہر قسم کے ظن وتخمین سے پاک ہے۔ علم وحی کو ظنی علم سے بہت آگے علم یقین کا درجہ حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ' نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

مَا كُنۡتَ تَدۡرِیۡ مَا الۡكِتٰبُ وَلَا الۡاِیۡمَانُ فَلَا تَنۡسٰٓی.

(سورۃ الشوریٰ 52:42)

''آپ (اپنے کسی اور ظنی علم کے ذریعے) نہ یہ جانتے تھے کہ کتاب (اللہ) کیا ہے اور نہ آپ کو یہ خبر تھی کہ ایمان کی تفصیلات کیا ہیں۔''

یہ بات تو شک وشبہ سے بالا ہے کہ کتاب اللہ کا علم اور حقیقت ایمان کی معرفت آپ ﷺ کو کسی اکتسابی ذریعہ سے حاصل نہ ہوئی بلکہ سارا علم اللہ جل شانہ' کی طرف سے وحی کے ذریعے عطا ہوا۔ جس کا یقینی ہونا ہر اعتبار سے حق ہے۔ آپ ﷺ کی زبان حق ترجمان سے جو بات بھی ادا ہوئی وہ صداقت کے لحاظ سے حرف آخر بن گئی جس میں کسی قسم کے ردوبدل کی کوئی گنجائش نہیں۔ دنیا میں کوئی فلسفی، مفکر یا دانشور ایسا نہیں ہوا ہوگا جس کی علم کی ارتقاء کے باعث رائے تبدیل نہ ہوئی ہو اور جس کا علم تخمین وظن سے پاک ہو۔ یہ خصوصیت صرف اور صرف اُمّی لقب، سید المرسلین، خاتم النبیین ﷺ کو عطا ہوئی کہ آپ ﷺ کو ظنی علم کے شائبہ سے بھی مبراء ومنزہ کر دیا گیا۔

Marfat.com

حکمت 4

اللہ تعالیٰ جل شانہ‘ نے سورۃ الاعراف کی آیات 158-157 میں اپنے حبیب مکرم ﷺ کو ”الرسول النبی الامی“ فرما کر آپ ﷺ کی شان اُمیت کا ذکر فرمایا ہے۔ یہاں یہ نکتہ توجہ طلب ہے کہ نبی اور اُمّی کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ ”نبی“ کا لفظ ”نَبأ“ (خبر) سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں وہ ذات جو باخبر ہو۔ عرب دنیا میں خبر نامہ کو ”الأنبَاء“ کہتے ہیں جو کہ نَباء (خبر) کی جمع ہے۔

نبوت سراسر علم غیب سے عبارت ہے لہٰذا آیات مذکورہ میں ”رسول“ کے بعد لفظ ”نبی“ استعمال کر کے یہ اعلان کرنا مقصود ہے کہ رسول چونکہ نبی ہوتا ہے اس لئے وہ ہمیشہ باخبر ہوتا ہے کبھی بھی بے خبر نہیں ہوتا۔ (جو بے خبر ہو وہ نہ نبی ہے نہ رسول)

اس کے بعد فرمایا: ”الاُمّی“ جس کا مطلب ہے کہ وہ نبی ایسا باخبر ہے کہ اُمّی ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ‘ نے قرآن مجید میں اپنے حبیب مکرم ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

تِلْکَ مِنْ أنبآءِ الغَیْبِ نُوحِیْھَآ اِلَیْکَ. (سورۃ الھود 11:49)

”یہ (بیان ان) غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔“

قرآن مجید فرقان حمید سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت کا تعلق سراسر غیبی علم سے ہے جس میں غلطی کا کسی قسم کا امکان نہیں۔ اسی لئے حضور نبی کریم ﷺ کو اُمّی بنا کر بھیجا گیا اور یہ اس لئے بھی ضروری تھا کہ حضور نبی کریم ﷺ کو تمام انسانیت کا معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اگر حضور نبی کریم ﷺ کسی استاد کے آگے زانوئے تلمذ طے کرتے اور دنیوی ذرائع سے علم حاصل کرتے تو آپ ﷺ کی ذات اقدس پر حرف آ سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ‘ کو جو معلم حقیقی ہے اس کو یہ بات کب گوارا ہوتی کہ اس کا حبیب ﷺ علم و حکمت کسی انسان سے حاصل کرے اور کل کلاں کوئی یہ دعویٰ نہ کر سکے کہ حضرت محمد ﷺ کو تو یہ سارا علم فلاں جگہ سے حاصل ہوا ہے اس امکان کو ہر اعتبار سے رد کرنے کے لئے آپ ﷺ کو مکتب و مدرسہ

Marfat.com

سے بے نیاز کر دیا اور اسی لئے مالک حقیقی نے تمام علم و حکمت کے خزانے اپنے حبیب مکرم ﷺ کے سینۂ انور میں منتقل فرما دیئے۔

حکمت 5

حضور نبی کریم ﷺ علوم و معارف کا منبع ہیں۔ اس بات میں تو کوئی شک نہیں کہ دانائی و ذہانت میں حضور نبی کریم ﷺ یکتا ہیں۔ آپ ﷺ جیسا فہم و فراست کا مالک کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ بات قابل توجہ ہے کہ ایک عام سی ذہنی استعداد رکھنے والا شخص بھی محنت سے لکھنا پڑھنا سیکھ لیتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ رب العزت معلم حقیقی نے اپنے حبیب مکرم حضور پرنور ﷺ کو مصلحتاً اُمّی نبی بنا کر بھیجا اور یہ ایک ایسا معجزہ ہے جس سے یہ ظاہر کرنا مقصود تھا کہ حضور نبی کریم ﷺ کو ظاہری و دنیاوی اسباب علم سے مستغنی کر کے علم و حکمت کے تمام خزانے براہِ راست بارگاہ ایزدی کے غیب کے خزانوں سے عطا کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے:

وَعَلَّمَکَ مَا لَمۡ تَکُنۡ تَعۡلَمُ ط وَکَانَ فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَیۡکَ عَظِیۡمًا. (سورة النساء 4:113)

’’اور اس نے آپ کو وہ علم عطا کر دیا ہے جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔‘‘

دنیوی ذرائع سے حاصل کردہ علم سے آراستہ کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس کا علم کسی ایک بھی مضمون پر مکمل ہے کیونکہ علم سیکھنے کی بھی ایک حد ہے۔ پھر یہ کہ کسی مضمون پر کل تک جو علم میسر تھا آج اس سے کہیں زیادہ معلومات اس کے بارے میں آ چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کو کب یہ بات گوارا ہوتی کہ اس کے حبیب مکرم ﷺ کا علم نامکمل اور ادھورا ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اپنے علم و حکمت کے خزانہ غیب سے حضور نبی کریم ﷺ کے سینۂ مبارک کو علم و حکمت کا گنجینہ بنا دیا۔

قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الرحمن o علم القرآن o خلق الانسان o علمه البیان o

(سورة الرحمٰن 55:1-4)

Marfat.com

''رحمٰن (وہی ہے جس) نے (اپنے حبیب ﷺ) کو قرآن سکھایا اور انسان (یعنی حضرت محمد ﷺ کو) پیدا کیا اور انہیں (اولین و آخرین) کا بیان سکھایا۔''

اس آیت کریمہ میں الانسان سے مراد حضرت محمد ﷺ کی ذات مبارکہ ہی ہے جنہیں قرآن اور حکمت و بیان کے تمام خزانے عطا کئے گئے پس حضور نبی کریم ﷺ کی ذات مبارکہ ہی ایک وہ ذات ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علوم و معارف کا منبع بنایا ہے یعنی کائنات عالمین میں مخلوقات جو کچھ جان اور سمجھ سکتی ہے اس سے کہیں بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے مصطفیٰ کریم ﷺ کو بتا دیا اور پڑھا دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ' نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا ہے اور سارے عالمین پر حضور نبی کریم ﷺ کی رحمت سایہ فگن ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ویعلمکم ما لم تکونوا تعلمون. (سورۃ البقرہ 2:151)

''اور (وہ رسول) تمہیں وہ (اسرار و معرفت وحقیقت) سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے۔''

امام بوصیری رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اس موضوع پر کیا خوب ذکر فرمایا ہے:

فان من جودک الدنیا و ضرتها
ومن علومک علم اللوح والقلم

''دنیا اور آخرت آپ ﷺ کی بخششوں میں سے ہے اور لوح وقلم کا علم آپ ﷺ کے علوم کا کچھ حصہ ہے۔'' (قصیدہ بردہ شریف)

Marfat.com

اسمائے مبارکہ

حضور نبی کریم ﷺ کے اوصاف کثیرہ کی نسبت سے کئی ایک اسمائے مبارکہ ذکر کئے گئے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کے ذاتی نام صرف دو ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں۔

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''زمین پر میرا نام ''محمد'' (ﷺ) ہے اور آسمان پر میرا نام ''احمد'' (ﷺ) ہے۔''

اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کو ان خصائص و امتیازات اور کمالات و معجزات سے نوازا جو کائنات میں کسی دوسرے نبی یا رسول کو عطا نہیں کئے گئے۔ قرآن مجید فرقان حمید کا ایک ایک لفظ ذکر مصطفیٰ ﷺ کے بلند کئے جانے پر دلالت کرتا ہے اور اس میں بہت سے مقامات پر خالق و مالک رب نے اپنے محبوب رسول ﷺ کا ذکر اپنے ذکر کے ساتھ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل نے جہاں ایمان کی بات کی تو وہیں پر اپنے حبیب ﷺ پر ایمان لانے کا حکم فرمایا' اپنی اطاعت کے ساتھ آپ ﷺ کی اطاعت کا حکم فرمایا' اپنی محبت کے ساتھ آپ ﷺ کی محبت' اپنے ادب کے ساتھ آپ ﷺ کا ادب' اپنی رضا کے ساتھ آپ ﷺ کی رضا اور اپنی ناراضگی کے ساتھ آپ ﷺ کی ناراضگی کو بیان فرمایا۔ اپنے حبیب ﷺ کے نافرمان کو اپنا نافرمان اور آپ ﷺ کے دشمن کو اپنا دشمن قرار دیا۔

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تعالیٰ جل شانہ' نے متعدد صفاتی نام بھی ذکر فرمائے ہیں جیسے کہیں آپ ﷺ کو مدثر اور مزمل کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے' کہیں طٰہٰ اور یٰسین کے لقب سے ذکر کیا گیا ہے' کہیں الاُمّی کہہ کر آپ ﷺ کی شان اُمیت اور خاتم النبیین کہہ کر شان ختم نبوت کو بیان کیا گیا ہے۔ پھر جب اہل ایمان کو خوشخبری دینے کی بات ہوئی تو بشیر اور مبشر فرمایا گیا۔ جب کفار و منافقین کو عذاب الٰہی کی وعید سنانے کی بات ہوئی تو نذیر اور منذر کے القاب سے ذکر کیا گیا۔ مزید بھی کئی ایک صفاتی ناموں

Marfat.com

سے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو اپنی لازوال کتاب میں ذکر کیا ہے جیسے رؤف رحیم' شاھد' مشھود' شھید' ھادی' کریم' سراج منیر' نور وغیرہ۔

حضور نبی کریم ﷺ کا کثیر الاسماء ہونا آپ ﷺ کی عظمت و رفعت اور شان و شوکت کی دلیل ہے۔ امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ الریاض الانیقه فی شرح اسماء خیر الخلیقه میں لکھتے ہیں:

''کسی کا کثیر الاسماء ہونا اس کی عظمت و رفعت پر دلالت کرتا ہے اور یہ اس لئے کہ لوگوں کی توجہ اس کی (بلند) ذات اور (اونچی) شان کی طرف ہو جائے۔''

حضور نبی کریم ﷺ کے صفاتی اسمائے مبارکہ کے حوالے سے علماء کرام نے متعدد اسماء کا ذکر کیا ہے۔

امام قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ نے المواھب اللدنیه میں 337 نام اور 4 کنیت کا ذکر کیا ہے۔

امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے الریاض الانیقه فی شرح اسماء خیر الخلیقه میں 340 سے زیادہ اسماء مبارکہ اور 4 کنیت کا ذکر کیا ہے۔

امام صالحی رحمتہ اللہ علیہ نے سبل الھدیٰ والرشاد میں حضور نبی کریم ﷺ کے 754 اسماء مبارکہ اور 4 کنیت ذکر کئے ہیں۔

قاضی ابوبکر بن عربی رحمتہ اللہ علیہ نے جامع الترمذی کی شرح میں بعض صوفیاء عظام سے نقل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے 1000 اسماء مبارکہ ہیں اور اس کے حبیب ﷺ کے بھی 1000 اسماء مبارکہ ہیں۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لی خمسة اسماء: انا محمد و احمد و انا الماحی الذی یمحو الله بی الکفر و انا الحاشر: الذی یحشر الناس علی قدمی و انا العاقب.

''میرے پانچ نام ہیں: میں محمد ہوں' احمد ہوں' ماحی (مٹانے والا)

Marfat.com

ہوں کہ رب کائنات میرے توسط سے کفر (شرک) کے ہر نشان کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں کہ سب لوگ (قیامت کے روز اپنی قبروں سے اٹھا کر) میرے قدموں میں جمع کئے جائیں گے اور میں عاقب (سب نبیوں سے آخر میں آنے والا) ہوں۔'' (بخاری شریف' مسلم شریف' ترمذی شریف' موطا امام مالک متفق علیہ)

امام مسلم رحمتہ اللہ علیہ کی روایت کردہ حدیث مبارکہ کے آخری الفاظ یہ ہیں:

والعاقب: الذی لیس بعدہ نبی.

''اور عاقب (وہ ہوتا ہے) جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔''

قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ شفاء میں اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

پانچ نام مبارک ہونے سے مراد یہ ہے کہ یہ نام مبارک سابقہ کتب سماویہ میں مذکور تھے اور پہلی اقوام اور اُمتیں یہ نام جانتی تھیں۔''

اللہ تعالیٰ جل شانہ' نے اپنے برگزیدہ اور مقرب انبیاء و رسل علیہم السلام میں نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کو ان گنت خصائص عطا فرما کر آپ ﷺ کی انفرادیت کو برقرار رکھا چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ کے اسم مبارک اور کنیت اکٹھا رکھنے کی ممانعت کر دی گئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے اپنا نام مبارک اور کنیت جمع کرنے سے منع فرمایا ہے۔'' (ترمذی شریف)

آپ ﷺ نے فرمایا:

لا تجمعوا بین اسمی و کنیتی فانی انا ابو القاسم' اللہ یعطی وانا أقسم.

''میرا نام اور میری کنیت مت اکٹھی کرو' میں ابو قاسم ہوں (شان قاسمیت میں میرا کوئی ثانی نہیں ہے) اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔'' (مسند احمد بن حنبل)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

Marfat.com

''جب تم میرا نام اپنا لو تو میری کنیت مت اپناؤ۔'' (مسلم شریف' ابوداؤد شریف' ترمذی شریف)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ ایک انصاری صحابی نے اپنے بیٹے کا نام قاسم رکھا۔ اس کے احباب نے اسے بچے کا نام قاسم رکھنے سے منع کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی کنیت رکھنے کی اجازت نہیں دی۔ اگر تم رکھنا چاہتے ہو تو آپ ﷺ سے اس بات کی اجازت حاصل کرو۔ انصار کے ذریعے یہ بات حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس تک جا پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''انصار کا موقف درست اور اچھا ہے۔''

اس کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''تم میرے نام پر اپنے بچوں کے نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر نہیں۔ تم اپنے ناموں کے ساتھ میری کنیت مت اپناؤ اس لئے کہ قاسم (یعنی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں سے اس کے بندوں کا دامن مراد بھرنے والا) میں ہی ہوں۔ میرے سوا کوئی اور نہیں۔ (بخاری شریف۔ کتاب الخمیس)

حضور نبی کریم ﷺ کے اسمائے مبارکہ میں مادہ ''حمد'' کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ اس مادہ سے حضور نبی کریم ﷺ کے کم از کم چار نام مشتق ہیں:

محمد' احمد' محمود' حامد ﷺ

ان میں سے تین اسماء مبارکہ (محمد' احمد' محمود ﷺ) تعریف کئے گئے کا مفہوم رکھتے ہیں۔

آپ ﷺ کے یہ تینوں اسماء مبارکہ آپ ﷺ کی کثرت تعریف و توصیف کے مظہر ہیں۔ اس وجہ سے حضور نبی کریم ﷺ کی تعریف و توصیف صرف مخلوق یعنی کائنات جن و انس' ملائکہ ہی نہیں کرتے بلکہ خود کائنات عالمین کا وحدہٗ لاشریک اللہ رب العزت بھی ہمہ وقت آپ ﷺ کی ثناء میں مصروف ہے۔

جیسا کہ وہ خود قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً۔ (سورۃ الاحزاب 56:33)

Marfat.com

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے (تمام معصوم) فرشتے نبی (کریم ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو۔"

حضور نبی کریم ﷺ کے مشہور اسمائے مبارکہ کا ترتیب سے فرداً فرداً تذکرہ کرتے ہیں۔

مُحَمَّدٌ ﷺ

محمد اتنا دلکش اور حسین لفظ ہے کہ اسے سنتے ہی نگاہ فرط ادب و تعظیم سے جھک جاتی ہے اور لبوں پر درود و سلام جاری ہو جاتا ہے لیکن اس کی یہ حقیقت بہت سے لوگوں سے مخفی ہے کہ اسم محمد کا معنی و مفہوم بھی اس کے ظاہر کی طرح حسین اور دل آویز ہے۔

اسم محمد کے معنی تعریف اور ثناء بیان کرنے کے ہیں۔ (المفردات: راغب اصفہانی)

محمد (ﷺ) ...... یہ وہ نام مبارک ہے جو قدرت کی طرف سے روز اول ہی سے حضور نبی کریم ﷺ کے لئے خاص کر دیا گیا اور سابقہ تمام انبیاء علیہم السلام کی کتب مقدسہ میں آپ ﷺ کا یہ اسم مبارک بار بار بیان ہوتا آیا ہے۔

محمد (ﷺ) سے مراد ہے وہ ذات جس کی کثرت کے ساتھ بار بار تعریف کی جائے۔ (تاج العروس من جواہر القاموس)

قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ الشفاء میں لکھتے ہیں کہ محمد (ﷺ) کثرت حمد میں مبالغہ ہے۔

امام راغب اصفہانی رحمتہ اللہ علیہ المفردات میں لکھتے ہیں:

محمد: اذا کثرت خصاله المحمودة

"محمد اسے کہتے ہیں جس کی قابل تعریف عادات حد اور شمار سے زیادہ ہوں۔"

امام قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ "محمد" اسے کہتے ہیں جس کی بار بار تعریف کی جائے۔ (المواہب اللدنیہ)

Marfat.com

امام زرقانی رحمتہ اللہ علیہ شرح المواہب اللدنیہ میں لکھتے ہیں کہ ''محمد'' سے مراد وہ ذات ہے جس کی تعریف کیے جانے کی کوئی حد نہ ہو۔

حمد کا لفظ اور اس سے ملتے جلتے تعریف کے الفاظ عام ہیں۔ تعریف کسی کی بھی ہوسکتی ہے۔ تعریف کرنے والا کوئی بھی ہوسکتا ہے لیکن جب لفظ ''محمد'' وجود میں آ گیا تو اس سے مراد فقط ایک ہی ہستی پاک، ایک ہی شخصیت خاص اور ایک ہی ذات مقدس ہے جس کے لئے مبداء کائنات نے ازل سے یہ اسم گرامی مختص کر دیا تھا۔ اس اسم مبارک کو عرش کے ستونوں پر نقش کر دیا تھا اور کائنات عالم میں فقط اسی مقدس ہستی کو اس نام سے معنون کیا تھا۔

قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ الشفاء میں لکھتے ہیں:

''آج تک دنیا میں کسی شخص نے اپنی اولاد کا یہ نام نہیں رکھا۔ قدرت نے ازل سے یہ اسم مبارک حضور نبی کریم ﷺ کی ذات پاک کے لئے مخصوص فرما دیا تھا۔''

قرآن مجید فرقان حمید میں اسم ''محمد'' چار مرتبہ ذکر ہوا ہے۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ. (سورۃ آل عمران 144:3)

''اور محمد (ﷺ بھی تو) رسول ہی ہیں۔''

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ. (سورۃ الاحزاب 40:33)

''محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔''

وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوۡا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ. (سورۃ محمد 2:47)

''اور جو لوگ (اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر) ایمان لائے اور (پھر) نیک عمل کئے اور اس (سب کو جو محمد (ﷺ) پر نازل ہوا (دل و جان سے) قبول کیا۔''

مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ. (سورۃ الفتح 29:48)

Marfat.com

"محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔"

"محمد" (ﷺ) عرش کے ہر ستون پر لکھا ہے۔

عرش الٰہی سے لے کر فرش زمین تک تزئین و آرائش حضور نبی کریم ﷺ ہی کے اسم منور کے جمالیاتی ظہور کی وجہ سے ہے۔ کائنات عالمین کا سارا حسن و جمال میرے اور ہم سب کے کریم آقا سَیِّدُنا کَرِیم" ﷺ ہی کے نعلین پاک کی خیرات سے ہے۔

حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

جب حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی خطا کی معافی کے لئے بارگاہ اللہ رب العزت میں حضور نبی کریم ﷺ کے اسم پاک کے وسیلۂ جلیلہ سے عرض کی تو رب العالمین نے فرمایا:

"اے آدم! تو نے محمد (ﷺ) کو کس طرح پہچانا حالانکہ ابھی تک میں نے انہیں (عالم وجود میں) پیدا بھی نہیں فرمایا؟"

اس پر حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا:

"یا رب الأنک لما خلقتنی بیدک و نفخت فی من روحک، رفعت رأسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوبا:

لا اله الا الله محمد رسول الله

فعلمت أنک لم تصنف الی اسمک الا أحب الخلق الیک.

"اے رب! جب تو نے اپنے دست قدرت سے مجھے تخلیق کیا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی۔ میں نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے ہر ستون پر لا اله الا الله محمد رسول الله (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں) لکھا ہوا دیکھا تو میں نے جان لیا کہ تیرے نام کے ساتھ اسی کا نام ہو سکتا ہے جو ساری مخلوق میں سے تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔"

Marfat.com

اس پر ارشاد باری تعالیٰ ہوا:

صدقت یا آدم! انه لا حب الخلق الی ادعنی بحقه فقد غفرت لک ولو لا محمد ما خلقتک

''اے آدم! تو نے سچ کہا ہے مجھے تمام مخلوق سے زیادہ محبوب وہی ہیں اب جبکہ تو نے (میرے) اس (محبوب بندے اور برگزیدہ رسول) کے وسیلۂ جلیلہ سے دعا کی ہے تو میں نے تجھے معاف کر دیا ہے اور اگر محمد (ﷺ) نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا بھی نہ کرتا۔''
(حاکم المستدرک' طبرانی المعجم الاوسط' ابن کثیر' البدایہ والنہایہ)

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذا شتیم
کہ آں ذات پاک مرتبہ دان محمد ﷺ است

Marfat.com

درود وسلام

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ
الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ ﷺ

الصلوۃ والسلام علیک یا خلیل اللہ ﷺ
الصلوۃ والسلام علیک یا صفی اللہ ﷺ

الصلوۃ والسلام علیک یا نجی اللہ ﷺ
الصلوۃ والسلام علیک یا خیر خلق اللہ ﷺ

الصلوۃ والسلام علیک یا من اختارہ اللہ ﷺ
الصلوۃ والسلام علیک یا من زینہ اللہ ﷺ

الصلوۃ والسلام علیک یا من ارسلہ اللہ ﷺ
الصلوۃ والسلام علیک یا من شرفہ اللہ ﷺ

الصلوۃ والسلام علیک یا من عظمہ اللہ ﷺ
الصلوۃ والسلام علیک یا من کرمہ اللہ ﷺ

الصلوۃ والسلام علیک یا سید المرسلین ﷺ
الصلوۃ والسلام علیک یا امام المتقین ﷺ

الصلوۃ والسلام علیک یا خاتم النبیین ﷺ
الصلوۃ والسلام علیک یا شفیع المذنبین ﷺ

Marfat.com

الصلوة والسلام علیک یا رسول رب العالمین ﷺ
الصلوة والسلام علیک یا سید الاولین ﷺ
الصلوة والسلام علیک یا سید الآخرین ﷺ
الصلوة والسلام علیک یا قائد المرسلین ﷺ

الصلوة والسلام علیک یا شفیع الامة ﷺ
الصلوة والسلام علیک یا عظیم الهمة ﷺ
الصلوة والسلام علیک یا حامل لواء الحمد ﷺ
الصلوة والسلام علیک یا صاحب المقام المحمود ﷺ

الصلوة والسلام علیک یا ساقی الحوض المورود ﷺ
الصلوة والسلام علیک یا اکثر الناس تبعاً یوم القیمة ﷺ
الصلوة والسلام علیک یا سید ولد آدم ﷺ
الصلوة والسلام علیک یا اکرم الاولین والآخرین ﷺ

الصلوة والسلام علیک یا بشیر ﷺ
الصلوة والسلام علیک یا نذیر ﷺ
الصلوة والسلام علیک یا داعی الله باذنه والسراج المنیر ﷺ
الصلوة والسلام علیک یا نبی التوبة ﷺ

الصلوة والسلام علیک یا نبی الرحمة ﷺ
الصلوة والسلام علیک یا مقفی ﷺ
الصلوة والسلام علیک یا عاقب ﷺ
الصلوة والسلام علیک یا حاشر ﷺ

Marfat.com

الصلوۃ والسلام علیک یا مختار ﷺ

الصلوۃ والسلام علیک یا ماحی ﷺ

الصلوۃ والسلام علیک یا احمد ﷺ

الصلوۃ والسلام علیک یا محمد ﷺ

صلوات اللہ وملئکتہ ورسلہ وحملۃ عرشہ و جمیع خلقہ

علیک وعلی آلک واصحابک ورحمتہ اللہ و برکاتہ

امام عالم فاضل صخر الاماثل والا کابر خاتم المفسرین قطب زمان حضرت مولانا شیخ اسماعیل حقی قدس سرہ العزیز اپنی تفسیر روح البیان میں یہ درود و سلام بصیغہ ندا تحریر فرماتے ہیں اور علماء کے ہاں یہ درود و سلام مشہور و معروف ہے۔ اسے درود فتح بھی کہتے ہیں۔

جس مراد کے لئے پڑھا جائے انشاء اللہ پوری ہوگی۔ دشمن پر کامیابی ملے' ہر مشکل کام آسان ہو۔ (تفسیر روح البیان جلد ہفتم ص 236)

Marfat.com

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

نسیم پر، نہ صبا پر، نہ باد صرصر پر
میں اڑ رہا ہوں تو زور ہوائے دلبر پر

نہ بیگناہی نہ کچھ نیکیوں کے دفتر پر
ہمارا تکیہ ہے اپنے شفیع محشر پر

نہ سلسبیل، نہ تسنیم پر، نہ کوثر پر
میری نظر ہے نگاہ خمار پرور پر

وہ اقتدار کہ بیٹھ آئے عرش اکبر پر
یہ شان فقر کہ لیٹے نہ نرم بستر پر

کسی کو چیر دیا تو کسی کو پھیر دیا
یہ دبدبہ ہے ترا ماہ و مہر و خاور پر

ہر ایک زخم جگر کہہ رہا ہے یہ سید
میں ان کے تیر کے صدقے نثار خنجر پر

(حضرت مولانا سید محمد کچھوچھوی رحمتہ اللہ علیہ)

Marfat.com

آرزوئے محمد ﷺ

خدا دے تو دے آرزوئے محمد ﷺ
کریں چشم و دل جستجوئے محمد ﷺ

کہاں باغ جنت' کہاں باغ یثرب
جہاں بوئے گل اور بوئے محمد ﷺ

خوشی سے اچھل جائیں تسنیم و کوثر
جو مل جائے آب وضوئے محمد ﷺ

کہوں کیوں نہ ہر بار صل علیٰ میں
تصور میں پھرتا ہے روئے محمد ﷺ

بنیں دست مژگاں مرے پاؤں یا رب
کروں طے ان آنکھوں سے کوئے محمد ﷺ

الٰہی نہ ہو داغ کا بال بیکا
رگ جاں بنے تار موئے محمد ﷺ

(داغ دہلوی)

Marfat.com

ثنائے حبیب ﷺ

عرش است کمیں پایہ ز ایوان محمد ﷺ
جبرائیل امیں (علیہ السلام) خادم دربان محمد ﷺ

آں ذات خداوند کہ مخفی است بعالم
پیدا وعیان است بچشمان محمد ﷺ

توریت کہ بر موسیٰ (علیہ السلام) وانجیل بر عیسیٰ (علیہ السلام)
شد محو بہ یک نقطہ فرقان محمد ﷺ

از بہر شفاعت چہ اولو العزم چہ مرسل
در حشر زندوست بہ دامان محمد ﷺ

یک جاں چہ کند سعدی مسکیں کہ دو صد جاں
سازیم فدائے سگ دربان محمد ﷺ

(شیخ سعدی شیرازی رحمتہ اللہ علیہ)

Marfat.com

گوہر مقصود

کچھ اور عشق کا حاصل نہ ہو عشق کا مقصود
جز ایں کہ لطف خلش ہائے نالہ بے سود

اگر خموش رہوں میں تو' تو ہی سب کچھ ہے
جو کچھ کہا تو ترا حسن ہو گیا محدود

مقام جہل کو پایا نہ علم و عرفاں نے
میں بے خبر ہوں باندازۂ فریب شہود

چلوں میں جان حزیں کو نثار کر ڈالوں
نہ دیں جو اہل شریعت جبیں کو اذن سجود

وہ سرور دو جہاں ﷺ وہ محمد ﷺ عربی
بہ روح اعظم پاکش درود نا محدود

ضیائے حسن کا ادنیٰ سا یہ کرشمہ ہے
چمک گئی ہے شبستان غیب و بزم شہود

کچھ اس ادا سے مرا اس نے مدعا پوچھا
ڈھلک پڑا مری آنکھوں سے گوہر مقصود

Marfat.com

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

اس شہر خنک میں تو پھر بادِ صبا جانا
سلطان مدینہ کے قدموں میں سما جانا

آنچل میں چھپا لانا کچھ خاک کی سوغاتیں
وہ خاک مری دونوں آنکھوں میں لگا جانا

تھم جائیں مرے آنسو جب نیند کے غلبے سے
دربار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر دکھا جانا

سو جاؤں تو خوابوں میں آ جانا سحر بن کر
جاگوں تو مجھے اس کی تعبیر بتا جانا

ہر شام صبا میری سانسوں کے دریچے میں
توصیف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قندیل جلا جانا

تنہائی کا ہر موسم طیبہ میں گزاروں میں
دیوار تصور پر وہ نقش بنا جانا

پیغام حضوری کا لے آنا مدینے سے
اُجڑے ہوئے آنگن میں گلزار کھلا جانا

Marfat.com

لفظوں کی دھنک اُن ﷺ کے جلووں کو ترستی ہے
ہونٹوں پہ درودوں کی تحریر سجا جانا

اتنا تو کرم کرنا اے بادِ صبا! مجھ پر
زنجیرِ غلامی کی مرقد پہ گرا جانا

رخصت کا ریاض آئے لمحہ تو سرِ ماتم
ہر لفظ میں دل رکھ کر یہ نعت سنا جانا

(ریاض حسین چودھری)

☆

مومنو بھیجتے نہیں کیوں اپنے آقا ﷺ پہ درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام

☆

Marfat.com

بحضور سرورِ کونین ﷺ

لب پر میرے چھا گئی ہے آپ ﷺ کی رحمت میرے آقا ﷺ
ورنہ کب آتی تھی مجھ ناچیز کو آپ ﷺ کی مدحت میرے آقا ﷺ

جو عقیدت میرے دل میں اپنی رکھی آپ ﷺ نے میرے آقا ﷺ
میری ہر نسل میں کر جائے یہ محبت سرایت میرے آقا ﷺ

میری قسمت میں اگر آپ ﷺ کا ظاہری زمانہ مبارک ہوتا
پھر مجھ خوش بخت کو رہتی نہ کوئی ضرورت میرے آقا ﷺ

سامنے بیٹھ کے آپ ﷺ ہی کے قصیدے لکھتا
آپ ﷺ کے ہر قول مبارک کی دیتا میں شہادت میرے آقا ﷺ

اپنے کانوں سے سنتا میں آپ ﷺ کی پیاری پیاری حدیثیں
دیکھتا میں بھی آپ ﷺ کا حسن بیان زور خطابت میرے آقا ﷺ

آپ ﷺ کی ہر اک آواز پہ لبیک کہتا ہوا میں آتا
میرے حصے میں بھی آتی اے کاش آپ ﷺ کی یہ خدمت میرے آقا ﷺ

میں آپ ﷺ کے چہرہ انور کا اپنی آنکھوں کو دیدار کراتا
مجھ ناچیز کو بس کافی تھی آپ ﷺ کو تکتے رہنے کی عبادت میرے آقا ﷺ

Marfat.com

عید کے روز آپ ﷺ دیتے تھے تحائف ننھے منے بچوں کو
کر دیجئے نظر کرم اپنی میرے بچوں پر بھی میرے آقا ﷺ

مقصود کی ساری آل کو ہو اللہ کی توفیق نصیب
ان کے دل میں بس جائے آپ ﷺ کی محبت میرے آقا ﷺ

محمد مقصود الحسن

☆

کعبے کے بدر الدجیٰ آپ ﷺ پر کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ آپ ﷺ پر کروڑوں درود

☆

Marfat.com

نعت مصطفیٰ ﷺ

ذرا چہرے سے پردے کو اٹھاؤ یا رسول اللہ ﷺ
مجھے دیدار تک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ ﷺ
اُٹھا کر زلف اقدس کو ذرا چہرہ مبارک سے
مجھے دیوانہ اور وحشی بناؤ یا رسول اللہ ﷺ

پیاسا ہے تمہارے شربت دیدار کا عالم
کرم کا اپنا ایک پیالہ پلاؤ یا رسول اللہ ﷺ
چھپیں خجالت سے جا کر پردہ مغرب میں ماہ و حور
گر اپنے حسن کا جلوہ دکھاؤ یا رسول اللہ ﷺ

یقیں ہو جائے گا کفار کو بھی اپنی بخشش کا
جو میداں میں شفاعت کے تم آؤ یا رسول اللہ ﷺ
ہوا ہوں نفس اور شیطان کے ہاتھوں بہت رسوا
مرے اب حال پر تم رحم کھاؤ یا رسول اللہ ﷺ

کرم فرماؤ ہم پر اور کرو حق سے شفاعت تم
ہمارے جرم و عصیاں پر نہ جاؤ یا رسول اللہ ﷺ
مشرف کر کے مجھ کو کلمہ طیب سے اپنے تم
پھر اب نظروں سے اپنی مت گراؤ یا رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

کرو روئے منور سے مری آنکھوں کو نورانی
مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ ﷺ

شفیع عاصیاں ہو تو وسیلہ بے کساں ہو تم
تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ ﷺ

خدا عاشق تمہارا اور ہو محبوب تم اس کے
ہے ایسا مرتبہ کس کا سناؤں یا رسول اللہ ﷺ

مجھے بھی یاد رکھیو ہوں تمہارا امتی عاصی
گنہگاروں کو جب تم بخشواؤ یا رسول اللہ ﷺ

اگرچہ نیک ہوں یا بد تمہارا ہوں میں
تم اب چاہو ہنساؤ یا رلاؤ یا رسول اللہ ﷺ

جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپ ﷺ کے ہاتھوں
بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ ﷺ

پھنسا ہوں جس طرح گرداب غم میں ناخدا ہو کر
مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ ﷺ

(حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ)

Marfat.com

فی مدح النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مُحَمَّدٌ ذُوْ شَرَفٍ کَهْفُ الْوَرٰی خَیْرُ الْاُمَمِ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُنَا شَمْسُ الضِّیَآءِ فِی الظُّلَمِ!
مُحَمَّدٌ ذِکْرُهٗ رُوْحٌ لَّنَا وَقُوْتٌ اَنْفُسَنَا
مُحَمَّدٌ ذُوالْکَرمِ رَبُّ الْکَرَامِ ذُوالْعَلَمِ!
مُحَمَّدٌ رَحْمَةُ مَن رَّبُّ جَمِیْعِ خَلَائِقِهٖ
مُحَمَّدٌ اهُدَاةِ دَافِعُ کَربَ النِّقَمِ!
مُحَمَّدٌ اَکْبَرُ عُوْنٍ عِنْدَهٗ قَصْدُ اَمَلٍ
مُحَمَّدٌ اَکْرَمُ خَلْقٍ "اَحْسَنُ" جَمِیْلُ الشِّیَمِ!
تَمَدُّنُ الْاِنْسِ صَفَا بِالْجَهْدِ وَالْمَسْعَاةِ لَهُ
نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ وَالنَّاهِی وَمُمْتَآ ذُالْحِکَمِ!
مُذَیِّنُ الْعَالَمِ تَاجُ الْاَنْبِیَآءِ قَاطِبَةٍ
وَبِالْکَمَالَاتِ لَهُ مُسْقَدِمٌ مِّنْ کُلِّهِمْ!
فَاِنَّ فَضْلاً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ لَا الْاِحْصَآءُ لَهُ
فَلَیْسَ اَعْرَابُ کَلَامٍ مِّنْهُ مَحْصُوْرٌ بِفَمِ!
عَلَیْنَا اَنْ نَشْکُرَهٗ لِلُّطْفِ وَالْاِحْسَانِ لَهُ
مُبَارَکٌ شَاْنُ عَلُوِّ سَیِّدِ بَیْتِ الْحَرَمِ

(حضرت بیچین رجپوری بدایونی)

Marfat.com

یا رسول اللہ ﷺ

عطا قدموں میں ہو دائم حضوری یا رسول اللہ ﷺ
ہے اب ناقابل برداشت دوری یا رسول اللہ ﷺ

عنایت ہو اگر اک لمحہ اپنی خاص خلوت کا
مجھے اک عرض کرنی ہے ضروری یا رسول اللہ ﷺ

اجازت ہو تو کچھ چشمان تر سے بھی بیان کر لوں
ابھی ہے داستانِ غم ادھوری یا رسول اللہ ﷺ

مری غایت تمنا ہے در اقدس کی دربانی
زہے عزت، اگر ہو جائے پوری یا رسول اللہ ﷺ

مدینے ہی میں آ کر راحت و تسکین پاتی ہے
دل فرقت زدہ کی ناصبوری یا رسول اللہ ﷺ

دمِ رخصت نفیس اشکوں سے تر ہے رحم فرماؤ
خدارا اک جھلک ہلکی سی نوری یا رسول اللہ ﷺ

صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

Marfat.com

ہدیہ سلام

السلام اے رازِ حسن زندگی

السلام اے ذکر روح رواں — السلام اے یاد تو جاناں جاں
السلام اے جلوۂ نور احد — السلام اے مظہر ذات صمد
السلام اے مایۂ راز حیات — السلام اے وجہ خلق کائنات
السلام اے رحمۃ اللعالمین — السلام اے ہادی دنیا و دیں
السلام اے عالم اُمی لقب — السلام اے سید والا نسب
السلام اے پیکر خلق عظیم — السلام اے آیت رب کریم
السلام اے رہبر راہِ صفا — السلام اے مجتبیٰ و مصطفیٰ
السلام اے رونق بزم زمیں — السلام اے نازِ عجز و بندگی
السلام اے مونس بیچارگاں — السلام اے دستگیر بے کساں
السلام اے مامن و ماوائے ما — السلام اے والی و مولائے ما
آنکہ در عقلم و گنجد شانِ تست — در گمانم آنچہ ناید آنِ تست
ایں قدر دانم کہ رب ذوالجلال — آفریدت منتہائے ہر کمال

یا رسول اللہ بر تو صبح و شام
بے شمار از من درود است و سلام

حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحئی صاحب عارفی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

جینا وہی جینا ہو گا

یہ حقیقت ہے کہ جینا وہی جینا ہو گا
جب مرے پیش نظر حُسن مدینہ ہو گا

شوقِ دل راہنما بن کر چلے گا آگے
جب رواں سُوئے حرم اپنا سفینہ ہو گا

آنکھ جب روضۂ اقدس کی جھلک دیکھے گی
یا خدا کیسا مبارک وہ مہینہ ہو گا

میری آنکھوں میں سمٹ آئے گا حسن کونین
جس طرف آنکھ اٹھاؤں گا مدینہ ہو گا

جب نگاہیں درِ احمد ﷺ پر بلائیں لیں گی
صرف آنکھیں ہی نہیں قلب بھی بینا ہو گا

حاضری ہو گی بصد شوق مواجہہ کی طرف
دل حضوری میں سعادت کا خزینہ ہو گا

نغمۂ صل علیٰ ہو گا لبوں پر جاری
اور ماتھے پہ ندامت کا پسینہ ہو گا

چومتا نقش قدم ان کے پھروں گا ہر سو
کیسا پر کیف یہ جینے کا قرینہ ہو گا

باب جبرائیل سے گزروں گا دعائیں پڑھتا
ذوق اور شوق سے معمور یہ سینہ ہو گا

ان کی جب چشمِ کرم ہو گی دلِ کیفی پر
دل نہیں، پھر تو یہ انمول نگینہ ہو گا

Marfat.com

لب پر درود

لب پر درود، دل میں خیال رسول ﷺ ہے
اب میں ہوں اور کیفِ وصال رسول ﷺ ہے

دائم بہار گلشن آلِ رسول ﷺ ہے
سینچا گیا لہو سے نہال رسول ﷺ ہے

حُسنِ حَسنؓ کو دیکھ حُسینؓ کو دیکھ
دونوں میں جلوہ ریز جمال رسول ﷺ ہے

ابوبکرؓ ہوں، عمرؓ ہوں، وہ عثمانؓ ہوں یا علیؓ
چاروں سے آشکار کمالِ رسول ﷺ ہے

اسلام نے غلام کو بخشی ہیں عظمتیں
سردار مومنین، بلالؓ رسول ﷺ ہے

ہاں نقشِ پائے ختمِ رُسل ﷺ میرا تخت ہے
اور سر کا تاج خاکِ نعالِ رسول ﷺ ہے

جامِ جم اس کے سامنے کیا چیز ہے نفیس
جس کو نصیب جامِ سفالِ رسول ﷺ ہے

Marfat.com

فریاد

اے خدا اے میرے ستّار العیوب
میرے مولیٰ میرے غفّار الذّنوب

تجھ پہ روشن ہیں مرے سارے عیوب
جانتا ہے تو مری حالت کو خوب

مجھ سا کوئی نفس کا بندہ نہیں
مجھ سے کوئی قلب کا گندہ نہیں

میں بدی میں آپ ہوں اپنی مثال
بدعمل، بدنفس، بدخو بدخصال

حال ابتر ہے دل برباد کا
ہاں مدد کر وقت ہے امداد کا

غلبہ دے دے نفس اور شیطان پر
آ بنی ہے اب تو بس ایمان پر

سن لے میرے مولیٰ میری فریاد کو
آ میرے مالک میری امداد کر

تو جو چاہے پاک ہو مجھ سے پلید
فضل سے تیرے نہیں کچھ بھی بعید

قلب سے دھو دے مرے ہر گندگی
ہو عطا پاکیزہ اب تو زندگی

روک لایعنی سے اب میری زباں
ذکر میں تیرے رہوں رطب اللساں

دل میں تیری یاد، لب پہ نام ہو
عمر بھر اب تو یہی بس کام ہو

تجھ سے دم بھر بھی مجھے غفلت نہ ہو
تیرے ذکر و فکر سے فرصت نہ ہو

گو ترے آگے ذلیل و خوار ہوں
حشر میں رسوا نہ اے ستّار ہوں

جس گھڑی نکلے بدن سے میرے جاں
کلمہ توحید ہو وردِ زباں

سینکڑوں کو تو کرے گا جنتی
ایک یہ نا اہل بھی ان میں سہی

Marfat.com

شاید وہ بلا بھیجیں

تنہائی کے سب دن ہیں، تنہائی کی سب راتیں!
اب ہونے لگیں ان سے خلوت میں ملاقاتیں

ہر لحظہ تسلی ہے، ہر آن تسلی ہے
ہر وقت ہے دل جوئی، ہر دم ہیں مداراتیں

کوثر کے تقاضے ہیں، تسنیم کے وعدے ہیں
ہر روز یہی چرچے، ہر رات یہی باتیں

معراج کی سی حاصل سجدوں میں ہے کیفیت
اک فاسق و فاجر میں، اور ایسی کراماتیں

بے مایہ سہی لیکن شاید وہ بلا بھیجیں
بھیجی ہیں درودوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں

(محمد علی جوہر)

Marfat.com

☆

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

☆

☆

یا رسول اللہ انظر حالنا
(اے اللہ تعالیٰ کے رسول ہمارے حال پر نظر کرم کیجئے)
یا حبیب اللہ اسمع قالنا
(اے اللہ پاک کے حبیب ہماری عرض سنئے)
اننی فی بحر غم مغرق
(بے شک میں غم کے سمندر میں غرق ہو رہا ہوں)
خذیدی سهل لنا اشکالنا
(میری دست گیری کیجئے اور میرے بوجھ کو آسان فرمایئے)

☆

Marfat.com

میری آرزو

معصوم سی، بے ضرر سی، اک آرزو ہے میری
دیارِ حبیب ﷺ میں پہنچوں، یہ جستجو ہے میری

پیارے کملی والے آقا ﷺ در پہ اپنے مجھے بلا لیجئے
دیدار ہو عطا بس آپ ﷺ کا یہی التجا ہے میری

روضۂ پاک کی جالی سینے سے میں لگا لوں
یہی آخری تمنا ہے اور یہی آرزو ہے میری

Marfat.com

دُعا

یا الٰہ العالمین یا رب کریم یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم یا حیّ یا قیّوم!

میں تو بے حیثیت اور کم مایہ ہوں اور قطعاً اس قابل نہ تھا کہ تیرے حبیب مکرم حضرت محمد ﷺ کی شان اقدس کے بارے میں کچھ لکھنے کی جسارت کرتا۔ مگر تیرے خاص فضل و کرم سے تیرے اس حقیر بندے نے تیرے حبیب مکرم حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کی شان اقدس کو قرآن و حدیث میں سے جمع کر کے لکھنے کی کوشش کی ہے۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

یا اللہ رب محمد ﷺ! میری اس عاجزانہ سعی کو اپنی بارگاہ الوہیت میں قبول و منظور فرما لے اور تیرے حبیب مکرم سیدنا کریم" ﷺ کی بارگاہ اقدس میں یہ کاوش مقبول ہو جائے۔ مجھے دنیا و آخرت کی ہر منزل پر اس کی رحمتیں اور برکتیں حاصل ہوں اور تمام مسلمان بھائیوں کو جو اس سے فیض حاصل کریں انہیں تیری اور تیرے حبیب مکرم حضرت محمد ﷺ کی رحمت کا سایہ میسر ہو جائے۔

یا الٰہ العالمین! میرے علم و عمل، میرے کام، میری عمر، میری کوششوں میں برکت عطا فرما اور انہیں اپنی اور اپنے حبیب مکرم حضور نبی کریم رؤف الرحیم حضرت محمد ﷺ کی اطاعت، اتباع اور دین اسلام اور شریعت مطہرہ کی خدمت میں استعمال کی توفیق عطا فرما۔

یا اللہ! تیرے حبیب مکرم حضرت محمد ﷺ کی شانِ اقدس کے ذکر خیر کے صدقے ہمیں حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کی سنت مبارکہ پر قائم رکھنا اور آپ ﷺ کی شریعت مطہرہ پر دائما عمل پیرا رکھنا اور آپ ﷺ کی ملت پر وصال عطا فرمانا۔

یا اللہ! تجھے تیری ربوبیت کا واسطہ ہماری کوتاہیاں، غلطیاں، خطائیں، لغزشیں اور چھوٹے بڑے سب گناہ معاف فرما دینا۔ انجانے میں کئے ہوئے گناہ اور جان بوجھ کر کئے ہوئے گناہ بھی تو ہی بخشنے والا ہے۔ تیرے خزانوں میں کسی چیز کی کمی نہیں، تو ہماری خطاؤں،

Marfat.com

لغزشوں اور گناہوں کو نہ دیکھ' تو اپنی رحمتوں کو دیکھ تیری رحمتیں بے حساب ہیں' تیری رحمت ہر چیز پر وسیع ہے' تو ہر چیز سے بے نیاز ہے' تو ہر چیز پر قادر ہے' تو ہی قادر مطلق ہے۔ تو اپنے حبیب مکرم رحمۃ للعالمین ﷺ کے صدقے ہمیں معاف فرما دے۔ تو ہی رب ہے' تو ہی الٰہ ہے' تو ہی بخشنے والا ہے' تو ہی معاف فرمانے والا ہے اور تو معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے۔ تیرے در کے سوا کوئی اور در نہیں ہے۔ ہم تجھ سے ہی سوال کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین.

یا اللہ! ہماری دعاؤں کو رد نہ فرمانا۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے زندہ رکھنا اور ثابت قدم رکھنا اور ایک مسلمان کی موت عطا فرمانا۔ مرتے وقت کلمہ توحید ہماری زبان پر جاری فرما دینا۔ قبر میں اپنے نیک بندوں جیسا معاملہ فرمانا۔ جب نکیرین تیرے حبیب مکرم حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کے بارے میں سوال پوچھیں تو کچھ ایسا انتظام فرما دینا کہ میرے کریم آقا حضرت محمد ﷺ خود ہی فرما دیں کہ یہ تو میرا غلام ہے۔

یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا الٰہ العالمین یا اللہ رب محمد ﷺ! مجھ ناچیز سمیت' میرے ماں باپ' میرے مرشد کریم کوکب الحبین قبلہ سائیں حافظ غلام محمد دامت برکاتہم العالیہ' میرے بیوی بچوں' بہن بھائیوں' دوستوں ساتھیوں' میرے دینی بھائیوں اور ہمارے تمام عزیز و اقرباء' تمام مسلمانوں بلکہ میرے کریم آقا حضرت محمد ﷺ کی ساری امت کی بخشش و مغفرت فرما دینا۔ اللھم اغفرلی وللمؤمنین والمؤمنات و المسلمین و المسلمات.

یا اللہ! روزِ محشر مجھے رسوا ہونے سے بچا لینا۔ اپنے ابر رحمت سے ڈھانپ دینا۔ اپنے عرش عظیم کے سائے میں جگہ عطا فرما دینا۔ حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت نصیب فرما دینا۔ ساقی کوثر سیدنا کریم' ﷺ کا ساتھ نصیب فرما دینا اور کریم آقا ﷺ کے دست اقدس سے حوض کوثر سے کامل جام کوثر پلا دینا اور اپنے دیدار سے سرفراز فرما دینا اور اپنی جنتوں میں داخل فرما دینا۔

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم میرے اور ہم سب کے کریم آقا حضرت محمد ﷺ پر اس طرح درود و سلام بھیج جس طرح تجھے پسند ہے اور آپ ﷺ کی آل پاک' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر سلام ہو اور اپنے حبیب مکرم ﷺ کے طفیل ہمیں سلامتی عطا فرما۔ حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کی ساری امت کی سلامتی ہو۔

Marfat.com

یا رب العالمین! ہمیں کسی کا محتاج نہ کرنا۔ ہر قسم کی محتاجی سے اپنی حفاظت میں رکھنا۔ اپنی بارگاہ الوہیت کی عطاؤں سے اپنے حبیب مکرم ﷺ کے صدقے ہماری جھولی بھرتے رہنا۔ ہمارے گھروں میں اپنی رحمتیں' برکتیں نازل فرما دینا۔ ہماری اولادوں اور ان کی اولادوں کو نیک' صالح' فرمانبردار' اطاعت گزار' صوم وصلوٰۃ کا پابند کر دینا۔

یا اللہ! ہمارے ملک پاکستان کی حفاظت فرمانا اور دیگر مسلمان ملکوں کی بھی حفاظت فرمانا۔

یا الٰہ العالمین یا رب العالمین یہ کیا حالات ہو گئے ہیں۔ سارا عالم اسلام خطرے میں ہے۔ تمام یہود' ہنود' نصرانی سارے عالم اسلام پر چڑھ دوڑے ہیں۔ ساری اُمت پریشانی میں مبتلا ہے۔ قتل و غارت کا بازار گرم ہے۔ مسلمان ممالک کی سرحدیں غیر محفوظ ہو گئی ہیں۔ اپنے رحمۃ للعالمین حبیب کریم ﷺ کے صدقے ہم سب کو محفوظ و مامون فرما دے۔ دشمنوں کے مقابلے میں اپنی پناہ میں رکھ۔ تمام مسلمان امت کو اتحاد نصیب فرما۔ ہمیں کسی صالح مرد کی قیادت نصیب فرما دے۔ دشمنوں پر ہمارا رعب قائم فرما دے۔ دشمنوں پر ہمیں غلبہ عطا فرما دے اور ہمیں طاقت' قوت' اتحاد نصیب فرما دے۔ حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کے جھنڈے تلے ساری امت کو جمع فرما دے اور ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم تمام روئے زمیں پر تیرا اور تیرے حبیب مکرم ﷺ کا دین' دین اسلام قائم کر دیں۔ یا اللہ ہماری مدد فرما۔

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم میری دعاؤں کو شرف قبولیت نصیب فرما دے۔ یا اللہ تو ہی مجیب الدعوۃ ہے تو اپنے حبیب مکرم حضرت محمد ﷺ کے صدقے اپنے فضل عظیم سے ہم پر رحم فرما دے اور ہماری دعاؤں کو قبول فرما لے۔ یقیناً تو ہی اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور قبول فرماتا ہے۔ تو نے خود ہی دعا مانگنے کے لئے فرمایا ہے اور ساتھ ہی ان دعاؤں کی قبولیت کا عندیہ بھی سنا دیا ہے۔ پس ہماری دلی دعاؤں اور مرادوں کو قبول و منظور فرما۔ کیونکہ تیرا فرمان ہے:

وَقَالَ رَبُّکُم ادۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ. (سورۃ المومن 60)

''اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں۔''

یا اللہ! تیرا فرمان حق ہے۔ ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں تو اسے قبول فرما لے۔ بے

Marfat.com

شک ہم ہی خطا کار ہیں۔ تو ہماری خطاؤں سے درگزر فرما اور ہمیں معاف فرما دے۔ ہم پر رحم فرما دے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی ظَلَمۡتُ نَفۡسِی ظُلۡمًا کَثِیۡراً وَّلَا یَغۡفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنۡتَ فَاغۡفِرۡلِی مَغۡفِرَۃً مِّنۡ عِنۡدِکَ وَارۡحَمۡنِیۡ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ o

''اے اللہ میں نے اپنے آپ پر بڑے ظلم کئے ہیں اور تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف فرمانے والا نہیں۔ میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک تو ہی معاف فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔''

یا اللہ یا رب کریم یا رب محمد ﷺ ہم نے جو مانگا ہے اس میں سے جو بہتر ہے وہ ہمیں عطا فرما دے۔ ہم نادان ہیں' نا سمجھ ہیں۔ ہمارے لئے جو بھی تیرے نزدیک ہمارے لئے بہتر ہے مگر ہم نہیں مانگ سکے وہ بھی ہمیں اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے عطا فرما دے۔ تو ہی عطا فرمانے والا ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ وَتُبۡ عَلَیۡنَا اِنَّکَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ o

وَصَلَّ اللّٰہُ الۡعَظِیۡمُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَبَارِکۡ وَسَلَّمۡ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوۡنَ وَغَفَلَ عَنۡ ذِکۡرِہٖ الۡغَافِلُوۡنَ o

سُبۡحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ وَسَلَامٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ o

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

میں کیا اور کیا میری حقیقت سب کچھ ہے سرکار ﷺ کی نسبت
میں تو برا ہوں لیکن میری لاج ہے کس کے ہاتھ نہ پوچھو

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشآء واللہ ذو الفضل العظیم۔

Marfat.com

عاجزانہ التجا

(حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ کی رباعی بطور التجا)

تو غنی ازھر دو عالم من فقیر

اے رب کریم! تو دونوں جہانوں (عالموں) سے بے پرواہ، غنی ہے اور میں ایک لاچار عاجز انسان اور فقیر بے نوا ہوں۔

روز محشر عزر ھائے من پذیر

میری عاجزانہ درخواست ہے کہ روز قیامت میری تقصیروں کا عذر سننا انہیں پذیرائی بخشنا اور اپنے عفو و کرم اور رحم سے نوازنا۔

گر تو می بینی حسابم ناگزیر

اے اللہ رب العزت! اگر تو فیصلہ کرے کہ بروز قیامت میرا حساب لینا ناگزیر اور ضروری ہے اور یہ ٹل نہیں سکتا تو اے دو جہانوں کے مالک میری صرف ایک عاجزانہ التجا ہے۔

از نگاہ مصطفی ﷺ پناہ گیر

میرا حساب و کتاب میرے آقا جناب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے سامنے نہ لینا اور ان کی پاک نگاہوں سے اوجھل ہی میرا حساب کر دینا۔

Marfat.com

جامع دعا

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ سے عرض کیا کہ حضور دعائیں تو آپ ﷺ نے بہت سی بتادی ہیں اور ساری یاد رہتی نہیں۔ کوئی ایسی مختصر دعا بتا دیجئے جو سب دعاؤں پر مشتمل ہو۔

اس پر حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے یہ دعا تعلیم فرمائی:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَاسَئَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

(ترمذی شریف)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

Marfat.com

کتابیات

☆ کنز الایمان
ترجمۃ القرآن۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

☆ عرفان القرآن
ترجمۃ القرآن۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

☆ ضیاء القرآن
پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ بھیرہ شریف

☆ تفسیر ابن کثیر
حافظ عماد الدین ابو الفدا اسماعیل بن عمر بن کثیر الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ

☆ انسان کامل
محمد بن علوی المالکی الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

☆ دلائل النبوۃ
امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ

☆ اسمائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

☆ شان حبیب الرحمٰن من آیات القرآن
شیخ التفسیر حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

☆ حیات جان کائنات علیہ التسلیم الصلوٰۃ
حضرت علامہ خالد محمود شیخ الحدیث ادارہ معارف القرآن

Marfat.com